

جمل گروہ ہماں گر گزیتاں

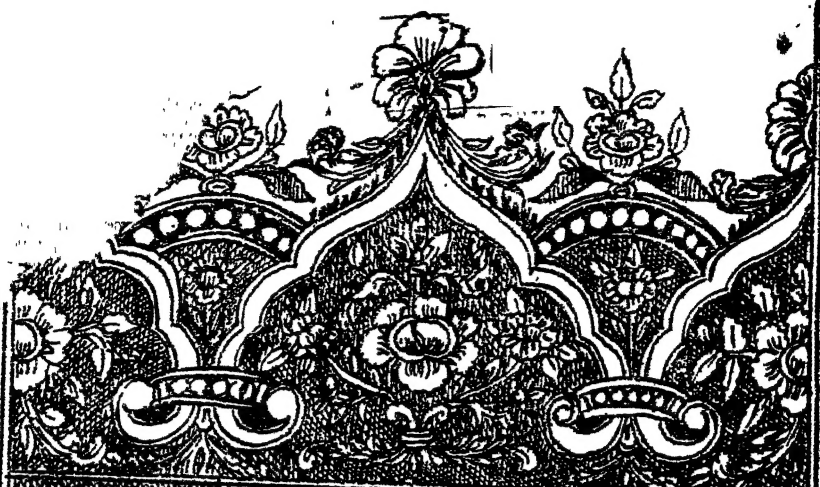
دروان جناب سوجان کورت نہاد دولت خاں دار کشتہ بر شاہی ادا و آوازی



ایستاد محترم مولانا فریدی قاضی زادہ مولانا مولانا مولانا

طبع محبوب القلوب طبع شمس

CHECKED 1937



سہ انداز حسن و کرم

مین تو بندہ ہوں اوی یک جہا مقدور کا
 جان و دلسر ہوں مین قربان اوی شہر مقدور کا
 طور پر ہو سکتے دیکھا جلوہ جس ک نور کا
 نور تھا با چاند تھا یا زور یا خورشید تھا
 پتے ہی اکٹھوں مین سیر او کیفیت ہوئی
 ساقی و صبیہ و ساغر کا رندان ہر مدام
 سخن افریب کہد یا قرآن مین تفسیر ضامن
 چاندنی راتوں مین میل مہر و شکر لطف کا

دو جہان فرمان ہے جس ناظر و منظور کا
 چارہا ہے دو جہان مین جلوہ ک نور کا
 مین تو عاشق ہوں اوی مشوق ک شکوہ کا
 حضرت مسکرم کہو کیا تھا یہ جلوہ طور کا
 جب دیا ساقی نے یک جرہ مہر و گو کا
 سر پہ بار شرع رکھنا کام ہر ضرور کا
 ہر گز اندیشہ نہ کرنا حضرت دل دور کا
 منہ نہ دکھلا اب خداوند اشیبہ جو رک کا

جس نے مانتوں ماتہ دل کو لگی چھینک	جان و ایمان سے خدا ہون ادب سے مغرور کا
ہیں جو مقبول خدا اونکا بیان کیونکر بنو	دیکھ لو حق کس طرح سوز کر ہر منصو کا
پڑ گئے ہیں جبر سے ناسورینو میں میر	وصل اوس دلبر کا ہی مرہم میر ناسور کا
راگ سوز تو محو ہو کر جان تن میں آگہی	کیون نہ خوش معلوم ہر زخمہ مجھ طنبور کا
جب سو قاصدے سنایا ان کے آنیکی خبر	اور ہی عالم ہوا ہے اس دل بخور کا

مشاد تیری عالم دنیا میں ہو کیونکر بند	
نام ہے محبوب تیرے شاد و بیمقدور کا	

دم وصف محمد میں نکل جائو تو اچھا	بہن ہی اوسی نگر میں گہما گئے تو اچھا
امید شب و روز بھی ہے میر یار ب	دل کرے شیطان کے سنہل جا تو اچھا
موسے کو کرم سے ہی بھی آرزو میری	جو آئے بلا مجھ سے وہ نگاہ گئے تو اچھا
گر غور سے دیکھو تو یحییٰ خواہش دل ہے	یکبار دوی دل سے نکلا گئے تو اچھا

سے دل سے دعا شاد کی نہایت ہے	
دم وصف محمد میں نکلا گئے تو اچھا	

ہے اب پیش نظر میر سراپا غوث اعظم کا	جد ہر دیکھوں نظر آتا ہی جلوہ غوث اعظم کا
تصور مجھ گیا آئینہ دل میں میر جب سے	نظر ہر خیزوین آتا ہی چہرہ غوث اعظم کا

عجب شانِ حضرت کی کہین کچھ نہیں سکتا خدا اور مصطفیٰ کی دیدادوس کو کیوں نہ ہو حالِ خیالِ روئے والا میں ہوا ہوں محو کچھ ایسا خدا کے فضل سے سب اولیاء دینِ زمانہ کو	سرا پا نقشہ وحدت ہی نقشہ غوثِ اعظم کا تصور سے جو دیکھے روڈ الا غوثِ اعظم کا سرا پا بنگیا ہے میرا نقشہ غوثِ اعظم کا اکسی نے ہی نہیں پایا ہر شبہ غوثِ اعظم کا
--	--

تمنا سے زیارتِ شاد کو دو ملیں گے تیرے دکھا دے یا لعلی اوس کو روضہ غوثِ اعظم کا	
---	--

نکتہ یہ پیر نے مجھے ایسا بتا دیا بوسہ نے تیرے لب کا مجھے یہ مزا دیا مرشد نے جب کہ مجھ کو پیا لہ لہ دیا اعجاز اوس نے پانوں کا اپنو دکھا دیا پردہ جو چشمِ مست سے اپنی اٹھا دیا کچھ عاشقانِ زلف کی حالت نہ پوچھئے گم دن پہ عاشقوں کی پہرہ خنجرِ ستم دل جو بتوں کو میں نے دیا کیا برکت تاثر کچھ نہ پوچھئے اس سوزِ آہ کی	پا یا خدا کو میں نے خودی کو مست دیا ہوٹوں کو میرے قند کر چکھا دیا نخخانہ طہور کا رستہ بتا دیا ٹھہر کر سے قسم ساتھ ہی مردِ جلا دیا مستانہ یک زمانے کو ادھر بنا دیا ناحق کے درد و رنج میں دنگو پنا دیا ابر و جواز و غمرہ سے اوس نہ ہلا دیا بیٹے بیٹاے خاک میں خود کو ملا دیا یک پل میں میری جان و جگر کو جلا دیا
---	--

وعدہ کبھی کیا کبھی انکار وصل کا
مطلب کا مجھ کو کھٹے دیا ایک ہی حرف
صیاد نے کتر کے پر وں کو بہار میں
پیٹے تھائے ہنسنے سر زلف یار میں
دلبر تو دل کو جان کو ایمان کو لے لیا
آہوں کا میرے پوچھے صاحب کچھ لڑ
شوخی ہے غمرہ عشوہ اداہی ہی ناز ہی
لٹا ہے رنج و غم مجھے سرکار عشق سے
جلوہ بھی شکل یار کا آجائے گا نظر
جو سر کی بازی ہار کے نروں کو فتن
رنج و غم و مصیبت و درد و الم مجھے

مجھ کو تنہا دیا کبھی ادس نے رولا دیا
باتوں میں ادس نے بات کو میری بیلوڑ
بلبل کو اس خیال چمن سے اڑا دیا
اوس مرغ دل کو دام بلا میں پھنسا دیا
یہ بھی تو پوچھے کوئی عاشق کو کیا دیا
مالہ کا گروا ہ کے حلقہ بنا دیا
سب کچھ تبوں کے پاس ہر احد کا دیا
امٹنے اچھی جا میری ملکی آجا دیا
اس دل کے آئینہ کو جو تو نے جلا دیا
اوس نے بکھر کے غصہ سے کچا ملا دیا
جو کچھ یہ میرے پاس ہے سب آپ کا دیا

ہی جائے شکر خدا کی جناب میں

بگڑے ہوئے جو باتوں کو میرے بنا دیا

کفر و ایمان سے جدا تھا مجھے معلوم تھا

یار کا نور ضیا تھا مجھے معلوم تھا

دل سے دیکھا تو خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

دیدہ دل سے جو کونین کو دیکھا ہم نے

دیر و کعبہ میں نہ دیکھا نہ کلیسا میں تجھے بر سرِ دراجو آیا تھا انا الحق کہہ کر	دل کے پردہ میں چھپا تھا مجھ کو معلوم تھا میں ہی منصور بنا تھا مجھے معلوم تھا
فضل مرشد سحر یہ معلوم ہوا اب اے شاہ میں خدا سے نہ جدا تھا مجھ کو معلوم تھا	
مجھے پیر نے رفر تھا ہی دیا تیرے آتش عشق نے کام کیا وہ جو بزم میں نے کا تھا جام بہرا نغمہ جگر میں جو جو بلائیں کہہ نہ لب لعل سے بوسہ دیا جو مجھے قدم اپنا بصورتِ نقش قدم	میرے دل سے دہی کو اٹھایا دیا دل و جان و جگر کو بھلا ہی دیا مجھے اوس نے تمام پلا ہی دیا تیرے وصل نے دل سے بھلا ہی دیا مے عشق سے اپنے گہا ہی دیا تیرے کو چہرین ہم نے جا ہی دیا
کیون نہ شاہ ہمیشہ پہ شاہ رہے دل یار سے دل کو ملا ہی دیا	
تو نے عشق کا جام پلا ہی دیا مجھے پیر نے مست بنا ہی دیا مجھے اپنی خودی سے فنا کر کے	میرے دل سے خودی کو مٹا ہی دیا میرے ما و منی کو مٹا ہی دیا اس نے یار کا جلوہ دکھا ہی دیا

سوزِ حُب سے دل جرجلاتا میرا	آپ وصل نے اوس کو بچھا ہی دیا
	<p>اپنی ہستی کو شاد و بخور کیب</p> <p>آپ اپنے کو حق میں ملا ہی دیا</p>
<p>بہلا کیجئے یا بُرا کیجئے گا :</p> <p>میں راضی ہوں ہر دم رضا پر تیار</p> <p>شبِ ہجر میں آپ سے یہ دعا ہی</p> <p>غیر ہون کا دل توڑے گا نہ ہرگز</p> <p>خدا نے دیا ہے تمہیں تاجِ شاہی</p> <p>کہوشِخ سے غیشِ دل بن بہر کر</p>	<p>ولیکن نہ دل سے جدا کیجئے گا</p> <p>نسا کیجئے یا گلا کیجئے گا</p> <p>نہ سلنے میں ہرگز دغا کبھر گا</p> <p>جو جی چاہے سب کچہ کیا کیجئے گا</p> <p>غیر ہون کو کچھ تو دیا کیجئے گا</p> <p>شرابِ محبت پیا کیجئے گا</p>
	<p>رہے شاد و قایم یہ شاہِ زمانہ</p> <p>یہ ہر وقت دل سے دعا کیجئے گا</p>
<p>بعد مدت ہوا وصال اوس کا</p> <p>تیغِ ابرو سے کر دیا مجروح</p> <p>کی نظرِ دل کے آئینہ میں جب</p> <p>گرچہ زہری ہے مازِ زلفِ سیاہ</p>	<p>واہ کیا خوب ہے جمال اوس کا</p> <p>کیا کہوں میں دلا کمال اوس کا</p> <p>ہمکو حاصل ہوا وصال اوس کا</p> <p>مویہوشانہ ہے وبال اوس کا</p>

رہے حرم ہیشہ شاہ دکن

شہاد کو ہے ہی خیال ادس کا

کیا اعتبار زندگی مستعار کا

نرکس سے پوچھو حال میرے انتظار کا

خاک اپنی دھونڈتی ہے تپا شہسوار کا

۶۰ مدد و توروئے بنور ہر بار کا

بالا ہر گل عذار نے جو ایہہ بار کا

واپس لو گر ہے آپ کے باعث یہ بار کا

دم میں خزان دکھاتا ہر عالم بھار کا

اوس گل کی یاد میں ہیں کہلین آگمین اند

گر کشنہ یہ بگولہ نہیں دشت شوق میں

کھتے ہیں جس کو خلق خدا ہا جا رہ

وہو کا ہے اس کو کمال مشکین کو پیکر

لینے سے آپ بوسہ لب کے خفا نہ ہو

اے شہاد و شاد و خرم شادان پر گانو

نچھکو وسیلہ ہے ترے پروردگار کا

تو سچ و الم دل سے جاتا رہے گا

مجھے اور کب تک جلا نا رہے گا

یہ کب تک تو خود کو چھپاتا رہیگا

مراجی نکل تن سے جاتا رہے گا

کہن تک اسے پوچھتا رہے گا

اگر تو میرے پاس آتا رہیگا

جدائی کی آتش میں خود جل رہا ہوں

کبھی آ کے مل ہم سے ایجان جان

اگر تو نے گانہ مجھ سے پیارے

یہ درد محبت کبھی تو کہلے گا پنا

کبھی تو کرم کر تو اے جانِ جانان	کہان تک تو مجھے کوستا تا رہے گا
بلا کر مجھے بادہ عشق ساقی	یہ محفل میں کب تک گہتا رہے گا
محبت کی آتش پڑکتی رہی گی	مجھے جس قدر تو جلاتا رہے گا
کرے گی اثر کچھ نہ رند و نکو زاید	نصیحت کہان تک سبوتا رہے گا
کبھی تو منہا دے بین الیفلک تو	یوہن کیا ہیئتہ رلاتا رہے گا

کرم پر رکھہ اے شہا داوکی نظر تو
وہی وادرسر کام آتا رہے گا

رونق افروز اگر وہ متا بان ہوتا	میں بھی ادس شوخ پہ سوجان قربان ہوتا
جوش پر گر یہ مرادیدہ گربان ہوتا	دیکھتے آپ کہ پہر نوح کا طوفان ہوتا
رونق بزم جودہ رشک سلیمان ہوتا	میں نہ ہرگز کبھی بلقیس کا خوان ہوتا
اے بتو تم میں اگر جلوہ ایمان ہوتا	دل و جان سے نجد امین بھی سلمان ہوتا
منصف رخ کو اگر باد میں کرتا اوس کے	نام میرا اے صنم حافظ قرآن ہوتا
ہوتا افشا نہ عزیز و نیپہ زلیخا کا جوت	چاک اگر یوسف مصریکانہ دامن ہوتا
قاصد دلبر مرہ رو سے ملا دیتے اگر	مجھ پہ اے حضرت حقرا چکا احسان ہوتا
یوسف دل اگر امیر رشک زلیخا جھکتا	چاہ کفان یہ تیرا چاہ رنخداں ہوتا

وحشت دل پہ اگر جو شجنون دکھلاتا	پر زے پر زے میرا ہوتا رکیبان ہوتا
سرخ روشن سے جو وہ ماہ اہٹا دیتا نقا	شرم سے ابر میں خورشید ہی نہایتا
گر خط سبز پہ عکس آنکھوں کا اوس کے	پھر وہ کیونکر نہ چراگاہ غزالان ہوتا
سرخ سے آنجل جو اٹھاتا وہ سکندر طلعت	صورت آئینہ خورشید ہی حیران ہوتا
بے ثباتی چین دہر کی گریہ آتی	مثل سنبل و رقی گل بھی پریشان ہوتا
عشق میں زلف پریشان کچھ پندرتا دل	عمر بھر کے لئے کاش اپنا نہ بدان ہوتا
گوشہ چرخ تم گار سے بھلی گرتی	وہ اگر غنچہ دہن باغین خندان ہوتا
مے الفت اگر قطرہ مکمل مل جاتا	غیرت چشم لب چشمہ حیوان ہوتا
دولت حسن پہ رہن کا نہ بٹا ہوتا	زنگی خال جو رخسیرے دربان ہوتا

ہر گل و رنگ میں جلوہ اویں کا ای شاد

راز افشا ہی نہوتا جو وہ پنیان ہوتا

کیا خوب لطف جو ہو موسم شباب کا	دلیر ہو برین ماتہ میں ساغر شراب کا
ساقی دے بہر کے ایک پیالہ شراب کا	فصل ہمار میں ہی یہ موسم شباب کا
ان کو شب وصال بہانہ ہو خواب کا	عالم ہے میرے ولین نیلای چرنا بکا
مد نظر میں ہے رخ پر نور مصطفیٰ	ہر روز سامنا ہے خدا کی کتاب کا

<p>احوال کیا کہوں دل پر اضطراب کا کیا خوف اوس کو گور کے پنج و عذاب کا خانہ خراب ہو دل خانہ خراب کا فردوس بن حلال ہے پناہ شراب کا مہر کے عیوض جہنم میں کٹورہ کلاب کا پہر خوف اوس کو کچھ نہیں روز حساب کا باقی کہاں ہر وصل میں موقع حجاب کا پیری میں یا د آیا ہے عالم شباب کا</p>	<p>حسرت ہی ہر فراق ہی ہر انتظار ہی پشت پناہ جس کے رسول امین رہیں سیاہ کی طرح نہیں اوس کو کہیں قرار ساقی دے جام محرکہ ہر کوئی نگار خلد کہا ہے باغبان نے پر فدا لب لعل نام علی ہو روز بان جس کے رات دن اس وقت کوئی غیر نہیں ہر شب وصال وہ ولولہ نہیں وہ طبیعت نہیں رہی</p>
---	--

اے شاد و دو جہان میں فضل کیم

مجھ کو وسیلہ بس ہر سال تاب کا

<p>درد نے اپنا اثر پیدا کیا درد اوہرتا سو ادھر پیدا کیا آپ کو خیر البشر پیدا کیا دل نے یکتائی میں گھر پیدا کیا جس کو میں نے عمر بھر پیدا کیا</p>	<p>عشق نے جب دل میں گھر پیدا کیا عشق نے حیدم اثر پیدا کیا یا نبی حق نے شفاعت کیلئے لوح دل سے جب مٹا حرف دوئی کہو دیا بس عشق میں ناموس ننگ</p>
--	---

وہ سوال وصل پر اوٹھ کر چلے	ربنح ناحق چہیڑ کر پیدا کیا
آتش فرقت بھی کیسی اگ ہے	داغ دل سوز جگر پیدا کیا
آرزو میں دل کی بر آنے لگیں	اب دمانے کچھ اثر پیدا کیا

بیٹھے بیٹھلاؤ اور دل دیکھو شاد
ہم نے عشق فتنہ گر پیدا کیا

ہو گیا کس لئے مشتاق زمانہ تیرا	سہل کیا خلق نے سمجھا نظر آنا تیرا
مجھ کو ہستی ہی میں دشوار تھا پانا تیرا	مٹ گیا میں تو ملا مجھ کو ٹھکانا تیرا
نجد اشقیقت ہر سارا زمانہ تیرا	موجب فخر ہوا دہریں آنا تیرا
اے میرے ختم رسل رتبہ والا زنا تیرا	بجز اللہ کے کسی نے بھی نہ جانا تیرا
شافع روز جزا ساقی حوض کوثر	خیر مقدم یہہ جہان میں ہوا آنا تیرا
ہو گیا تصنیف بخشش امت ربی	کیا مبارک ہوا معراج کو جانا تیرا
نبرے باعث ہو گیا ارض و سما کو پیدا	ہو گیا حق کو جو منظور دیکھنا تیرا
چشم خلقت سرگردا دہریں مردود ہوا	جس کسی نے نجد کہنا نہ مانا تیرا
جب کیا خود کو قذا ذات میں تیری ہم نے	تب کہیں ہم کو ملایا رہنما تیرا
کیا تجھے یاد ہو ارجان وہ بیگام حاصل	منتین کرنا میرا نہہ کو چھپاتا تیرا

سر کو پہرہ سہم پڑنسلیم و رضا کو دینگو
 پیش قدمی کے لئے مین بھی نکلا آؤنگا
 دوست دشمن پہ نظر رہتی ہو کیساں نہ
 سخن افریقا کھلا راز توجیب جائگئے
 جان یکر و زجنون تن سے نکلیاں گی
 لعل خوش رنگ کو کر دیتا ہر گویا بد رنگ
 اے موزن وہ میرے پہلو اچھا لگا
 تو سلامت رہو اے جذبہ عشق دلبر
 کیا مجھے یاد نہیں ادب کا فردہ دن
 تیر مرقان کے لگا شوق سے دلیر میر
 جس نے تیرے پہ کیا عبت دور و جرم
 فضل او سکا ہے تو پہر کچھ ہی ہو گا ایدل
 کام یہ تھک سزاوار ہے اے بندہ نواز
 صدوسی سال سلامت رہو شاہ کن
 سچے دعا شاہ کی دل بھی نہ ہرقت مدام

پہلے ہم دیکھتے تو لین تیغ لگاتا تیرا
 گر ٹہر جائے میرے گور پہ آنا تیرا
 کیوں نہ بیگانہ ہی ہو یا دیکھنا تیرا
 کہ ہر شہ رگ سے ہی نزدیک لگاتا تیرا
 دیکھ اچھا نہیں ہر دور ستانا تیرا
 لب پہ کیسا ہے یہ مستی کا جانا تیرا
 دیکھ اچھا نہیں یہ شور چانا تیرا
 جا بجا دہر میں رہتا ہے فسانہ تیرا
 قل عشاق پہ بیڑے کا اوٹھنا تیرا
 ہے بھی ترک ستمگار نشانا تیرا
 تھا میرے دل ہی میں ایسا ٹھکانا تیرا
 دشمن جان ہو گا گو سارا زمانہ تیرا
 جرم کرنا میرا اور تازا اوٹھنا تیرا
 عدل و انصاف میں کیسا ہر زمانہ تیرا
 رہتے تاحشر شہا جشن شہانا تیرا

نظرِ لطف کشادہ ہو جو آشاہ جهان
شاد کیا بلکہ ثنا خوان ہے زلمائرا

حضرت احمد مختار کرم صدقہ شاد
نجد اخلاہ برین ہو گا ٹھکانا تیرا

دل دیکھ جس گھڑی سر میں عاشق تیرا ہوا
اے عالم آشنا جو تیرا آشنا ہوا
دریا عشق میں جو تیرا آشنا ہوا
سو د آزلف یار میں جو بستلا ہوا
اوس بحر میں جو کوئی آشنا ہوا
دل مبتلا الفت زلف رسا ہوا
وہ بحر میں جب ہوا مجھ کے کنارہ کش
عاشق کے قتل ہوئی نہ نادم کیسے ہو
میری نظر سوچ چکے کہاں آجائیں
آئینکا مجھ سے وعدہ کیا تھا جو آپ نے
یوہ جو میں نے ناگتا تو جنجلا کو یوں کہا

خونیش و یگانہ دوست سب جدا ہوا
غرق محیط وحدت کثرت منسا ہوا
گویا سوار کشتی بحر فنا ہوا
قید خودی سے چھوٹ کر نید بلا ہوا
ہر دم غریق و رطہ بحر فنا ہوا
بیشمار بیٹھا قیدی دام بلا ہوا
ہر آشنا مزاج ہی نا آشنا ہوا
اجہا ہوا برا ہوا جو کچھ ہوا ہوا
سایہ کی طرح ساتھ ہر پہ دل لگا ہوا
آئے کبھی نہ آپ نہ وعدہ وفا ہوا
بنواؤ منہ کو آپ کا یہ حوصلہ ہوا

نقص و فاقا کا راز کہوں کیا میں تجھ پر شاد

یہی خود یکو جس نے وہ بیشک خدا ہوا

عدو اپنا تجھ کو مقرر بنا یا
سیرے عشق نے حور پیکر بنا یا
تجھے حق نے رشک صنوبر بنا یا
بہہ کس کھلے تو نے محض بنا یا
کہ انسان کہے پتلے کو کیوں کر بنا یا
سیری خاک کا اس نے ساغر بنا یا
تیرے عشق نے مچھو لاغر بنا یا
محبت نے آخر کو مضطرب بنا یا

جفا و نگوں کو سہکرتم گر بنا یا
تیرا کون تھا پیشتر اس سے عاشق
مین و ن سر و طو بر کش پہہ کیونکر
کیا دعو خون کسی نے ہی تجھ سے
طلسمات قدرت میں حیران ہوں یا باب
عنایت جو پیر معان کی ہے مجھ پر
ہوا سو کہہ کر تیری فرقت میں کاٹنا
ہمیشہ سے نچلے رہے حضرت دل

غزل شاد و نراوس کو جہدہ سنائی

رقیبوں نے منہ خشک جل کر بنا یا

آکے پیکان ٹھہرتا ہے دلیں جہدہ کا
پوچھتے ہو حال کیا اس عاشق دلیکے کا
کب بٹور لکھا کسی سے خامہ تقدیر کا
رنگ نیلا ہو رہا ہے جو ہر شمشیر کا

ڈز کے اوڑ جاتا ہوں شل ہوش دم بچھڑکا
فرقت و رنج و الم سے دل ہر مضطرب کا
مست ہے محنت و نرازل ہی ہیں ہم
آنکھ میں سرمہ لگا آئین وہ قتل

<p>اندون ہو کیون نہ تہنڈی گرمی بازار مہر جب اے وحشت ہوا ہون مبتلا دایم زلف آسمان پر میری آہ رسا کا ہے عبور نہ نقطہ دیرو حرم میں اس جلوہ کی ہوا خون رلو تاپا کی مجھ کو حسرت پا بوس میں ہوں شہ ملک کن کی آستان بوی پہ شہ</p>	<p>غیرت یوسف ہر یک نقشہ تیر تصویر کا مرغ دل شیدا بنا ہر حلقہ زنجیر کا عرش پر جہنڈا چڑھا ہر نالہ شگیر کا سب خدائی میں شہرہ اس بت پیر کا طاہر رنگ حنا ہی پر بنا ہر تیر کا میں نہیں خوان ہون ہرگز منہ بجا لگا</p>
<p>ہیں تیر حامی محمد شاہ گہرا ناہی کیون آج کل ہر اوج پر تیر تیری تقدیر کا</p>	
<p>دل میں جب عشق خدا پیدا ہوا غیر کی اب اس میں گنجائش کہاں ہوش عارض دیکھ کر اوڑنے لگے بوسہ لعل لب جان بخش سے کیا بچیں سودا زلف یار سے اُف سے اس بت کمر تصور کا اثر ذات میں اوس کے ہوا حیدم فنا</p>	<p>سوز حب مصطفیٰ پیدا ہوا دل میں عشق دلربا پیدا ہوا پہر غشی کا عارض پیدا ہوا آب حیوان کا مزا پیدا ہوا دل میں عشق اثر دہا پیدا ہوا دل میں اوس کے ساتھ لقا پیدا ہوا میں ہوا پنہان خدا پیدا ہوا</p>

<p>چند ہی بن کر سہا پیدا ہوا جب مٹا میں نقشِ پا پیدا ہوا جب سے عشقِ مصطفیٰ پیدا ہوا</p>	<p>جب تصدقِ یار کے سر پر ہوا خاکِ بنِ مل کر کیا حاصل نشان کفر کو چھوڑا رہ اسلام لی</p>
<p>عشقِ احمد رہنما پیدا ہوا</p>	<p>آتشِ کعبہ سے مدینہ جائیں گے</p>
<p>عزل و تنہیت و مدح عارف اللہ رہبر راہِ یقین حامی دین متین شاہ محمود میان صاحبِ دام کرامتہ</p>	
<p>بندۂ مقبولِ رب العالمین پیدا ہوا رنگِ یوسف ماہِ طلعتِ جبین پیدا ہوا آج محمودِ دو عالم قطبِ دین پیدا ہوا آج خاصانِ خدا کا ہفتشیں پیدا ہوا آج کی شب صاحبِ عرشِ برین پیدا ہوا اس مکان کا وہ کلین و لکشیں پیدا ہوا جب وہ محمودِ زمانِ قطبِ تین پیدا ہوا آج کی شب رہبر راہِ یقین پیدا ہوا</p>	<p>آج کی شب وہ حبیبِ شاہِ دین پیدا ہوا جس پہ آئینہ ہے حیران و جبین پیدا ہوا واقفِ اسرارِ اربابِ یقین پیدا ہوا ہو مبارک تم کو اور وابگنِ بزمِ نما ساکنینِ عرشِ کھتے ہیں نہایت فخر سے خاتہ دل کیوں نہو آبا و میرادِ بستر ہو گیا سارا جہانِ انکا منہ اور مطیع طالبانِ راہِ مولیٰ کو سنا دویہ خبر</p>

نازنینانِ جهان کو جس سرورِ از دنیا	وہ حسینانِ جهان کا نازنین پیدا ہوا
کافر و ملحد جو تھے سارے مسلمان ہو گئے	جب کہ دنیا میں وہ شاہِ مسلمین پیدا ہوا

خوفِ عیسائی نذر آیتِ شاد و بخشش کا

تیری بخشش کبیر وہ شادین پیدا ہوا

دل پہ کہنا ہر سنگاؤں آج دلبر کا جواب	دیکھئے آتا ہے کیا اپنی قدر کا جواب
آیتِ لولاک لایا رہے جسکی شان میں	کوئی بغیر نہیں ایسے پیر کا جواب
حسن میں دلبر مراد ہر وہ سے بیشتر	سکوی کب دنیا میں ہو گا ایسے دلبر کا جواب
مین کر اما کا تبین سے نامہ لوگنا خیرین	گم کیا ہے پیکِ فریبے تنگ کا جواب

خوفِ عظیم کا وسیلہ تجھ کو ہر محشر میں شاد

کس کا کیا مقدور ہو چھوٹے تیرے دفتر کا جواب

ہم سے تم نے نہ کچھ کہا مطلب	آپ سے ہم کو کھٹے کیا مطلب
یا اعلیٰ طفیلِ مونسے سے	یرسلے آ تو یہ سب میرا مطلب
شاہِ ملکِ دکن رہیں آباد	بس بھی دل سے ہر میرا مطلب
ایک دن بریں آ تو اسے دلبر	پھر کوننگا یہ سب کھلا مطلب
رکھ سلامت خدا میرے جد کو	یہی ہر دم ہے مدعا مطلب

رازِ دال کا بیان کردن میں کیا شما و کو بس طفیل حضرت سے	جاننا ہے میرا خدا مطلب نخن اَقْرَب کمال گیا مطلب
کو چہ بار میں جو جا پیو خپا	استدانتہا کھیا مطلب

من عرف جو شہادہا
و مبدعہم اَنَا اَنَا مطلب

بخت جا گئے آگیا میرا سفر آفتاب صبح کو نکلا تھا گرچہ کرو فرے آفتاب	جلوہ گرسپہ رختہ دیوار دور آفتاب ہو گیا ہے منتفع اوس غشوہ گرسپہ آفتاب
آسمان پر گرے برق نگاہ تندیار اپنی رخ سحر گز نقاب اولیٰ وہ مہرہ و ش	ابر میں رہتا چھپ کر اوس کو دور آفتاب گر پڑے قیاب ہو کر چرخ پر آفتاب
طرہ الماس ان کے سر چہ کیا منظر و کیسا ہر شکست جب وہ تیری تصویر کو	ہر گیا وہو کا کہیہ نکلا ہی سے آفتاب نور برساتا ہی اپنے چشم تر سے آفتاب

بیت شاہ دکن کا شاہ شہزادہ ہر گز
کیون نہ نکلا کا پتا جیب سحر آفتاب

مے دساقی و گلزار عجب ہے	آج ہے موسم بھار عجب ہے
چشم محمور قامت اوس کل کا	زر گس دسرد جو کبار عجب ہے

چشم بد دور طافہ حسن و جمال کرتے ہیں شور بلب و قسری بس تیرے دل کو فضل مرشد صاف خالی کئے ہیں حشم خانہ اوس کے مرگان کی ہر کنگ شہ روز وصف محبوب شاہ کیسا کیجئے	ہے یہ و لدار طر حدار عجب دیکھو گلشن میں ہے بہار عجب من عرف کا ہوا بہار عجب میں ہوں دنیا میں میگسار عجب گویا چہتا ہے دل میں خار عجب ہر جہان میں بہہ شہر بار عجب
---	---

شاہ تمکین کی استعانت سے

ہیں رستم شعر ابدار عجب

اس کی محفل میں نہ کیا کیا خطا عیب مانہ نہ سیکون و خزان پر آخر دیدار کو گل کی صورت دیکھ کر محو حقیقت ہو گئی وہ تو بے خود ہو گئے اوس لالہ کو کیوں پھر چین میں چہرتی مستانہ آئی ہر بیا	شع پر پروانہ سا بنکر جو آغیہ لب روئے گل گلشن میں اگر دیکھ جائے لب ہر طرف سرتھی انا گل کی صد اغیہ لب نالہ زن گلشن میں ہم سہی جا عیہ لب ہے الایا ایہا التاقی نہ اغیہ لب
---	---

ہوں مدام آشا و شاہانِ حرم و کن

ہر گلستان میں بھی ہر دم دعا عیہ لب

بارغم فراق ہو ٹوپیہ جان برباب	مجھ میں ستم اور محاسن کی طاقت نہایت اب
جھوٹے عنایتوں کا کرین کیسے اعتماد	قاتل سے غیر قتل پہلا کیا گناہ اب
کرتے ہو وعدہ وصل کا لیکن فغانین	یہ انتظار ہی اجالے ناگہان برباب
روئے صنم پہ برقع شامی کا کہیچنا	گویا کہ شمس اپنے بقیع میں نہایت اب
نکدہ دوی مساکے تو اب چشم دل تو کہلی	جلوہ خدا کا سر گرے زمین عیان برباب
ہنستی برس کے آپ ہمارا یہ حال غم	آہ و فغان ہو کام بہن امیان برباب

قایم شدہ دکن بہن اسٹاوتا اب

خلق خدا کو جس کے امن امان کا اب

کچھ بہلا منہ سے تو فرمائے آپ	اس قدر ہم سے تہ شرمائے آپ
آنے میں تو ابھی آجائے آپ	یا نہیں تو بہن بلوائے آپ
عشق میں ہم میں ازل سے شیدا	طعن اب ہم پہ نہ فرمائے آپ
ایک بوسہ کے لئے اتنا غضب	رحم پر کچھ بھی تو آجائے آپ
غیر بر اتنی عنایت ہے تمہیں	ہم پہ اس طور نہ گرمائے آپ
ایک بوسہ کے لئے اے میر بجان	اس قدر ہکو نہ ترمائے آپ
چھو پر آپ کے وحشت ہے نمود	اپنے دل کو فوراً بہلائے آپ

<p>اے تلک بھی نہ زبان سے نکلے عاشقوں سے نہیں پہنچے گا ضرر مانگایک برس جو بیٹھے تو کھا ہوتے ہو دیکھتے ہی چین بہ چین رہے قایم شہ و الایارب</p>	<p>گر میرے پرزہ بھی اڑو آپ سے دل میں اپنے تو نہ گیسرے آپ دیکھو نہ کی نہ کہیں کہا آپ اس قدر ہم سے نہ کروا آپ یہ دعا شیخ جی فرمائے آپ</p>
	<p>شاد اگر چھتے ہو قرب ان نہن اقرب کو بیان پائے آپ</p>
<p>رہتا ہر روز شب مجھ زین خیال دوست مسجد کچھ غرض نہ کلیسا سے کام تھا قرآن سے کام ہے مجھ مطلقیت سے</p>	<p>یارب نصیب ہو مجھ ہر دم وصال دوست آنکھوں میں جلوہ گری ہاں جمال دوست ہر کان میں پیرا ہوا میر مقال دوست</p>
	<p>کامل ہوئی نگاہ ہر شکی شاد و بر فی الفور دل میں بس ہی گیا پیر جمال دوست</p>
<p>باوہ الفت سے تیرے ہی شرارت چشم اوس بت کو جو دیکھ رہا گم سب یکبار جب کیا دعا انا الحق کا ہو اے عشق میں</p>	<p>شیخ نست و زردست و کافرو دیندار صاحب بیح مست و صاحب زنا مست ہو گیا منصف و بخود ہو کے فوق دار مست</p>

زادہ اپنی زبرد تقویٰ میں پڑ سونہا کرین	ہم تو اپنے یا رکے ہیں دید میں سرشار
عکس تیرے رنگین کا پڑا جب ہو	نخنخ بست و برگ بست و غنچہ و گلزار
باد و گلگون سر کب ہوتا ہے زرد و گوسر	وہ پلا ساقی نہ وحدت کہ ہوں یکبار

غیر کی ہستی سر ہو کہ چہ غرض ہر گز نہیں
شما و اوس کے عشق میں جاو دا ہر بار

رو ہٹا ہے مجھ پر وہ بت غنچہ دہن عبث	مجھ پہ خفا ہے وہ سیر اگل پیر ہن عبث
ہر عندلیب فکر ہوا ہے چمن عبث	اندوہ و رنج و یاس و غم گلبدن عبث
حمد خدا و نعت رسول کو یم کا	کیا کر سکین بیان لب کام و دہن عبث
میں نے تو دوستوں کی کیا بر کیا	دشمن میرے بنی ہیں یہاں ملن عبث
پیشکود و یون ہی عاشق بیکس کی نقش کو	ہے خواہش و تجسس گورو کفن عبث
تا کر امید زلیست کہ مرا ہے ایک دن	ہو گی مجھ سب موافقت روح تن عبث
یک دن بہار بلخ جہاں چرخان کو تہ	ہے آہ و زاری دل مرغ چمن عبث
شیرین کا نتیجہ ہے وصل تو آخر نہوسکا	محنت یہ تیری ساری گئی کوہ کن عبث
سجدہ جو بت کو کرتا ہے ہرگز رو نہیں	کیون پہوڑتا ہے سر کو تو ابرہن عبث
جامہ درمی نہ خلعت سر کار عشق ہے	ایدل نہ چاک ہو مجھ تیرا پیو ہن عبث

نامہ ان ویوقوف سمجھ کر تو ادا ہو شائے
ہر لوگ کھتے ہیں کہ ہر فکر سخن عبث

نور پہیلا جس سے سارے گہرین آج
کیون نہ جلسہ ہو ہمارے گھر میں آج
ہے تجلی دیکھو کیا اختر میں آج
دہنڈتا ہوں صبح سے دقیر میں آج
شور و غل ہوا اس قدر شکر میں آج
اوس کا ہی جلوہ ہو بحر و بر میں آج
بادہ رنگین بہرا سا غنیمت میں آج
جانا میں نکلا ہے سوچ بہر میں آج
جان و دل میں سیر جو چکر میں آج

آفتاب آیا ہمارے گہر میں آج
یار آیا ہے خوشی سے بر میں آج
جلوہ ادس کا چھا گیا ہے چو طرف
گم ہوا ہے نامہ ادس کا یا نصیب
مل گیا ہے یار بھی اغیار میں
جس طرف دیکھو اوس کا ہو ظہور
لطف کے ساقی نے اک مدت کو بعد
طرہ مقیش ان کو سر پہ ہے
کون سے دل بر کا آیا ہے خیال

دھل کی شادی ہو دل میں شاد کر
شادیاں بے بحر ہے میں گہر میں آج

نگہ افسوس کہ جھک نہ جیگا یا دم صبح
بودہ زندہ ہی رہیگا قہر ہو تا دم صبح

میرے گھر کو جو وہ آیا ہی تو آیا دم صبح
لے خبر ملے کہ بیمار کی حالت ہے بری

<p> ہوش آتا بھی تو آتا ہے بوقت آخر شب فرقت میں تیری یاد میں ایسا کس ہلاکی پر تیری وعدہ ٹھکانے آیا جام ہاتھ دے اس کے جیہ میں شب وصل اس کو جانا تھا کسی حال جو اپنے گھر کو میرے نالوں نے عجب ہوم چائی شب حشر </p>	<p> آنکھیں بھی ہوئیں سو تو کی تو وادہ صبح سو جڑیں گہر میں ہوا شک کا دریا دم صبح منتظر انیکا بیٹھا میں رہا تا دم صبح رات نہ نشہ کا عالم تھا دو بالاد دم صبح بزم فراہی کا کیا اوس نے بیانا دم صبح سارے عالم میں پڑا ایک تہہ بالاد دم صبح </p>
--	--

منعم جان اس عیش و روزہ کو شہا و
 پہنہ تو جو نہ تو ساقی نہ تو مینا دم صبح

<p> ہر میر اسو جگہ شمع شبستان کی طرح بار موتی کا دیا اوس نے جو اپنا غیر کو داغ ایسے کہا ہم نے لالہ کے غشتین جسطرف دیکھوں نظر آتی ہر صورت اپنی تیغ کو جلا کے پیدا ہوا شوق مصال ایک بھی امید اس پر نہ آئی و احیف جب سو او شام ہجران کا اثر پیدا ہوا </p>	<p> داغ دل روشن بنوں کیونکر چرانا کی طرح رات دن رویا کیا میں ابر میں ان کی طرح ہو گیا گلزار سنبھلے گلستان کی طرح محو حیرت ہو گیا ہوں میں ہی میرا کی طرح وہ لپٹے ہیں گل سے میرے قربان کی طرح آرزو میں رہ گئیں سب ان میں ہمارا کی طرح ہو گئی خاطر پریشان زلف جانا کی طرح </p>
--	---

<p>تحفہ رخ کی تلاوت کر رہا ہوں رائد اس کی غل میں ہزاروں آؤراٹھکڑوں ایک آنسو ہی نہیں تھمتا آٹھی خیر ہو +</p>	<p>دیکھتا ہوں رُخ جان کوین قرانکیطح مین ہی بدبارگیہ شمع شبستہ نکیطح اشک آفت دُمار چرین موج طوفانکیطح</p>
<p>ایچ براے شاد و تیرانیر اقبال ہے کیون نہ چمکیگا بدلا ہر رخشا نکیطح</p>	
<p>خاص بن اسرار حق اسرار شیخ عاقبت کا کچھ تو سودا سیکھتے صورت حق کی حقیقت کہل گئی دل کی دل کو کیون نہیں ہوتی خبر کیون نہ پہل میں لامکان پر ہو گذر ہے تصور جب سر دل میں شیخ کا</p>	<p>معنی قران ہے سب گفثار شیخ حضرت دل گرم ہزار شیخ جب میسر ہو گیا دیدار شیخ ہر نفس میرا بنا ہے تار شیخ ایچ پڑ ہے رتبہ رفقا شیخ بن گیا ہوں صورت دیوار شیخ</p>
<p>زاد ہوں کو چاہتے خلد برین شاد و کو بس سایہ دیوار شیخ</p>	
<p>ہے شان الہی جو شان محمد بھی کھتے ہیں عاشقان محمد</p>	<p>دو عالم بنا عروج خان محمد خدا کا مکان ہے مکان محمد</p>

ہماری زبان کو کہاں پہنچے قدرت	کرین ہم جو ہر دم بے بیان محمدؐ
بھی دل کی خواہش بھی آرزو	مرا سر ہوا در آستان محمدؐ
کسی کی ہوئی ہر نہ ہوگی کسی کی	ہوئی جس طرح خود شان محمدؐ
حقیقت کے آنکھوں سے دیکھا تو سمجھا	مھے مرش علی آستان محمدؐ
وہ مرد وہیں اور دشمن خدا کے	جہاں میں جو ہیں دشمنان محمدؐ
وہ سبطین پیار وہ خاتون جنت	حقیقت میں ہیں جسم جان محمدؐ
وہی بخشے جائیں گے روز قیامت	رہیں گے جو زیر نشان محمدؐ
نہ جنت کی شادی نہ دوزخ کا غم	یہ بے خوف ہیں عاشقان محمدؐ

شفاعت تیری شہا و کینہ کنز ہوگی

کہ دل ہے تو مدح خوان محمدؐ

فانی کو جب گہری ہو امیر اگلو پسند	جنگر نے کبد یا ہر مجھ سے طوبہ پسند
کرتا ہے غیرت کو جو اپن میں تو پسند	ہو کس طرح سے یار کو تری یہہ خو پسند
آیا جو سیری آنکھ کو وہ خوب پسند	دل نے کہا پکار کر جھکے تو پسند
پیار عشق طالب درمان دروہر	عاشق کو وصل یار کی ہر آرزو پسند
ایل ہے تیری ناز و ادا پر ہم دل میرا	کیونکر نہ غنہ لب کے ہونگے بو پسند

عشق منم بن روز جگہ تا ہون خم کی خم	ساقی وہ مست ہون کہ ہر جام بکھو پسند
بنگام قتل سجدہ شکرانہ کے لئے	کرنا ہون آب تیغ کو پہر وضو پسند
جنت کا وصف کوئی منم چھوڑ کر نہ کر	وا غلط تیری ہنیں بہ مجھے گفتگو پسند
مجنون بین یا دلی محل نشین بن ہسم	نافہ کو کاروان کی سب سے تجو پسند
جب تک خودی تھی مجھ میں تو میں خود پسند تھا	یہاں خود کو میں نے جب آیا تو پسند

غیروں نے شام و رات بڑا یاد آؤں
کیونکہ مزاج یا رہو پہر عدو پسند

کردن میں ہر شہ دار تعویذ	ہے اس کے گلے کا مار تعویذ
نہے نقش لکھا ہوا یہ حب کا	لٹ میں ہنیں نقش دار تعویذ
چوٹی کے لشک رہا ہے لٹ میں	یا گنج پہ ہے یہ مار تعویذ
بو بکروہ علی غم و عثمان	میرے ہیں یہ چار یا ر تعویذ
ہوتی ہنیں زلف کی بلا دور	باندھیں وہ اگر سدا ر تعویذ
پی لین پے بول دل تو بس	دھوکہ دہ میرا مزار تعویذ
کیون اس سے نہ چشم بد کو روکو	ہے رخ کے لئے حصار تعویذ
بڑھ جائے ہماری قوت دل	باندھے جو وہ ذبی وقار تعویذ

کیونکر نہ کروں میں رشک اسٹاؤ

اس بت سے ہے ہمکار تعویذ

ہو ابو عشق میں مین بہت سدا در جگر

ترپ ترپ کے بعد اضطراب و تباہی

چپاے سر کہیں چپتی ہو رشک سخن

ترپ کے جان جو نکلی ہو اچھی ثابت

رضا جو تیری ہو جان میں بہہ ہم رخصا

ہوئی نہ حیف کسی سے دوا در جگر

تمام رات کہا دل نے کا درد جگر

الٹی کوئی کہان نہ چپا درد جگر

کہ جان کہوتا ہو بس انتہا درد جگر

ہر اختیار ترا جو بڑھائے درد جگر

لڑائی آنکھ تھی کس فتنہ گر کہ سدا

جو ہو گیا نہج بیٹھے بیٹھائے درد جگر

عدو کو چشم میں کہنکسا خس کو زبان ہو کر

رہی ہو عالم اجسام میں جان چہاں ہو کر

حوادث ہر کچالے سینہ پر داغ کو یارب

بروز خشرائے بیت تیر دیوانہ کی وحشت

چڑایا خاکسار نے عروج اوج پر جھکو

سیر گھماتے آفرودہ یغنونہ چلو گھر کو

کیا کار تو نامی ہم نے ناتوان ہو کر

کہ ہر آئے جناب شہاد جہاں کہا ہو کر

چمن پھولا پہلا جائے تاراج خزان ہو کر

اڑیگا دامن صحرا خشیر و چیان ہو کر

رہا آنکھوں میں گردوں کے غبار کاروا ہو کر

گئی تجاوری میری نصیب دشمنان ہو کر

<p>ہنگامہ نایار کا ہر جاہ لیکن مل نہیں سکتا حرم و چھر نکل کر جا رہا ہو سو تہ نہ لگے ہو گالیان دینے جو ٹھٹی ٹھٹی باتوں میں میری طرز محبت کو عداوت غیر کھتہ ہیں افکاران کے مڑگان کے زینوں کے جو ہونے ہیں</p>	<p>مکان بھی ہو گیا نظرون غائب مکان ہو کر مرید بنے ہوش کیوں پریشان ہو کر یہ کیسی بدکلامی امیان شیریں زبان ہو کر کھین بگڑے نہ وہ اپنی گمان میں بدگمان ہو کر جگدین عاشقوں کے چہرے میں چہا ہو کر</p>
--	--

خود کو ہم نہ کہو یا جب ہو احاطہ حال دگا

نشان یار یا پاشا و زوجہ نشان ہو کر

<p>سچ کو صف کا کل چپان دراز سر دے تشبیہ کیوں کر دیکھے عمر تھوڑی ہے بیان کیونکر کر دے رشتہ طول اہل کوتاہ ہے تنگتر میدان دنیا دیکھ کر ہے اگلی جب تلک طول اہل</p>	<p>ہو گئی ہے عمر خضر ایجان دراز ہے کئی درجہ تہ جہان دراز قصہ طول شب حیران دراز کر نہ تو دوست ستم ایجان دراز پاؤں مرتد میں کرے انسان دراز ہو دے عمر حضرت سلطان دراز</p>
---	---

اشہاد دنیا کی ہو س کیونکر مٹے

ہے یہ مثلیت زندان دراز

<p>رہلوں نہ کیوں مین دکھو بغل مین دبا پاس ہم آشتا کج غم و رنج کیوں نہوں ظلم و ستم کو اوبت کا فریہ بھول جا پہنچا جو اس کے در پہ تو دل کہا مجھے پہلو مین دل کے کیوں نہ تو تصویر یار کی زخمی ہزاروں خبش مرگان ہو گئے پاؤں تک جو ہم کو نہیں اس کے دسترس پر سچ راستہ ہی بلا کا ہے سامنا</p>	<p>جانا ہر مجھ کو شادیت ہر وفا کے پاس دعوت ہوا و کوروز ہر ایک شاکر پاس انصاف ہوگا خیر مین اک دن خدا پاس مدت کو بعد پہنچ مین نا آشتا کو پاس بتخانہ جاہئے حرم کبریا کو پاس کیا کیا سنان و تیر مین تیری ادا پاس بیٹھ مین سر لگائی ہو تو نقش پا کو پاس ایدل سنبھل کے جا زلف رسا پاس</p>
--	---

شاہ دکن ہمیشہ رہیں شاد و با مراد
میری بھی دعا ہے ہمیشہ خدا کو پاس

<p>زاد کو جھٹل کر اوقات کی تلاش کیوں دل کو ہونہ بوسہ کیسی کی آرزو شہ رگ و جی قریب ہر قرآن مین کیچکا دل کو بلائے زلف کی ہر لو لگی ہوئی عقدے کہلین گے کیسے جو شکلا کاٹا</p>	<p>رندوں کو سا قیہ ہر خرابات کی تلاش دایم گدا کو رہتی ہے خیرات کی تلاش نادان ہر چار سو جو کوئے ذات کی تلاش عاشق کو ہر مصیبت و آفات کی تلاش دل کو ہے مجھ کو قندہ حاجات کی تلاش</p>
---	---

آئینہ آگے رکھتی ہی صورت نظر پڑی	ہم نے صفات یارِ سر کی ذات کی تلاش
مسجدینِ میکشی کا ہر زاہد تجھ جاناں	گہرینِ خدا کے بھی ہر خرابا کی تلاش
ہے بنیاز سب غنی اور سکی ذات ہر	ہر گز نہیں ہے اور سکو کسی بات کی تلاش

خواہش بھی ہر شام کی دیدارِ نصیب
مجھ کو نہیں ہر کشف و کرامات کی تلاش

بڑبڑائی زلفِ سیدِ فام کی حرص	مرغِ دل کو ہے میرِ دام کی حرص
آرزو دید کی ہے آنکھوں کو	میرے کانوں کو ہر پیغام کی حرص
نشہٴ عشق سے بہنِ مست شراب	ساقیا مجھ کو نہیں جانم کی حرص
عشق میں کہو دئے ننگِ زماموس	بہنِ زندون کو کبھی نام کی حرص
چین و آرام جو کہو بیٹھے ہیں	عاشقوں کو ہے کب آرام کی حرص
چکھہ پکے عشقِ تباہ کا تو مزہ	اب فقط باقی ہے اسلام کی حرص
اس نے ایک بھی نہ لکھا خط کا جواب	کیا کرین نامہ و پیغام کی حرص
عشق ہے خام تہوں کا ایدل	تو نہ کر اب طمعِ فام کی حرص
وصل کی شب میں کہوں گا اوس	دل میں ہے بوسہ و دشنام کی حرص
جب نہیں بتی ہے کچھ صورت وصل	کیا کرین غسل کے حمام کی حرص

انگ کی کچھ نہ ہی نام کی حرص :-	ایسے بدنام ہوئے الفت میں
بلبلوں کو ہوئی گلد ام کی حرص	دیکھ کر جوئی کا تیرے گجراہ
رہی ہکو نہ درو بام کی حرص	عشق میں تیرے ہوئے خانہ بدوش
باقی اب تک ہرے و جام کی حرص	قبر میکش سے یہ آتی ہر صدا
مجھ کو بھی زلف سیہ فام کی حرص	ہند سے شام کو پہونچا تو ہوئی

کعبۃ اللہ کو جو پہونچے اس تشاؤ
دل نے کی جائے احرام کی حرص

زمین سے اور کو غرض کیا آستان غرض	جولا مکان، اور کچھ نہیں مکان غرض
جدہ ہر وہ یا طر ہے ہیں زیان غرض	حرم میں دیرین تہانہ میں کلیسا میں
نہ یان کے بلو غرض ہر نہ کچھ و مان غرض	اگر وہ دونوں جہان میں تو جسے مطلب
ہے سرکشا نیسے مطلب نہ آستان غرض	ہوئے ہیں مستعد قتل ہم رضا یہی
نہ آشیان کی غرض نہ باغبان غرض	فراق گل سے چمن میں غم نہ زن بدیں

میں درپردہ سے جاؤ گا کس طرح آستان
مجھے تو شاہ دکن کے آستان غرض

لکھنا ہون میں رذر رذر آو بار بار خط
لکھنا نہیں جواب میں وہ گلزار خط

اوس گل کوین لکھے ہین بلبل نہرا خط
 ہر ایک پرسی باندہ دلی چار چار خط
 ہے یہ کیا ہوا میر پر دو گار خط
 آنکھوں پہ دل پہ سر پہ رکھا بار بار خط
 پڑتا ہین کبھی وہ مرا زینہا خط

رحم آئیگا کبھی تو کسی خط کو دیکھ کر
 اٹھدے اشتیاق کہوڑ ملا جو ایک
 پہونچا نہ یار کو نہ تو واپس ہوا سچے
 دیکھا پیام وصل تو مین نے بفر شوق
 پتی پڑمائی ہے جو قیونے کچھ اوس

شاید کہ طول ہو پڑتا ہین وہ شہا
 اب سر کلہین گے اوس کو بت نہ تھا خط

مان میرا ذرا کھو اعظ
 صبح سے بک رہا ہوں کیا واعظ
 چب بھی رہ کر خدا خدا واعظ
 پہر نہ ایسی کبھی سنا واعظ
 جو کہ اتنا بہگ گیا واعظ
 عفو کر دے گا سب خدا واعظ
 اس مرض کی تو کر دوا واعظ
 مے جو اوس روز پی گیا واعظ

سفر ہر دم تو یوں نہ کہا واعظ
 شام تک بیٹھ کر سر منبثر واعظ
 وعظ کس کو ترا کرے گا اثر واعظ
 زندہ ہین ہم نہ کر مذمت ہے واعظ
 کچھ تو پی ہوگی آج اس نے شراب واعظ
 عیسب چینی نکر تو زندون کی واعظ
 دخت رز کے بہن ہجرین بیمار واعظ
 آج انکار ہم سے کرنا ہے واعظ

شما و کرتا ہے پند رندوں کو

لوگ کتھے ہیں چل گیا و اعطا

حضرت عشق کے ہیں سامانِ جمع
کیجئے حالِ زلفِ پیچانِ جمع
میرے دلمین ہیں سب یہ ہمارے جمع
سب میری جان کر ہیں خواہاں جمع
ہیں درِ حسن کے یہ دربانِ جمع
مال کیوں کرتے ہیں یہ انسانِ جمع
کئے دو جلد میں ہیں قرآنِ جمع
دلہین رکھتا ہوں مثلِ پیکانِ جمع
تاکہ ہو جاؤں جیبِ ودا مانِ جمع
کئی اہس نے کئے ٹکدانِ جمع
کیوں نہو جائے اپنا دیوانِ جمع

ہیں جو دلمین یہ میرا رمانِ جمع
ہو اگر خاطرِ پریشانِ جمع
آرزو خواہش اور شوقِ امید
غمرہ و عشوہ اور ناز و ادنیٰ
خالِ شکیں بنیں ہیں چہرے پر
اس سے پڑتا ہی لفرقہ دل میں
دونور خار و خط سے خالق نے
ایک تودہ تیرے اشاروں کا
مرحبا جلد آ تو جو شش جنوں کا
آج زخموں کو کیوں مزا نہ ملے
طبع کی گریوں ہی روانی ہے

داد کیونکر ندین سخن کی شما و

اچھے اچھو ہیں یاں سہ نندانِ جہو

ہجوم دل جگر ہے ہین بجا چراغ
نہ آئے قبر پر میر نہ وہ جلا چراغ
ہوا کے نور سے صلیح جہلا چراغ
چھپے نہ پردہ فانوس صبا چراغ
بتوں نے مسجد و درگاہ میں جلا چراغ
و فور شرم سے ادس شوخ بجا چراغ
کوئی خزان مخالف کسی کیا چراغ
طلوع تہر رسالت جو ہو بجا چراغ

گلہ نہیں جو نہ تو زمین صبا چراغ
کسی رقیب نے انکو ہرمانی بچی
حوادثات میں ایسی گزر رہی بجا
نقاب نہ یہ جو ڈالے ہونادہ کیا
مرے جو ہم سر شفق و عشق ابرو میں
ہمیں تو چہرہ روشن دکھا کے خلوت میں
خدا بچائے ہمیشہ عدو کے جو کون سے
ہنیں ہی خوف اندہ میر کا گور کی ہر گز

مجموعہ رسالت کا عشق ہوا شاد

نہیں ہوں صورت پر دانہ آفتاب چراغ

راز احمد پاسکون مجھ میں کہا اتنا دماغ
بندہ رب العالی کا عشق پر کیا دماغ
فیض بخشی کر وہ نہیں ہو گیا اعلم دماغ
کیون نہ ہو جو شہر اسی شاداب تیرا دماغ
حسن پر ایمان تمہیں لازم نہیں اتنا دماغ

فضل رب کو سرا، افضل واعلم دماغ
آنکھ بہر خزان جنت کو نہیں جو دیکھتا
شاہ چند اکا حقیقت میں بیرون کیونکر نہ دماغ
میر محبوب علی شاہ دکن کا ہر مطیع
عارضی یہ رنگ دوزخ میں سیف بجا لگا

<p>چہرہ روی یاد آگئی کو تیر کی دہیانین وصل کی شب ہر گلے اگر لپٹ جا بیدیر جان و دل کو صرف کرتا ہوں خدا کی راہ تھے کوئی وہ دن کہ سہم تھا جو آتہین روک لے اپنی زبان پند نصیحت گزر شاہ کے الطاف حاصل ہر تخت سرور شاعری آسان نہیں جو مشقت مانہا</p>	<p>زادہ کا ہی کو ایسا ہو گیا تیرا دماغ کرنہ میرے ساتھ انسا ایت عباد ماع حاتم طائی سر بھر کر کیوں نہو میرا دل اے بت کافر ملائی پر تھم اتنا دماغ ناصحا یک بک سر تیر یک گیا یہ ارد ماع ہو گیا تلج اطاعت سر میرا بالاد ماع شعیر کہہ لکھوں کہاں لا وینن اتنا دماغ</p>
--	--

|| تو ہر خاکی بس بھجواب خاکساری چاہے ||

|| یہ تکبر الامان اسٹا ویتیرا دماغ ||

<p>بیان تبون کے آگئی کر وینن کیا اوصاف ترا وہ حسن خدا داد ہی صنم خجدا نہ پہوں ظلم و جفاؤن کو آبت بیدین خطا ہوئی جو لیا میں بوسہ گیسو حصین و شوخ و جفا جو جانستان عیا خدا قادر مطلق نہ عادل و منصف</p>	<p>مزاج میں نہیں ان ظالموں کے کچھ انصاف کوئی نظیر نہیں جسکا قاف سوتا قاف بروز حشر ترا میرا ہو گیا انصاف کر و خدا کے لئے جان من قصور مجاف کہاں تک آبت عمار و نیرا اوصاف پسند کیوں نہو خالق کو عدل اور انصاف</p>
---	--

ہوئی توجہ کامل جو پیر کی استقامت

میرا بہہ آئینہ دل ہوا دوسری صاف

غمرہ ناوک قضا ہے عشق	عاشقوں کے لئے بلا ہے عشق
آفت جان و فتنہ محشر	پوچھتے کیا ہو مجھ سے کیا ہر عشق
اثر عشق سے ہو بے بہرہ	کیا تباؤں تہیں کہ کیا ہی عشق
جیسے تہرین سے شرر پنہان	پردہ دل میں آچہا ہے عشق
کس مزہ کوین اوس پہ دون تہیم	نعمت زیست کا مرا ہے عشق
ایک سر ایک بڑکے ہیں ظالم	دلربا تو تو جان ربا ہے عشق
خوف طوفان غم بنیں اس کو	جس سفینہ کا نا خدا ہے عشق
بواہوس کو نہیں ہر قدر اس کی	عارفوں کو خدا نما ہے عشق
تو نے مانا نہ اسے دلِ ظالم	کیون نہ کھتے تجھ ہم بُرا ہی عشق
ہم میں اوس میں رہیگی کیون نہ خلا	با وفا ہم تو بے وفا ہے عشق

اس مرض کی دوا نہیں آفتاب

سچے تریون ہر کہ لا دوا ہے عشق

تیری کشتی دیکھ لو چاہیں آئی ایندک

آگاہی فرقت میں دہندی بہائی ایفک

عشق میں جو کچھ مصیبت پہنچی ایفلک	ہنرمندانہ وہ سب سر پہ اوٹھائی ایفلک
دن پرین کیا گردش قسمت سے اپنی عمر بھر	انتظار وصل ہی میں موت آئی ایفلک
تا کہ ضبطِ فغانِ فرقتیں ہم کرتا رہیں	عرش تک نالوں کی اب ہو گی رسانی ایفلک
کینچکروہ تیغ آتا ہے مگر بھرا مان	تیری سخا کی کی دیا ہوں دیباہی ایفلک
جامہٴ ارزق کا تیرے حال سب پر کھلیگا	رات دن پترا ہے کیوں کر ناگدائی ایفلک
ملکٹی مٹی میں ہم جب بھی نہیں نکلا غبار	تیرے دل میں خاک کی ہر قسمی صفائی ایفلک
اب تو نوبت آگئی ہر وہ کہ دنیا سے اوٹھیں	تا بکے ہم کراہتوں در و جدائی ایفلک

شما دو کو کیوں کر کرین گودِ عدہ و صلتِ شام

رو تو ر دو تو بھر میں جان لب اپنی ایفلک

عاشقوں کے لئے جفا کب تک	یہ رہیگا ستم ترا کب تک
کچھ ترے جو رکا ٹھکانا ہے	صبرِ آخر کروں دلا کب تک
سمجھ تو کہہ دے رہیگا خواہیدہ	اے میرے نجات نارسا کب تک
اے فلک خاکیں طائے گا	پیس کر ہکو سدا سا کب تک
یا آکھی رہے گا غیروں پر	ملتفت شوخ نیے جفا کب تک
پہرے جلد تیغ گردن پر	ایکو تو آواز مائے گا کب تک

<p>مہوش و وصل بہم جیا کب تک دور تیج ز ابد کب تک</p>	<p>آلپٹ جا گلے سے رجاناں چاہئے دور سا غمے ناب</p>
	<p>ہو کی مقبول تما و تیری دعا بر نہ اُٹھیں گی مدعا کب تک</p>
<p>اب کے پہاگن میں رہا بیکار رنگ لائی ہے کیا نشہ سرشار رنگ اس لئے بدلا ہر رو کا یا رنگ میں ہوں اس سر مجھ سے پیراز رنگ زاہدا جلدی سے ٹو دستار رنگ بدے گر گئے کی طرح سو بار رنگ</p>	<p>اس قدر لایا فراق یا رنگ بڑ زاہدا آنکھیں تیری کیوں سرخ ہیں ہے خفا شاید کسی پر آج وہ کی یہ بیزگی فراق یا رنگ نے سرخ مے ہو جشن ہی ہو لی کا آج کیا زمانہ کی کہوں نیرنگیاں بڑ</p>
	<p>کہیلو ہو لی خوب تم دل بہر کر شاد آج لایا ہی میرا دلدار رنگ</p>
<p>ہے خاک قدم میں ملائی کو قابل یہ آتش نہیں ہے یہ بجائے کے قابل یہ آفت نہیں ہے بلایا کو قابل</p>	<p>یہ مردہ نہیں ہر جلائے کو قابل عجب آتش عشق میں ہے تجلی سد آفت ہجر میں یا رب ہے</p>

<p>وہ گردن نہیں ہو جہانیکے قابل یہ سینہ نہیں ہو ملائیکے قابل یہ گلشن نہیں ہو دکھانیکے قابل یہ ہر دم نہیں ہو بلائیکے قابل</p>	<p>خدا نے دیا ہے جسرتاج شاہی جوہن صاف سینہ ملوان صاحب یہ گل جو کہلائی زمین دلپر فلک نے عجب تیغ قاتل ہے ابر و تہا کا</p>
<p>جو پایا تمہیں شاد نواح دلیں تو شادی ہوئی شاد دیا نیکے قابل</p>	
<p>آپ ہی کو آپ میں پاترہیں ہم جس کے کھنکھو شرماترہیں ہم عشق میں ادس گل کے گل کہا میں ہم میں کے چپ خاموش رہتا ہے میں ہم</p>	<p>دیر و کعبہ میں کہاں جاتے ہیں ہم راز مولے ہو عجب راز خفی دلغ سر سینہ گلستان ہر گ دیکھتے ہیں دلیں جب صورت تیری</p>
<p>افضل مرشد سے خدا کی یاد میں شاد و اپنہ دل کو بہلاترہیں ہم</p>	
<p>توڑ کر ظرف و خولیترہیں پیمانہ کو ہم ایک روش پر دیکھتے ہیں خوشی و گمانہ کو ہم بعد مردن گرے راضی ہیں مر جانہ کو ہم</p>	<p>راہ کعبہ چوڑ کر جاتے ہیں نیانہ کو ہم اپنہ دل سر نہایتیخ و برہمن چوڑ کر زندگی میں وصل تیرا غیر ممکن ہو اگر</p>

دل ہارا تنگ آیا ہجر سے تیر کھنم	کیا کرن جائیں کند ہر اب کب پہلا نیکو ہم
روز وصل یارین آنیکو ہے فصل بہار	شما و آباد اب کر گئے دگر دیر انہ کو ہم
دل و اپنا دوس پر پروں فدا ہوئیں ہم زہر و کھو کبر و کینہ بغض و الفت جانو تن راز مولو جبکہ پایا ہم نے اپنی پیر سے حسن از کما ہم دیکھا ہر وہ کہ بیشتر	دری جا تے ہیں تو اوس کب جدا ہوئیں ہم چوڑ کر سب تن سے اپنی برباد ہوئیں ہم چوڑ کر دل سے خود کو خود فدا ہوئیں ہم شمع و پریش پر دانہ فدا ہوئیں ہم
فضل رب عمر بہر ای شہاد بزرگی کو	ایک دم میں نیک نام دوسرا ہوئیں ہم
جب ایک دگر گھر میں گھبراتے ہیں ہم زلف میں پہر دل کو اوکھا ہیں ہم چین یکدم زلیست میں ملتا نہیں کیا کہیں لالہ رخون کے عشق میں گر وصال دلربا دشوار رہے اگر کو اپو گر چین بڑا ہے یا رہے	سر کو دروازے پر ٹکراتے ہیں ہم سریہ پہر کالی بلا لاتے ہیں ہم اچھے جینے سے تو مر جاتے ہیں ہم کیسے کیسے دل پہ گل کہاتے ہیں ہم جان سے اپنا گزر جاتے ہیں ہم سر سے آنکھوں سے چلے جاتے ہیں ہم

<p>کچھ تو عورت کا بارے رکھ خیال یہہ دل نادان سمجھتا ہی نہیں شوق میں نعوذ رلف یار کے جب وہ گہرا آنے میں کھڑا ہن بھی روتے ہیں ہم گاہ ہنستے ہیں کبھی کا پتے ہیں حاطان عرش بھی اس قدر لُفٹ ہی دل کو غیر سے یاد آتا ہر خیال زلف جب</p>	<p>دو جہان میں تیرے کہلا تو میں ہم سو طرح سے اس کو چھپا میں ہم عرصین قبر و نہ بند ہو آہ میں ہم رات تھوڑی رگڑی جا کر میں ہم ہر طرح سے دل کو بہلا میں ہم بخودی میں جبکہ ملا تے ہیں ہم اپنے سایہ سے بھی گہرا میں ہم مثل کا کل دل میں بل کہا میں ہم</p>
---	---

شاد جب تیرے ادنیٰ و صلیں
شوق سر ہر دم لپٹ جاتے ہیں ہم

<p>بندے فیض ہیں تیرا زینا ہم عجب غرور و ناز سر کیا کام ہم ادھی پنہیں جو صورت منسو اچھل تیرے کم ہو گئے ہیں اپنی حقیقت میں اس قدر ہر سب کو شغل باند و ساغر اند</p>	<p>کیونکر ادھاس کیلنگے ترا بار ناز ہم تیرے نیاز مند ہیں آجے نیاز ہم حق بھی کسی سے کھ نہیں سکھتے راز ہم کیا جا کیا ہے معنی نفا حجاز ہم دنیا میں ساقیا رہیں کیا پاک ناز ہم</p>
--	--

کی اپنی عمر فرشتہ صلیت پکوتھی ذلت و دجھان کے ہر پچا ہین محال عابد ہین آپ اور ہین معبود آپ ہی ہم ٹالو ہین کبھی اے بت ترا کہا جان بازی ہنے کی ہو اخیار سرفراز	کچھ کہہ سکے نہ قصہ زلف دراز ہم جب تک نہ دل سرد کرین جڑ ازار ہم کہہ و جناب کسکی پڑ ہین پہر نماز ہم مشہور ہو گئے ہین غبت حیلہ سا ہم سمجھو فیہی آپ ہین یاد او باز ہم
---	---

اے شادا نگہ ہین مراد ہین جو دل ہین
پڑتہ ہین اوٹھ کے صبح کی جسد نہاد ہم

خود کو کرتے ہین فنا نام دوی ڈما ہین خیر کچھ ختم کی ہین بھی مے باقی ملجائے بزم جانان میں چلو آئیں وہ بلو پوچھ جا تو ہین جان و جگر سر سو کر ملک عدم آشا دیدہ دل وہ یگانہ ہر کہ اب ہم تو سمجھو ہو بیٹھے ہین ازل بحر ہر بات	ہم تصویر ہین سیر اور مزا پا ہین جام دل لیکے سوٹے سیکدہ پہر جا ہین کہہ دیون نامح مشفق کہ ہم آتی ہین ما تہ جب رکھ کے کپڑوہ چلو جا ہین غیر تھرون میں مری دیکھو ہین آئین حضرت تھضر بھرا کیا ہین بجا ہین
--	--

شادا دلشاد رہو گھر میں کہ ہم وحشت
دل کے بلایکوب سوچن جا ہین

کہیں کیا فلک کے سنا ہوئے ہیں
 نہ گیسو پیر پیچ کہا ہے ہوئے ہیں
 جو تیری حقیقت کو پا ہوئے ہیں
 رولانا سمجھ کر مجھے اے سنگم
 کچھ حال ہم درو مندوں کا پوچھو
 معطر سر رخ سے نکلیں گے آنسو
 ندیکہ کریوں غضب کی نظر سے
 شب حیر گریاں نہیں دیدہ تر
 نہ کیوں ابر میں ہونہاں مہربان

مصیبت میں ہم آزمائے ہوئے ہیں
 یہ کالے نیاز نگ لائے ہوئے ہیں
 وہ ہستی کو اپنے منا ہوئے ہیں
 یہ نالے میر عرش دیا ہوئے ہیں
 ہزاروں ہی صدمہ اٹھا ہوئے ہیں
 یہ پھولوں میں موتی بسا ہوئے ہیں
 بتو چوٹ ہم دلپہ کہا ہے ہوئے ہیں
 یہ جشتے میر جوش کہا ہوئے ہیں
 وہ عارض پہ کاکل جا ہوئے ہیں

دکھاؤں میں کیا اپنے داغوں کو
 یہ پر کالے آتش لگا ہوئے ہیں

وہ کونسا ہے رنج جو ہم پر ہوا
 ہنسنے تمہارے عشقین کیا کچھ سہا
 جو روح جفا کی تیری فلک انتہا نہیں
 کاٹا ہی جس کو ادس نے وہ ہر گرجا نہیں

اے عشق تو نے ہم پر تم کیا کیا نہیں
 بے غم و مصیبت درد و الم بتو
 روز شمار میں ہی نہ ہو سکا کچھ شمار
 تشبیہ تیر زلف کو ناگن سو کیوں بند

تم کو غلامی کی ہر عبت فکر آسج
 ظاہر ہے ذرہ ذرہ میں وہ مثل آفتاب
 جزوات حتیٰ ہر بکوفہ اجاب خضر
 بن کو غرور مال تھا وہ اب کہاں رہے
 کرٹے شب وصال ہو کیوں جھلکا دیا
 مست سر بانوں آپ کر پڑتا ہوں باز
 وہ کونسا ہر دن نہیں چلتا جو کر غیر
 ناحق ہیں دور وہم سر بہم شیخ و برہن
 دکھلا رہی ہو غیروں کو بھی جلوہ ملہور
 ہن سگدل بیہ الیہ کہتے نہیں میں دم
 کس طرح شکل پر تجھے آئیگی نظر
 دست میں جس کے جوہر وہی بیش آبیگا
 نصرت ہم نس لئے تجھے زاہد شراب

جزو صل اس مریض کی کوئی دوا نہیں
 واعط تبا و سے مجھ کو کہ کجا خدا نہیں
 دنیا میں کوئی آکے ہمیشہ رہا نہیں
 روئے زمین پہ ملتا کیسا کپتا نہیں
 عاشق کے ساتھ کرنا کوئی یوں دعا نہیں
 کیا لایق قبول میری التجا نہیں
 کس روز مجھ پہ وہ بت کا فرخا نہیں
 شہہ رگ سر ہے قریب وہ ہم جدا نہیں
 فریادہ الیہ ہو کہ تمہیں کچھ جانا نہیں
 پیدا ہوں کی ذات میں گویا دانا نہیں
 دی دل کے آئینہ کو جو تو جلا نہیں
 اسے چرخ پر چمبہ سے ہمارا کانا نہیں
 کیا مرشدوں کا تو نے پایا پائنتی

ہو نامتہ بخیر مرادین برائین سب

اس کے سوا شہادہ کا کچھ مدعا نہیں

طلسمات قدرت کا گلزار ہونین	کہین شکل گل ہون کہین غار ہونین
مین اپنا ہی عاشق ہون معشوق اپنا	مین ہی دلربا اور دلدار ہونین
کبھی جا کے مسجد میں کرنا ہون سجدہ	کبھی بت کدہ کا پرستار ہونین
مین رہتا تھا آزاد و حدت کے اندر	بہ کثرت مین اگر گرفتار ہونین

بہ کثرت مین آتشا د بندہ لہایا
حقیقت مین حق ہون و سر دار ہونین

مین تجہ سے نہ جھروں چاہتا ہوں	کسی طور تیری رصف چاہتا ہوں
مجھے اب میری جان قسم ہے خدا کی	دل اپنا مین جھکودیا چاہتا ہوں
کرونگا مین ہرگز نہ خواہش ام کی	جدہر تو ملیگا ملا چاہتا ہوں
ہے خواہش میری تیرا تہو نہ سنا	شہزادہ محو را پیا چاہتا ہوں
تصور ترا مجھ کو رہتا ہے ہر دم	تیرے زلف مین پہرہ پہنسا چاہتا ہوں
زروے ترحم اگر مجھ کو دیوے	پھر اک بوسہ لب لیا چاہتا ہوں
قسم ہے خدا کی میرے جان مین تیرا	دل و جان سے بندہ ہوا چاہتا ہوں

اب آتشا دل ہو در نیگو مٹا کر
مذاخو دین آپ ہی ہوا چاہتا ہوں

بہشت ہم ان کی اطاعت میں دعا کرتے ہیں	حیف صد حیف کہ وہ ہم پر جھاکر تے ہیں
وہ کرین ہم سر وفا یا کہ کرین جو روح جفا	ہم تو ہر حال میں جان اپنے خدا کرتے ہیں
نہ سناؤ کوئی اب انکی شکایت ہم کو	وہ جو کرتے ہیں بھر حال بجا کرتے ہیں
آپ ہی دیکھتے ہیں اپنا تماشا نہ ذرات	دل کے آئینہ کو یوں اپنے صفا کرتے ہیں
غیرت کا جو اٹھتا ہے ترہیں آنکھوں کے خیال	اپنی ہستی کو ہم اپنے سے جدا کرتے ہیں
رحم فرما دین کہ وہ ہم پر کرین جو رستم	سر کو ہم خم پئے تسلیم و رضا کرتے ہیں
دیدہ دل سے ادا ہوتا ہے ہم دیکھا پر وہ	پٹے مرنے کے جو اپنے کو فدا کرتے ہیں

شہاد کچھ ماوشا سرینین مطلب اپنا

روز و شب ہم تو بدل یا خدا کرتے ہیں

کسی کے آستانہ پر ہی ایسے جین برسوں	مٹایا میں قسمت کا کلبا یوں ہم نشین برسوں
منایا تھا عدو کے سامنے اس کو تصویر	اسی اک بات پر رو ہٹا رہا وہ مانین برسوں
سمجھنا صبح گزرا میں عمر لوگر دیش کے ہم کو نہ کر	بھلا آرام سے بیٹھ کر میں عاشق بھی کہیں برسوں
خفا تم ہو ہوا یان پر شکن امید کا دامن	رہ گئی اب یہ آنکھوں میں مہر میں مخین برسوں
سبب پوچھا تھا میں کیوں عدو پر جہاں	وہ اسی بات پر چہرہ سر را وہ خشمگین برسوں
ہمیں تو منتظر زندہ وفائی کو رہی ہم بھی	کبھی نکلا نہ منہ سے آپ کے ماں پر نہیں برسوں

اسی پر بے فروز سچا کمر ہم انگبین برسوں
 رہی ہے جدہ گاہ شوق اپنی پہن میں برسوں
 بحق مصطفیٰ یارب ہیں مسند نشین برسوں

لب شیرین کوچہ ساتھ کبھی ازل تقوٰی
 تمہاری کوچہ کی مہنر مہینوں خاک چھانی
 ہم محبوب علیشاہ دکن باحشت و غفلت

ستارہ اوج پر اقبال کا اشاد ہوا ہم
 رہی باشوکت و حشمت چہار رنگین برسوں

ہوں غشی میں ہوش تک آتا نہیں
 رشک سے کب مہر شرماتا نہیں
 کیا کروں دم بھی نکلیا تا نہیں
 کیا میں اپنے دل کو بہلاتا نہیں
 جو گیا وہاں سے پلٹ آتا نہیں
 غیر کا کچھ بھی خیال آتا نہیں
 پہر مجھ کہتا ہے قسم کہا تا نہیں
 صدمہ فرقت سے گھبرا تا نہیں
 خود کو اپنی میں کبسمی ملتا نہیں
 غیر سے بھی آنکھ چپکا تا نہیں

دل سے تیرے لٹخے جاتا نہیں
 بام پر وہ ماہ کب آتا نہیں
 بحر میں ظالم تیرے بے تاب ہوں
 وصل کی امید دیکھو ہجر میں
 کیا فرے کی جائے ملک عدم
 جب سرتیری یاد میں مشغول ہوں
 سیکڑوں وعدہ نپہ قہین ہو چکین
 ڈھیٹ ایسا ہو گیا ہوں عشق میں
 تیری ہستی میں فنا ہوں اس قدر
 پرگاہی ہے بے حجابی کس قدر

جان دوں گا تجھ پہ مثل کوہ کن	کب میرے دل میں خیال آیا نہیں
تشر ہوتا نہیں کس دن مزاج	زلف وہ کس روز الجھا تا نہیں
کیا نظر سے اوس کے میں بھی گر گیا	استخوان تک جو ہا کہا تا نہیں
مشق میں تو کہو دیا ہوں غفل ہوں	کیا کروں اب کچھ کہا تا نہیں
کس طرح خط کو میں لکھوں قاصدا	نا تو انی سے ہلا جا تا نہیں
بیقرار سی کا خدا ہو دے بہلا	ہجر میں دم بھر بھی چین آتا نہیں
ساتھ دن رہنا ہوں غم میں مستدا	کوئی آکر مجھ کو سمجھا تا نہیں
پہلے سے تیرے نہوگا کچھ اثر	ناصحا کیوں اس سے باز آتا نہیں
ساقی کو ترے مجھے اک جام رو	تشہ لب ہوں قرار آتا نہیں
جو نفس ہے تو کہ میں مشغول ہے	کوئی دم خالی مرا جاتا نہیں

آبرو کو کہو دیا ہے عشق میں

اب کسی سے شاد شرماتا نہیں

ہر گہڑی طرز عتاب اچھی نہیں	یہ رو کاٹ ایجاب اچھی نہیں
شوق جمع مال ہے بے فائدہ	فکر کا رنا صواب اچھی نہیں
اسے فلک کب تک جھانکا ہجوم	یہ بناے انقلاب اچھی نہیں

<p>اے دل اب یہ پیچ و تاب اچھی نہیں آج کی بالکل شراب اچھی نہیں بات یہ خانہ خراب اچھی نہیں آپ کے خنجر کی آب اچھی نہیں آج کل تعبیر خواب اچھی نہیں گرے حسنِ شباب اچھی نہیں یہ تیری طرزِ شتاب اچھی نہیں پیڑ کثرت سے شراب اچھی نہیں</p>	<p>پہلے ہی کیوں زلف کا عاشق ہوا کہتے تھے ساقی سے میکش نرم من ایک بوسہ میں نے مانگا تو کھا سخت جان ہوں کٹ سیکھا گیا کلا عالم رویا میں بھی روئے ہیں ہسم پل میں ڈبل جاتی ہے سایہ کی طرح وصل کی شب میں نے پیٹا تو کھا چکھ لے ایدل جامِ وحدت کا مزا</p>
--	---

آگئی بیری اوٹھو غنیمت سہ شاد

صبح دمِ نیند کی جناب اچھی نہیں

<p>کیون پڑا ہر عاشق کے وہیامین پیچ و تاب دل کی حالت مرہو جان و ایمان بھی دیا دل بھی دیا عاشق کتنی مرے کی بات ہر عشق ہر کشتی کا میرے نا خدا</p>	<p>اک نہ اک دن آئیگا طوفان میں زلف کھنی ہے تمہارے کان میں اور کیا دوں کچھ نہیں امکان میں جزوِ اعظم ہر بھی انسان میں اس لئے بخوف ہوں طوفان میں</p>
--	---

کچھ سلیقہ چاہئے انسان میں	بوسہ مانگا تو کھا جنہجلا کے یون
فائدہ اس کے ہن نقیان میں	عشو تیر ہی کہیر ہے پر اجنباب
آگئی جان پیر تن بجان میں	کی سبجائی پیام وصل نے

عشق احمد مصطفیٰ دہلوی ہوشاد
دم نکلیا وے اسی ارمان میں

غیر کو کچھ بھی روک تہا نہیں	جھگو آئیکا حکم عام نہیں
لامکان کے سوا مقام نہیں	میں ہوں گناہ کوئی نام نہیں
ہے یہ بے سول کوئی دامن	دید یاد دل کو میں نے مفت تجھے
بزم میں آج دورِ جام نہیں	سوئی کیسی ہے ساقیا مجلس
آیا اب تک کوئی پیام نہیں	یا آہلی کہ ہر گیا فاسد
آپ سے ہمکو کوئی کام نہیں	اب تو ہزار غیر ہونے لگے
منہ کو تیرے ذری لگام نہیں	کہہ اوٹھے یوں سوال وصل بیوہ
بات کا ان کے کچھ قیام نہیں	کبھی وعدہ کیا کبھی انکار
اس میں یا رب کوئی کلام نہیں	میں ہوں بندہ تو تو ہر بندہ نواز
ماتے جلدی سے ہوتی شام نہیں	وصل کا دن سے آج ہر اقرار

اوس کی جھوٹی شراب دے دے ساقی | ایسی مے پینا بھی حرام نہیں

ایسر گڑھے میں مجھ سے وہ آتشکد
راہ میں بھی کس بھی سلام نہیں

دل پہنے کی کوئی راہ نکالوں تو
زادہ اوس بت بیدین کو بلاؤ تو کہوں
یار کے حسن پر یوسف کو مین کیا دو تشبیہ
وصل کی رات میں دلوں کو ہوسلی کیسی
دوست پر چھپر ہو قصہ بے تاب دل
جودہ جانے میں کچھ گھر چھپ کر
یہ جو چھلا ہی اسے آج نکالوں تو کہوں
پہلے پہلا کے اوس رام نکالوں تو کہوں
میرے پہلو میں اوس پہلے نکالوں تو کہوں
پہلے دلبر کو گلے سے مین لگاؤں تو کہوں
گھر و گھر اسی میں پہلی سنبھالوں تو کہوں
ابھی دو چار گواہوں کو بلاؤں تو کہوں

جو گذرتی ہے میری دل پہ کہوں کیا آتشکد
حال اپنا میں اوس چھلے سناؤں تو کہوں

اشا غیر سر کرتے ہو جنوں کے بیچ میں
قیامت یوں پیا کی ہے انہوں نے آج محفل
کہنچ ہے تیغ ابرو دہا ہا راسیر ہا حرم
تھی ہر تیغ ابرو قتل پر وہ نیکو بیٹھے ہیں
میرے پہلو سے اٹھ کر متصل دشمن کے بیٹھے ہیں
کہہ رہے ہیں سانہ ہم جہک کر وہ کڑی بھین
باکر صبح و زلفون کو وہ بن عُن کو نیم ہیں

بہلا دیکھیں تو محفل آجکی کیا رنگ لایگی
 زالاؤ بنگ چھنکر سر محفل نکالا ہے
 نہ لگائے کہیں خون شہید ناز کا دہیا
 تکبر کا نتیجہ آخر انجام انفعالی ہے

وہ خمر تاتہ میں لیکر ہسوکا بنگی بیٹھیں
 نقاب رخ اٹھا کر آڑ میں جلن کے بیٹھیں
 بوقت دفن کیوں وہ متصل دفن کے بیٹھیں
 وہ تنکری کی طرح جگ جائیں جو تنکری بیٹھیں

سے وساقی وساغریار و باغ فرحت آقا
 فقط ہم شکار جہاں سطر سادگی بیٹھیں

دل میں ہے تیری آرزو مجھ کو
 اب سروس آرزو ہے بھی
 ویرد کعبہ میں دہنڈتا ہوں تجھ
 شب بجران میں الفت گیسو
 بوسہ مانگا تو بولا مہ کے خف
 میں گنہگار ہوں غفور رحیم
 وصل کی شب میں مال کے باتیں
 چشم وحدت دیکھتا ہوں جادھر
 دیکھا ہر رنگ میں تیرا جلوہ

کیوں نہیں چاہتا ہے تو مجھ کو
 رکھ تو قدموں کے روبرو مجھ کو
 رہتی ہے تیری جستجو مجھ کو
 لئے پھرتی ہے کو بکو مجھ کو
 کیوں عبث چھیڑتا ہے تو مجھ کو
 بہر حنین بخش تو مجھ کو
 بہنیں بہاتی پیہ گفتگو مجھ کو
 نظر آتا ہے تو ہی تو مجھ کو
 آئی ہر گل سے تیری بو مجھ کو

زادہ احسن یا رکاب جلو | نظر آتا ہے چار سو مچھکو

ہو میرا ماتہ بخیرے شاد
کچھ نہیں اور آرزو مچھکو

عشق میں تیر جان دین قصہ کیا جو ہو
آفت درج و در دو غم سر پہ لیا جو ہو
نقد و زہد چوڑکے توبہ سر منہ کو مور کے
ماتہ سر ادس کے جام مٹی لیا جو ہو سو ہو
فکر و دہی کی چھوڑ کر اپنی خود پس توڑ کر
بادہ عشق ماتیانہ پیا جو ہو سو ہو

سبکے ہزاروں بچ و غم کو مسیتین ہم
شاد تبون کو سینے دل کی ہر سو ہو

مجھ سے اے جان کوئی کام تو لو
مین کا لاتا ہوں سلام تو لو
شاد کمتر ہے بندہ بے دام
مفت آتا ہے یہ غلام تو لو
ساتھ غیروں کے میکشی ہو دام
ماتہ سے میرے کوئی جام تو لو
ہے اطاعت گزار مجھ سا کون
سامنے میرے اوس کا نام تو لو
وعدہ و صل سے مکر تے ہو
سر پہ اللہ کا کلام تو لو
مجھ کو ہونے لگی غشی تو کھے
بوے گیسوئے مشک فام تو لو
اس کی جھوٹی شراب ہے راہ
تم نہ سمجھو اگر حرام تو لو

زلف کے پیچ سے نجانے نکل	واسطے مرغ دل کے دام تولو
قتل کرنا ہے رشک دیکے مجھ	غیر سے ادس کا انتقام تولو
	پوچھتے گر ہو حال فرقت نشاد
	ہاتھ سے دل کو پہلے تہام تولو
دلبر کو ذرا حال دل زار دکھاؤ	آیا ہے سچا اور سچا بیاں دکھاؤ
خبر سے کرو قتل نہ تلوار دکھاؤ	عاشق کو فقط ابرو خدا رکھاؤ
مشتاق ہوں انہل کو ذرا منہ اٹھا	مٹو ذرا حسن طرمدار دکھاؤ
اے حضرت دل خانہ گردو دکھاؤ	زور کشش آہ شہر بار دکھاؤ
آجاؤ نہ رساؤ خدا کیلئے چھکو	مشتاق ہوں دیدار کا دیدار دکھاؤ
کیا یو چتے ہو حال میرے خوش جنون کا	صحرا مجھ بہاتا ہے نہ گلزار دکھاؤ
مقتل میں جو آئے ہو کرو قتل کیسکو	لٹو سیراب روئے خدا رکھاؤ
منہ دیکھ کر الفت تو بھی تم کو نہ لگو	مجھ سا کوئی عاشق بھی ذفا در دکھاؤ
	ہر دم میرا نکھو کا اتفاق بھی نشاد
	اب بھر خدا جلوہ دیدار دکھاؤ
رہا اعدا بڑا یا نہ کرو	گھر کو اغیار کے جایا نکرو

زلف پر ہاتھ پسمایا نہ کرو
 غیر کی یاد دلایا نہ کرو
 منظر نہ کھین لگ جائے
 پیچ سے مرغ دل عاشق کو
 غیر اگر تم کو گوری دیوے
 بند انگیا کے ذراتنگ کسو
 وصل کی شب میں جو چھڑا تو کھٹے
 صاف کہو جو ہو کچھ مطلب کی
 کونسی ایسی ہوئی ہم سے خطا
 وصل کی شب میں جو کہنا ہو کہو
 جھوٹے فقرے نہ بناو ایمان
 زلف دکھلاؤ نہ سودا ی کو
 عشوہ و ناز سے دل زخمی ہے

مار کو سات کہلایا نہ کرو
 دل عاشق کو حبلا یا نہ کرو
 رخ سے انجل کو اٹھایا نہ کرو
 دام گیسو میں پہنایا نہ کرو
 لو اسی پر کہین کہلایا نہ کرو
 چڑیا محرم کی اڑایا نہ کرو
 ہر گھڑی تجھ کو ستایا نہ کرو
 بات میں بات اڑایا نہ کرو
 دانت یون ہمیشہ چایا نہ کرو
 راز مطلب کو چھپایا نہ کرو
 جھک باتوں میں اڑایا نہ کرو
 دل کو دیوانہ بنایا نہ کرو
 تیر پر تیر لگایا نہ کرو

نشاد کے دل کو چرا کر حسب

آنکھیں غیروں سے لڑایا نہ کرو

تہوڑا سا نہر دیکھ ملا کر دو اساتہ	جگر امیر بھگت کو ہر سیوا تھا ساتھ
دم پہلے ہی نکل گیا تیغ ادا ساتھ	قاتل کریگا کیا مرا شمشیر کے ساتھ
مردے بھی گئی ادھر ہیں آواز پاساتہ	آتا ہے سو گور غریبان جو وہ
شاید اڑا ہے کام کسی بیوفا کے ساتھ	جان باغیچہ سپر نہیں تھا اعتبار
نسبت ہر گاہ کو کشش کھرا کو ساتھ	مایل ہو کیون نہ یہ تن کا سیدہ سوار
باندھا ہے مرغ دل کو بھی بند تھا ساتھ	محرم کی چڑیا جان کے کڑی کے جالین
ہر صبر بھی ملی ہو جو روجفا کے ساتھ	ہنست ہو گواہ آنے ہیں آنکھیں نکال کر
پالا پڑا ہے ایک بت بیوفا کے ساتھ	خواہ ان فصل کیوں نہ خدا رہن مدام
ہر دم مقابلہ ہے مجھ اژدہا کے ساتھ	رہتا ہوں جب محو سر زلف یار میں
ہوں جب آشنائے آشنا کے ساتھ	کشتی جاری رہتی ہر گرداب غم میں غرق
ہے در و دراز دن بھی میرا کا ساتھ	یار بجاں میں شاہ دکن خوش ہیں دلا

ای شاد مشکین میرا سار برائیگی

سو گا مارا حشر جو مشکلا کو ساتھ

شجر میں شاخ میں جلوہ کنان اللہ ہی اللہ

ابا کر پڑو کیو تو عیان اللہ ہی اللہ

نظر کر تو ہر اک شکر میں نھان اللہ ہی اللہ

ہیں آتا نظر ہرگز جو ہی دلیں دلی تیر

وہی عالم وہی فاضل وہی زاہد وہی عارف	بیان اللہ ہی اللہ ہی اللہ ہی اللہ ہی اللہ ہی
گردن کیا مین اب ازاد کدنا بچہ ہوتا	لسان دل جاری ہر زمان اللہ ہی اللہ ہی
ہوا لالہ ہوا لآخر ہوا الظاہ ہوا الباطن	جہان دیکھ نہ نظر مین اب عیا اللہ ہی اللہ ہی
وہی لیلیٰ وہی مجنون وہی فرما دوشیرین	یقین سمجھو ہر یک جانب عیا اللہ ہی اللہ ہی

نظاہر و مکتبا ہوں شدا کثرت غفلت کی لکڑی
نظر میری وہاں ہے چاہا اللہ ہی اللہ ہی

کہوں کجا پہ اک جاتو نہاں ہے	تیرا جلوہ سبھی مین عیاں ہے
جو بچہ دمنظر مین آسمان ہے	ہمارے آہ سوزان کا دہواں ہے
پتا او سکامین کیا دکھلاؤن تم کو	مقام اسکا مقام لامکاں ہے
رہا کرتا ہوں بنجو دجستجو مین	ذرا اے بیوفا کہہ تو کہاں ہے
تو قادر ہے تو ہی حاکم ہر تیری	حکومت مین زمین و آسمان ہے
شب و صلت وہ فرما تو مین ہنسکر	وہ اب آہ و فغان تیری کہاں ہے
نہ کر زائد تو رندوں کو ملامت	غفور اسم خدا سے ہریان ہے
بنے کیوں یاد و دندان مین نہ مونی	میرے آنکھوں کے جو آنسو رواں ہے
کدھر ہو ایک دست میرے بجان	نہ نامہ ہے نہ قاعدہ درمیان ہے

دوستی اٹھا جب دل مہری دور

وجود یار و اغیار ایکساں ہے

جو رنگ اپڑ دل سرد دہی کو مٹائیں گے
 پہلو میں اپڑ یار کو حیدم سلا میں گے
 نا کہیں ہم اپنی جان پہ ایذا اٹھائیں گے
 سنتے ہیں نیکے تین وہ متقل میں آئیں گے
 بار غم فراق جو دلیر اٹھائیں گے
 دیرو حرم نہ کہہ بھلیسا کو بائیں گے
 بہو چال انکی چال ترک عدم میں ہی
 داغ طے سے کہدے کوئی نہیں غلہ فر
 آج صید رات نادر گلن اید ہر
 دہلیز پر طیر ہے گئے تیرا تدر جبین
 بوسہ جو چین مانگا تو بھلا کے یوں کھا
 ہو کہیں نہ نایاب نوح کو طوفا کا نہ خوف
 آفت بھی نہ اپڑ نہ کسی کبھی لپک آئیگا

ہر شان میں خدائی کے جلوہ کو بائیں گے
 پہر کیوں نہ دل میں شاد بھی شادی نہ
 پر تیرے عشق سے نہ کبھی باز آئیں گے
 اسے ضبط ہم بھی آج تجھ آرائیں گے
 آغزوہ لذت شب و صلت بھی بائیں گے
 اپنے صنم کو آپ ہی اپنی میں بائیں گے
 ہٹو کر سے کیوں نہ فتنہ محشر جائیں گے
 ہم اپنے کوئی یار میں مسکن نہ بائیں گے
 عشاق چھکو دیکھ کے قربان جائیں گے
 تقدیر کے لہو کو ہم اپڑ مٹائیں گے
 جو بکھر مٹھ پڑائیں گے وہ منہ کی کہاں گے
 ہم اپنے چشم تر سے جو انسو بہائیں گے
 گردنہ گروہ لاک ہی خجہر طائیں گے

اے آسمان نہ جان کہ اسین نہیں شہ	نالہ ہمارے عرش کی دیواروں مائیں گے
سوز و رن کا انگوٹھ نہیں کر ہی اعتبار	پہلوئی ہم بھی چیر کے دلو کو کہا نہیں گے

ہر شاد تو غلام جو پیران پیر کا
فضل خدا کی کل تیر مقصد برائیں گے

ایک جام گلزنک پلا د ساقی	نشہ عشق کا مستانہ بنا د ساقی
جام بہر کے میر منہ سے لگا د ساقی	لذت شہرت دیدار چکھا د ساقی
ایک جام مجھے توحید پلا د ساقی	صورت نقش دوستی دل میں لگا د ساقی
نشہ باوہ الفت جو خالی ہو دماغ	بہر کے ایک جام تجھ ہوش ربا د ساقی
منشی و شیخ نہیں ہوں جو کر نہیں نکا	مجھے تو پی جاؤں اگر مجھ کو پلا د ساقی
میکشی غیر سے ہوں رہوں محروم و صلا	یوں سر زرم مجھ تو نہ دغا د ساقی
دختر رز کے چڑا رہتا ہے نہ رہتا بہر	دور زندون کے رہے او کو جہا د ساقی
خم کے خم جو پیوں ہونہ سیری حال	طاقت میکشی مجھ کو جو خدا د ساقی
دخت زلف و سیرت میں تو لگا دی آگ	برف پلوا کے میری آگ بجھا د ساقی
لمنڈ و سوڈا کلا رٹ کی نہیں ہوا شر	اک برائڈی کا مجھ کو جام تو لا د ساقی
جا بکر منفعت غیر بقول حافظ	ایک دو جرعہ موم خاک پہ دبا د ساقی

در پہ میخوار دل افکار پڑے ہیں صد	آج لٹھ تو میخانہ لٹا دے ساقی
مرض عشق شب و روز ہر فردنی پر	ہم مرغیوں کہ بھی اک جام شفا دے ساقی
دیکے اک جام مجر ہوش رہا ہر خدا	نشتہ عشق سے محفل کو لٹا دے ساقی
زہد و تقویٰ سے ہوا جاتا ہر رنگ و	میرے اس آئینہ دل کو جلا دے ساقی

خسین ساقی کو ترسی کہو گناہ شاد
ایک چلو سے دھنکا پلا دے ساقی

یاد ہے جیسے میر دل میں بکثرت تیری	مجھے ہر شے میں نظر آتی ہے صورت تیری
اس قدر و کمین گندہ میری الفت تیری	بعد مردن بھی رہے گی محم حسرت تیری
صورت نقش جہان سب ہی میسگی اکبار	پر مٹائے میسگی نہ محبت تیری
میں تیر عشق سے ایجان نہ کبھی باز اون	گر کوئی لاکہ کرے مجھے شکایت تیری
جان کو اپنی سبنا لون کہ تجھ ایدل ار	کردن میں اپنی حفاظت کہ حفاظت تیری
مے دشنام مجھ غیر کو خلعت پہنایا	لٹکا کب تک رہوں میں تنگ سے موت تیری
کر فراموش نہ حال سفر ملک عدم	یاد دوزخ ہے دنیا میں اقا تیری
چہ شیر نا اور طلب بوسہ پہ چنبیلا نا تیرا	یاد آتی ہے مجھ دیکہ کے صورت تیری
رہ میں جب مجھ پر ملتی ہیں پد لکرتیور	لکھتے ہیں کون ہر تو کیا ہے حقیقت تیری

شب فرقت میرا دل غم کو چیلتا ہاں	جب کہ پہر جاتی ہے آنکھوں شب بہت تیری
ہند گوی پہر کہہ آوا غطا نادان نہ خیال	کام کب آئیگی رندوں کو نصیحت تیری
خوش بین غیر خدائیں رہوں کبت کج کہا	من کے فرماستہ میں من کیا کر قسمت تیری
یار و غمخوار میرے آہ و فغان کو نہ سکنا	پوچھتے ہیں کھوکھ جاسے گی جشت تیری
وصل کی شب جو سنا تو کھجے جہنجا کرنا	ارے کبخت نہیں جاتی یہ عادت تیری

حق سے مایوس ہو رکھ تو بہر وسا ایشا
فضل اوس کے نکل آئیگی حسرت تیری

پہو لے میں بانہ دہر میں ہر آن نثر	بلبل نئے نئے گل خندان تئے نئے
وحشت میں میں جو موت کے سنا نثر نثر	دکھلا رہیں غول بیابان تئے نئے
کیونکہ ٹہکے نہ دشت جنوں حال ضعف	دامن نثر ہیں میں گریبان تئے نئے
ساتی بھی موی بھی جام بھی دلبر بھی بانہ بھی	بزم منم میں روز بہن سلمان تئے نئے
سوز و گداز آہ فغان ہجر بار میں :	ہر دم میں جوش پر غم نہاں تئے نئے
شادی گاہ گاہ غمی گہ خوشی ورنہ	دکھلا رہے ہیں رنگ و ران تئے نثر
کسطح و دوستان قیدی کی ہوگی قدر	پیدا میں روزیاد کے خواہان تئے نئے
روز جنوں سے دامن دل چاک چاک	جب تک سلاموں روز گریبان تئے نئے

روئیکگی پھر یا رہین جب ہم چٹانوں	او بیگی روز اشک کے طوفان
پابندی مذاہب دینی سود و رہون	ہیں دہرین گردہ مسلمان نئے نئے
سیری سخن کی قدر نہ کیوں کر ہو ہو گئے	واقعہ ہیں مجھ سے سارے سخن نئے نئے
ملک عدم کا حاجت اسباب سو بری	آتے ہیں فضل یان تن عریاں نئے نئے
میں بھی مثال غول کھن پھر میں پترے	کرتا ہوں دور وشت بیابان نئے نئے
جسدن سے انکو صید غزالان کا شوق	جنگل نئے ہیں نیتان نئے نئے
الچار ہے میں جب وہ کامل شب وصال	دل بھی تڑپا شوق کے پریشان نئے

جو ہو وہ کیا میں شاد طبیعت کا کیوں ہم

شاعر نئے نئے ہیں سخندان نئے نئے

دلا تو نے رای میں خبر داری بہت سی کی	نہ کلچر و زلفون بھاری بہت سی کی
سیر اول لیکو ظالم دل آزاری بہت سی کی	وفا داری کے بدلہ میں جاکا رہی بہت سی کی
جھگڑ کیا لاکھ بیویاؤں ایل نادان	شب و صلت میں مجھ سے تو نے عیاری بہت سی کی
پوچھا یا وہ نادان میں ہمیشہ مار مرقی کا	شب و صلت میں ہوشوں گہرا رہی بہت سی کی
نہ دیکھی تھانکہ ساقی نے اس نخل کو کیفیت	اگر چہ عمر بھر رندوں نے بخواری بہت سی کی
مثال نکس شہلاؤں کا شکاری میں	نہ سویا رات پہرا کہوں نے بیداری بہت سی کی

رسول اللہ ﷺ کی تہک کشاد مخیر من

اگرچہ عمر بہ نول گہنگاری بہت سی کی

قباء یبکے اک پرانی تہاری
کروں جستجو یا ر جانی تہاری
ہو غیر و نہ یہ ہم مہربانی تہاری
دلا ہر چکی زندگانی تہاری
شب وصل تفسیر سے یہ غرض ہے
کریں چشمہ مہر کو یوں نہ چشمک
ہے کرتی دلوان کو غریبوں کے گھر
دل مہر گردون بھی کڑتا ہی چہر
مکوا ہی شیمان ہر شہر خوشان
خودی کو بھی اپنی مین بہو لبون لیکن
فسانہ جو دل کا سنا یا تو بولے
نظر دو سر اکوئی آنا نہیں ہو
فدا ہر دل ہر گردون بھی جس پر

رہے پاس میر نشانی تہاری
سے ایک بھی گز نشانی تہاری
ہے صاحب بھی قدر وانی تہاری
یوں ہی ہے اگر ناتوانی تہاری
سنون حال اپنا زبانی تہاری
ریلین وہ آنکھیں مین جانی تہاری
بنی سبز ہے شیر وانی تہاری
سہے کڑتی غصہ آسانی تہاری
کہان ہر طلاق لسانی تہاری
میرے ولین ہر یاد جانی تہاری
نہیں کوئی ستا کھانی تہاری
سب آنکھوں مین صورت بہانی تہاری
غصہ ہر غصہ ہر جوانی تہاری

<p> کروں کب ملک پایا فی تمہاری سناؤ نہ یوں لن ترانی تمہاری میری جان ہے یہ نشانی تمہاری سحرک سنا کی کھانی تمہاری بس اب بس کرو بد زبانی تمہاری ہر کافی بھی محسوس بانی تمہاری یہ خصلت نہیں خوب جانی تمہاری خدا شاہد رکھیگا بانی تمہاری </p>	<p> خدا کے حوالے ہوں بختِ دل طلبِ سخنہ باز آؤں گلِ مثلِ مو جو سینہ میں ایسے پہرہ داغِ الفت مجھِ دل نے سونے دیا کبشبِ بحر جیہ کیا گفتگو ہے ذرا منہ سنبھالو رہو مہربان غیر پر تم نہ اتنا ذرا سی پیری بات پر روٹھ بیٹھے جو تم لغت گوی کے بانی بنے ہو </p>
---	---

مقاصد بفضلِ اٹھی برائے

ہوئی شاداب شادمانی تمہاری

<p> تم رہو آباد کیوں کیسی کھی دوست تیرے شاہ کیوں کیسی کھی دام لے صبا کیوں کیسی کھی فرج کر جلاؤ کیوں کیسی کھی کچھ تو مہوار شاہ کیوں کیسی کھی </p>	<p> غیر ہو رہا کیوں کیسی کھی ہو وعدہ شاہ کیوں کیسی کھی شاخ گل پر نغمہ زن ہی عندلیب خاک پر بسمل ہوں تیغِ ناز سے بہرِ تسکین دل شیدا من </p>
--	---

ہو بُرے آزاد کیوں کیسی کھی
 اے پیر شمشاد کیوں کیسی کھی
 شاد ہو فساد کیوں کیسی کھی
 غش میں ہو صیاد کیوں کیسی کھی
 تھی ہاری یاد کیوں کیسی کھی
 اے لب فریاد کیوں کیسی کھی
 کیجئے برباد کیوں کیسی کھی :
 تیغ لے جلا دیسوں کیسی کھی
 کیجئے آزاد کیوں کیسی کھی :
 ہو ہاری یاد کیوں کیسی کھی
 سن تو بے فریاد کیوں کیسی کھی

دوستی غیر دن جمعہ سے دشمنی
 قمریوں کو تجسہ پر کردون گناہار
 جوش پر وحشت ہو میری افسد لے
 باغبان ببل کی سنکر داستان
 تہانہ ذکر غیر وہ دن یاد ہے
 غش میں بھی کہو لا شکایت نہ موزہ
 ہو جو تم ظالم تو مجھے منطلم کو
 فوج ہوتے ہیں فری کی بات ہی
 سرور قد کے مقابل ہو تیرے
 میسے بیٹے میں اگر جا حضور
 حشر میں منصف لقب ہو جائیگا

اس غزل کو اس میں بن شمشاد
 داود و داؤد کیوں کیسی کھی

ذلیل و خوار ہوئے اور وقار کھو گئے
 امید وصل تو امید وار کھو بیٹھے

فقط نہ عشق میں صبر و قرار کھو بیٹھے
 علاج زلیست ہوا بانکا اسبغ زما

<p>ہم اپنے مفت در شاہوار کھو بیٹھ ہم ایک کیا کہ میں لاکھوں ہزار کھو بیٹھ لڑا کے انگہ دل بقیار کھو بیٹھ پہہ ماتہ آیا ہوا کیوں شکار کھو بیٹھ غضب کی بات ہر عید بھار کھو بیٹھ تمہارے عشق میں جو جان راکھو بیٹھ دقار ماتہ ای بادہ خوار کھو بیٹھ</p>	<p>پہا کے اشک جدائی میں دیدہ تر تمہارے غمرہ ابرو پہ جان و دل دو بتوں کے دزدنگہ کاہنیں قصور میں دیا تھا ہم نے تو دل قنجر کر دیا واپس گیا شباب تغافل میں آگنی پیری تھیں کھوکہ برائی کی یا بھلائی کی بگاڑا ساقی جوش سے کر کے محفل میں</p>
---	--

بت کو شاد بحث تمہی دیدیا دل ناز
پہہ کیا امانت پروردگار کھو بیٹھ

<p>آکھیں حسرت سے لڑایا چاہئے شربت دیدار تہوڑا چاہئے حسرتِ دل اور اب کیا چاہئے پیر بن وحشی کا اچھا چاہئے ہوگا کیا اسخام ویکھا چاہئے مددہ سہن کر کھلجا چاہئے</p>	<p>سامنہ اون کو ٹہایا چاہئے چشم کے یار کو کیا چاہئے بُگنی حد سے میری افتاد کی دبجیان کرنیکو اے جوش جنون پانوں تو رکھا ہوں راہ عشق میں بواٹھوس دعو کرے کیا عشق کا</p>
---	---

گل کے بدلے کوڑیا لا جا ہے
 آدمی کو صبر تہڑا جا ہے
 عاشقوں کے دل سو پوچھا جا ہے
 جاے فالین مرگ چھالا جا ہے
 حاکم کا دلتو دریا جا ہے
 شوخیان قاتل کے دیکھا جا ہے
 تشنہ لب ہوں آب تہڑا چا ہوں
 ناز سے کھتے بن دیکھا جا ہے
 پھر سرف چلیا جا ہے

کتنے کیسوں میں سیری منبر پر
 وصل کی اتنی شتابی کس لے
 سوز الفت کی حقیقت اور حسرت
 دل ہے وحشت میں اتنی تکیہ لے
 ایک بوسہ کے طلب پر بخل بھیج
 دل میں ہر گروں کو رکھ کر زیر تیغ
 کائے تیغ جہازی سے گھلا ہے
 وصل کا کرنا ہوں جہدم میں سوال
 وحشت دل کی ترقی کے لئے

شکا د اپنے نامہ اعمال کو

آنسو و نئے آج دھویا جا ہے

امد بچائے اس بلا سے
 ہم مانگتے ہیں بھی خدا سے
 کیا بات کرو گے تم خدا سے
 مطلب نہیں عرض دعا سے

دوتا ہوں میں کیسوں سے
 ایمان کی خیر دست رستی
 اے حضرت لیبت پرستی
 بیٹھے ہوشاں غنچہ خاموش

<p>نفاذ کی ان کے اُن ریزی اچھا نہیں ہوتا اے سبھا</p>	<p>شوخی ہے نمود نقش پا سے بہار محبت اس دوا سے</p>
	<p>ہم بوجھاب غیر سے شکار درگزرے ہم آپ کی وفا سے</p>
<p>مُجھ بچر واعط کا ہین ڈر تو نہیں ہے مین جسمین ہون وہ کو چہ دلبر تو نہیں ہے کیون رہتی ہر سینہ مین غلش او سکھیشہ مجروح جو کرتا ہر میری جان و جگر کو گس طرح مین اس بت کو سہون صندہ نمری کی طرح جو بہ سید اہمرا دل ہر سیراد باغ آج جو خوشبو و معطر ہر نوح کو طوفان بیاہنیکا پیر ڈر عشاق اشار و نین ہو با تو ہین کیون گہرا کے شب و سولہ فرما مین ہر بار</p>	<p>قول اسکا کوئی قول پمیر تو نہیں ہے اے شوق میرا الیامقد تو نہیں ہے لوک مرہ یار بھی خنجر تو نہیں ہے ہر عشوہ تیرا تیغ و و پیکر تو نہیں ہے دل میرا ہی یارب کوئی تیر تو نہیں ہے کچھ یار کا قد نخل صنوبر تو نہیں ہے تا تیر سر زلف معنیر تو نہیں ہے جاری میرے انگھون سمندر تو نہیں ہے ابرو میر دلدار کا خنجر تو نہیں ہے اس گھڑین کیسی کا کھو کچھ در تو نہیں ہے</p>
<p>اے شکار پرتی ہر میری آنکھ جو ہر دم</p>	

پروہین نہان صورت دلبر تو نہین

جب زہ پہلو سے میرا دھندل چلے	حضرت دل بھی خفا ہو کر چلے
انجن سے جبکہ وہ اوٹھ کر چلے	شور اٹھا بزم میں ہم مر چلے
چہین کر دل یوں وہ آگھر چلے	ناز سے انداز سے تنکر چلے
باتہ نہ خالی کیوں نہ جائیں قبر میں	ایکہ دل تباہ سوا نہین دیکر چلے
تیرے مرگان کے تصویر میں مدھم	میرے دلین بیکڑوں نشتر چلے
محر کے یزین نکر شد ویر چلے	جلد ساقی بزم میں ساغر چلے
وہرے لالہ رخون کے عشقین	دلخ و لپس بیکڑوں لیکر چلے
وحشت دل ابرو ہنکی یا دین	کیا کھون میں دل پہ جو خنجر چلے
ایجنون ہم داوے پر خار میں	دو قدم مجنون سے بھی بڑھ کر چلے
کوٹھی کھدے جا کر اوس لدار کے	ہم تنہا ہی میں تیرے مر چلے
دیکر جہشید کے ڈر جائیں شہر	جام محض میں تمہارے گر چلے

ٹیون نہ پیو نچ منتر مقصد کر شاہ

آگے آگے جب کوئی رہے

لے جلد خبر رگ گھو کی	ہے تھک و ستم میرے ٹھو کی
----------------------	--------------------------

خواہش جو ہوئی سیر سے طو کی
 حیران ہوے دیکھ کر مہ و مھر
 کہیرانے لگا جودل بار بار
 موسیٰ سے رہی نہ لے ترا لئی
 حریا فی تن لباس ہے خوب
 آنکھوں ہی کا پردہ درمیان ہو
 گل کو بھی جہان میں اگل اندام
 پنہو لگے اشک چشم تر سے
 جب صبح کو اس نے مانگی خست
 کھٹے لگے اپنا منہ تو بنواؤ
 آنسو جو ہمارے اس پونچے
 امید نہ تھی فلک سرا بسی
 نہی ز نیست میں میکشی سر الفت
 موسیٰ کی زبان میں آئی لکنت
 میں نہی و حرم میں دہونڈ آیا

لوار نے لی خبر گلو کی
 تعریف جو کی رخ نگو کی
 تصویر کو تیرے روبرو کی
 جسوقت کہ اوس نے گفتگو کی
 حاجت نہیں جسکو شست رشو کی
 کچھ ٹھیک نہیں ہے دوبرو کی
 حسرت بڑھی تیر رنگ بو کی
 خواہش جو ہوئی مجھ دضو کی
 دل تہام کے میں لگتگو کی
 بوسہ کی جو میں نے آرزو کی
 اشکون نے ہمارے آبرو کی
 شاید کچھ اوس نے چال چو کی
 مٹی ہو لد میں بھی سبو کی
 اوس شوخ سے جبکہ گفتگو کی
 کچھ حد بھی ہے تیری جستجو کی

اے شاد خدا کا شکر ہم نے
دنیا کی کبھی نہ آرزو کی

تباہے غلک نو ستم کیسے کیسے رقیبوں نے ڈالی ہر ناحق عداوت کہا جبکہ مرتے ہیں بولا کہ مرئے لئے تھے جو ایک روز بوسہ تہا رک	جدا ئی عداوت الم کیسے کیسے وہ کرتے تھے چہر کرم کیسے کیسے سکے اس نے ہر ستم کیسے کیسے کنے آپ نے تھے ستم کیسے کیسے
--	--

جب شاد تو نور و نیکو بنا یا
کھلے تجھ پہ باب کرم کیسے کیسے

بتوں پر مجھے جان کھونا پڑا ہے تیرے عشق میں یار رسوا ہوا ہوں محبت کسی سوز نہ کرتے تھی ہرگز مرا یا رہتا ہوں پھلو میں میرے چلو سو رہیں رات تھوڑی رہی ہے	اب ایمان سے ماتہ دہونا پڑا ہے مجھے سب محجوب ہونا پڑا ہے ہمیں اپنی غفلت پہ رونا پڑا ہے رقیبوں کی قیمت کا رونا پڑا ہے اکیلے بلنگ او رہی ہونا پڑا ہے
--	---

دوبارہ نامک رحم دل پر چہرہ کو
دل شاد سونا سلونا پڑا ہے

کھلے ہین گل دیاسن کیسے کیسے
 سنائے زبان سر سخن کیسے کیسے
 کھلے ہین گل داغ تن کیسے کیسے
 اجاڑے خزان نوچن کیسے کیسے
 رہ عشق میں راہن کیسے کیسے
 چکارے بزمین ہرن کیسے کیسے
 اٹھائے ہین پنج وچن کیسے کیسے
 خم و پیچ و دام و شکن کیسے کیسے

جہان میں ہین دیکھو چن کیسے کیسے
 لٹے ہم نے بوسہ تمہارے جوں کے
 جہاں میں بھی اوس گل باغ دین کے
 بزمیر میں باقی نہ حسن جوانی
 بچاؤن نکیرن دلو گھیرے ہو غم میں
 دکھائی جو اوس شوخ نے آنکھ اپنی
 پیارے تمہاری جدائیں بہتر
 دسویں خدا نے تیرے کیسے و نہین

تجھ مشاد دا ہم مزے لوٹے کو
 خدا نے دیا گلبدن کیسے کیسے

ضعف و دندان نہایان ہنسی کا ہیکو تھی
 آفت و بے دام جان سچی کا ہیکو تھی
 ہجرین قسمت بگڑ کر پہرہ کی کا ہیکو تھی
 یا آکھی دہرین پیدا خوشی کا ہیکو تھی
 پہر کھو ساقی طبیعت پر تھی کا ہیکو تھی

رد تے رو تے ہجرین دل پہ خوشی کا ہیکو تھی
 میکاشی اور بادہ خواری کر سو کیا کام تھا
 خوف فرقت نے کیا تلخ اپنی عیش و صل کو
 رنج فرقت کے ہماری عمر سب رو تھی گئی
 باغ تہا میں تہا جام تہا وصل یا تہا

ہنتر ہنتر کھین میں مارا جوتیغ نارنگی	قتل تہا منظور میرا دل لگی کاہیکو تھی
بیخود اپنی سوسے جب ہم تو اوسر لگے	ایک ہی تھو ہم وہ دونوں اور دوسری کا ہینو تھی
غیر کے کھنے نہ لڑتے ہو جو مجھ سے بار بار	خوتھاری ایضاً ایسی کبھی کاہیکو تھی

نشا دین جب میر محمد علی شاہ دکن	دولت دنیا کی پتھر لکھو کی کاہیکو تھی
---------------------------------	--------------------------------------

چامون جو حق سے اور جو مانگن ملا کر	دل کی مراد میری برا خدا کرے
ساتی ہوئے ہو جام ہو جلسہ ہوا کرے	پہلو میں میرے آپ ہون وہ دن کرے
وامتد جال انکی قیامت کی چال ہے	مرقد پہ میرے آئین تو خشیر ہا کرے
قیمین ہزاروں کہانی ہن وعدہ کا کیا ثناء	اب کیا امید اس جو وعدہ وفا کرے
اچھا نہ ہونگا میں کہ ہون بیا رہیجر کا	غیر از وصال یا رکونی کیا دوا کرے
جو روحنا بغیر تہوں سے ہے کیا حصول	نادان ہر اوسے جو کہ امید وفا کرے
اقبال و عمر شاکہ دکن ہو فزین مام	حق سے دعا کرے تو یہ مردم دعا کرے

بعد از نماز مشاد ہر لازم کہ پیش حق	دل کو امید وار کون کرے
ہر خاتمہ بخیر بھی التجا کرے	آپ کا انتظار کون کرے

کب تک انتظار جلد آؤ	اب دنون کا شمار کون کرے
وہ تو بیخود پڑا ہے مست شراب	یار کو ہوشیار کون کرے
غیر ملتفت جو ہودنرات	تمپہ دل کو شمار کون کرے
صید سے اوس کے ہو گیا آزاد	مرغ دل کا شکار کون کرے
پرورش تجہ سوا غریبون کی	میرے پروردگار کون کرے
قل کر کے مکر بھی جاتا ہے	اس کو اب مسرسا کون کرے
بیٹھ بھلائے عشق میں ہنسکر	دل کو بے اختیار کون کرے
ہن گئے دل سے بندہ محبوب	غیر کار و روزگار کون کرے

مین ہون عاشق بغیر میرے شاد	
اوس پریر کو بیا کون کرے	
یون ہی بخوار و اگر بادہ پرتی ہوگی	اہل مجلس کو نہ کہین جو شش مستی ہوگی
خاکساران محبت کا مکھون کیا احوال	دیکھو جا کے وہاں خاک برستی ہوگی
قافے سیکڑوں بیانیں جو چکر جاہن	آخر ان کی کہیں بستی بھی تو بستی ہوگی
وہ ترا حسن خدا داد اور شک چمن	بنا گیا کو تیرے حوہی کسی ہوگی
دیکھ کر ابرو ہوا اور گھٹا ساونکی	روح بخواروں کی مرقد میں رہتی ہوگی

<p>زندگی تک ہیں مرعش عشق کو بعد فنا فرقتِ حیرین یارب جو کوی جلتا ہے آجکلِ خوب ہی سادگی گھسا چھائی ہے</p>	<p>نہ جنون ہو گا نہ سودا نہ تو مستی ہوگی آگ کیسی دل دسینہ میں پہنتی ہوگی پھر شراب اہل طرب کے لہر سنی ہوگی</p>
<p>خود پرستی پھر سزاوار نہیں گو اشاد جنکی نابود و فنا دہرین ہستی ہوگی</p>	
<p>دل سے یاد رخ مٹو نہ گئی کوچہ عیار کی میرے دل سے میں وہ میکش ہوں میری مٹی یار کا دل میں اب سراغ ملا دل گیا میرا دلربا کے ساتھ میں تو کیا یا ر تیرے کوچہ سے روح تن سے گزر گئی لیکن عمر پہنچی شباب کو بھی مگر مجھ سے چھوٹی نہ خودِ جامہ داری</p>	<p>جان بلب سے گل کی بو نہ گئی تا دم مرگ آرزو نہ گئی محر کی بعد فنا بھی بو نہ گئی مفت میری پیہ جستجو نہ گئی مگر افسوس جان تو نہ گئی :- آرزو کی بھی آرزو نہ گئی اب تلک تیری جستجو نہ گئی خو تیری یا ر حیلہ جو نہ گئی زخم سے عادتِ رفو نہ گئی</p>
<p>میں وہ ذاکر ہوں مرد لہر شاد</p>	

عبد مردان بھی یاد ہونہ گئی

ہمارے سر اب بدگمان ہو رہا ہے
 عدد و گرتو اسے آسمان ہو رہا ہے
 ستم ایسا کس پر کیا ہو رہا ہے
 عدو میرا ہر پاس بان ہو رہا ہے
 مخالف میرا راز دان ہو رہا ہے
 کھون کیا میں کیا کیا دمان ہو رہا ہے
 میرا دل تزار از دن ہو رہا ہے
 یہ چہ تر اور نشان ہو رہا ہے

وہ اغیار پر مہربان ہو رہا ہے
 خدا جیسے ہر مہربان اوس کا کیا ہو
 ذرا عجیب و تباہ دے چرخ ستم
 خدا یا میری داد کیوں کر لگ کر کی
 نہ کیوں حال میرا کسی پہ پہ ظاہر
 مجھ کو کسے شورو رقیبوں کو بلو
 جو ہے حال میرا سوتیرا وہی ہے
 شب و صبح پھر پینہ نہیں ہے

نہیں غالی تجھ پر نہی ظلم و ستم سب
 ترا شاداب امتحان ہو رہا ہے

خود پرستی بھی حق پرستی ہے
 دل طلب گار بت پرستی ہے
 یا انکی خلقت دمان جو بستی ہے
 و و نون جانب یہ تیغ کستی ہے

نیتی میری عین ہستی ہے
 تب ہی اوس سنگدل کو ہن عاشق
 کیا ہی اچھی جگہ ہے ملک عدم
 کیا کہیوں، وصف ابرو خدا ر

<p>چہر تابیون جو گنج خوبی کو دیکھ کر یہ ترود و تدبیر آخدا کے لئے بت مغرور دیکھ لو جا کے مرقد عاشق خیم کا دستار محتب سحر مول حیدر آباد کی ہو کیون نہ ثنا</p>	<p>زلف بن بن کے ناگ دوستی سے میری تقدیر مجھ پر ہستی ہے میری جان وصل کو ترستی ہے بیکسی کس قدر برستی ہے میکش لو شراب سستی ہے علم و فن کی بھی تو بستی ہے</p>
--	--

بیخبر غیر سے جو ہوں آفتاد
مے وحدت کی دلپہرستی ہے

<p>خوابین عشاق کو آؤ خدا کیو ^{سط} مرقد عاشق کو مگر آؤ خدا کیو ^{سط} لن ترانی تم نہ فرماؤ خدا کیو ^{سط} سر نہ دیوار و نسیم نہ آؤ خدا کیو ^{سط} وصل کی شب ہی نہ فرماؤ خدا کیو ^{سط} دل بہت بیتا ہے ہجران کیلئے ^{سط} ہر طرح سحر میں سمجھا یا سمجھتا ہی نہیں</p>	<p>اس دل وحشی کو بلداؤ خدا کیو ^{سط} قم باذنی آ کے فرماؤ خدا کیو ^{سط} میر بجان باہر نکل آؤ خدا کیو ^{سط} شادان باتون سے باز آؤ خدا کیو ^{سط} میر بجان آغوش میں آؤ خدا کیو ^{سط} بہولی بھولی شکل دکھلاؤ خدا کیو ^{سط} اس دل نادان کو سمجھاؤ خدا کیو ^{سط}</p>
--	---

<p>سربہ عاشق کے بلالاؤ خدا کیو^{سط}</p> <p>میر کجاں عجیبہ نہ شراؤ خدا کیو^{سط}</p> <p>رات باقی ہے نہ گہراؤ خدا کیو^{سط}</p>	<p>زلزلیں اور لہجیں میں بناؤ آئینیں بلبلکر</p> <p>بے تکلف تم لیٹ جاؤ کمر سحر میں</p> <p>دی موزوں نے اذان بیوقت بونہا کام</p>
---	--

نشاد اب دل کا تقاضا بھیجی جو

تم مدینہ کو چلے جاؤ خدا کیو^{سط}

<p>گھر وہ آئین ہیں آج قسمت سے</p> <p>دام میں پنہن گئی ہیں قسمت سے</p> <p>دم نکلتا ہے تیری فرقت سے</p> <p>چال ہم پائی ہے قیامت سے</p> <p>کچھ نہیں دور اس کی قدرت سے</p> <p>حق تعالیٰ بچائے نہت سے</p> <p>تم کو اسے جان میری صورت سے</p> <p>دیکھتے ہو جو چشم حیرت سے</p>	<p>دل کو خواہش تھی جنگی مدت سے</p> <p>بٹیم بھلائے دالہ گیسو پت سے</p> <p>اپنی صورت فوری دکھاؤ مجھے</p> <p>آنکھیں ان کی ہے فتنہ محشر</p> <p>ہو جو مقبول دعا میرا پت سے</p> <p>چپ بھی کھتے ہیں وہ مجھے چپٹا</p> <p>ہو گیا ہے خلاف کیوں بیوجہ</p> <p>مجھ کو پہچانتے نہیں کیا آب</p>
--	--

نشاد کی ہو گئی دعا مقبول

یا الہی تیری عنایت سے

تصدق عارضِ روشن پہ بھی خوشید تابان ہے
 ہمارا سینہ پر داغ بھی رشک گلستان ہے
 نگیں ولیہ کندہ نقشہ محرم سلیمان ہے
 ہمارا خانہٴ دل ہے کہ گلزارِ پریشان ہے
 ہر بلبل مضطرب اور خاموش گل بنِ پریشان ہے
 ہمارا جسم بھی جانِ کیم یوسف کو زندان ہے
 مرقعِ خانہٴ آرزو نگ چین ہر پاکہ دیوان ہے
 محبت اس بت کافر کی اپنا عین ایمان ہے
 ستا گیسٹے ہوا سقدرا آخر تو انسان ہے
 شہِ ملک دکنِ نواب محبوبِ علیخان ہے

بلالِ عید ہی ابرو پہ اس بت نہ قربان ہے
 فقط زخمِ جگر ہی غم میں اس بت کی خندان ہے
 بہارِ بہارِ سینہ باؤ ذکرِ لا الہ سے
 گنجی یاد پر یروبانِ حالی رہ نہیں سکتا
 تمہاری یادِ رخ اور یادِ گوشِ فلفلی شکر ہے
 بہنِ جینک قبضہ سی ہن کی لطفِ طبع کا
 ضعیف نقشہ اشعارِ رنگارنگ مضمون ہے
 بہنیں کچھ کام ہر کونہ ہر شیخ و برہمن ہے
 خدا کیو اسطرِ رحم اب تو احوال عاشق پر
 میرِ انجلی مقصود دلی واسطہ حامی ہے

دینہ رشکِ بنتِ ہر کنیرین حورین اسکی
 غلام اس کی شہر کا استاد ہر یکِ شکِ غلام ہے

تشادیاں انتظار کرتا ہے
 دل میرا دوس کو پیار کرتا ہے
 جان مجھ پر نشا کرتا ہے

وعدہ آنے کا پار کرتا ہے
 ظلم وہ بے شمار کرتا ہے
 تیرا جانب از شوق الفت من

آئے جلد انتظار بہت	اپ کا جان نثار کرتا ہے
آگھے لپٹ کہ ہوسکیں	دل کو کیوں بقیار کرتا ہے
تیر مژگان سے وہ کمان ابرو	مرغ دل کو شکار کرتا ہے
دعوے الفت کا کیا جبا ئیں ہم	وہ تو غیروں کو پیا کرتا ہے
ایک بوسہ کیواسے سٹھم کو	روزِ امید وار کرتا ہے
واہ کیا اُن کے بادِ خواروں کو	لیست زورِ خنجر کرتا ہے
سرمجی ہے دل بھی ہر جگر بھی ہے	دیکھیں وہ کسپہ وار کرتا ہے
روزِ ہر گز بخین ہر نشہ نئے	وہوم کیوں بادِ خوار کرتا ہے
پاس بٹہلا کے اپنے غیروں کو	مجھکو محفل میں خوار کرتا ہے
زاہدا کیوں شراب پینے میں	خوف روزِ شمار کرتا ہے

سب مصیبت گزر گئی ای شاد

رحم اب کر دگا ر کرتا ہے

خمسہ بر غزل قدسی علیہ الرحمۃ

کیا کروں صوفِ رقمین تیری عالی سنجی	سند تیرے ای میرے ماستی و مطلق
میر والی میرے لے ہو میرے سر تاج نبی	مرحبا سید مکی مدنی العربی

	دل و جان با فدایت عجیب خوش لقی	
ہو گئی سب پہ اسبقت تجھ ایشاہ اہم من بیدار بجاں تو عجیب حیرانم		کی جو نقاش از لہ تیری نقیر رقم ہر وظیفہ سر ہر دم بہ زبان پیہم
	اللہ اللہ جبہاں است بدین بود المعجبی	
بس تیری شان میں لولاک لہا ہوا نسبتی نیست بذات تو نبی آدم را		گنسہ سبھا تیر تہ کو جو حق نے سبھا کر سکون جو تیری توصیف میرا منہ ہر کیا
	ابر تر از عالم و آدم توجہ عالی نفسی	
مر جا کیا میرے مولا جو تیری ذات پاک شب معراج عزیز تج تو گوشت از افلاک		جبکہ پہنچا تو فلک پر میرے گاہ لولاک ٹھہرا ٹھے غرش پہ سب جتنی ہیں بار بار سا
	بقا میکہ رسیدی ز رسیدی بچا	
پایہ دین تیرے صدقہ ہوا استحکام نخل لبستان مدینہ ز تو سر سبز ہدام		عابدین پر میرے مولا تیری رحمت ہر دوام ہر گھجے و روز بان پر پچی صبح و شام
	ان شدہ شہر و آفاق بشیرین طری	
اگر مٹی حشر سے جب شور مچا دین بہشت ماہرہ نشہ لبانیم تو ی آب سیات		انس و جن حور و ملک اور ہوسا خضر آ ماہرہ پیدا کے کھین کر تجھ کو انیک صفا

لطف فرما کہ زحمت گزرد تشنه لبی

چشم بد و رتیری تنہوں میں کھینکے اثر
وہی زندہ ہوا جس پر کڑی تیری نظر
روزِ فردا بچھ کھینکے تجھ ہر ایک بشر
چشمِ رحمت بجھا سو سے من اندازِ نظر

اے قیصرِ یقی ناشی مطلبی

شرمِ سزا نپی خطا کے ہر میرا دل بہم
رات دن فکر سے مجھ کو ہر بہت بخ و اہم
بھی آتا ہے مجھ شہرِ زبان پر ہر دم
نسبتِ خود بگت کر دم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بگ کو تو شہرِ ادبی

نشا کی عرض ہے بچھ آپ سے میری
چشمِ رحمت میرے سولار ہے مجھ پر تیری
یہی نکلا کرے ہر وقت زبانِ میری
سیدی انت جیسی و طیب قلبی

آمدہ ہرہ قدسی پے دریاں لبی

وَلَّہ

ذاتِ پر تیری ہر امت کی شفاعت لبی
مرحبا سید کئی مدنی العربی

دلِ دجان با و فدائیت چرخِ شعلہ

کیا کر دہن کی توصیف میں اب تیری قلم
من بیدل بجمال تو عجب جبرائیم

انشاء چہ جالست بدین بوالعجبی

سب خدائی میں ہے بس ایک تو مقبول خدا	بسیستے نیست بذات تو بنی آدم را
بر نراز عالم و آدم تو چہ عالی بنی	
مورئ مسوخ جو توریت و انجیل و زبور	ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظهور
از ان سبب آمدہ قرآن زبان علی	
وصل حق کو لئے جب تمیز کی سیر کلا	شب معراج عروج تو گذشت از انکلا
بقا سیکہ رسیدی ز سبب بیج بنی	
تیرے اقبال پر جاری پیغمبر اسلام	نخل لبنان مدینہ رتو سر سبز دھام
ان شدہ شہرہ آفاق بشیرین مہی	
دل سے مفتون ہوں بندہ پو تیرا کین	چشم رخت بکشا سوے من انداز نظر
اے قیشری لقی ناشمی و مطلبی	
ہر پاسوں کے لئے ابر کرم تیری دات	ماہمہ شہنہ لبانیم توئی آب حیات
لطف فرما کہ ز حد میگزد روشنی لبی	
ہر سکون کا تیرے درگاہ کا بر عالم	نسبت خود سبگت کردم و بس منصفم
زانکہ نسبت سبگ کوئی تو شدہ و ادبی	
نشا د کی آپ ہے عزم تو قل قسی	سیدی انت جیسی و طبیب قلبی

آمدہ ہمرہ قدسی پہ دربان طلبی

حیدر اسے شہ والا حسبِ مطلبی
سب سے بڑا کہہ کر تراز بہ عالی نسبی
نشانِ بین تیرے کھنکھوتین بنی اور ولی
مرحبا سید ملکائی فی العربی

دل و جان با وفاداریت چہ عجب خوشلقبی

کیا تیری شانِ عالی امیر سے شاہِ عالم
جس نے دیکھی تیری تصویر مبارک کدم
خودید اترتا ہو کے کہا یوں پیہم
من بیدل کج مال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ حالت بادین بوالعجبی

دست بستہ کھنکھوتیں گاتج رنہ زخشر
ہوں سید کارگزار نہ نہ نہ سیرے نکر
بیرہ سوار تیرے شافع روز محشر
چشمِ رحمت بکشا سو کمن اندازِ نظر

اسے قیرلشی لقبی ناشی و مطلبی

نشگی سے بہن بہت جان بلب بکلف
چشمہ فیض سے تیرا ہر پیاسوں کی نجات
بجر الطاف و کرم مرجع کل مظہر ذات
ماہمہ شہ نہ لپا نہ توئی آبِ حیات

لطف فرما کہ زخمِ میگذر بہ شہ لبی

مرحبا صلِ عباسیہ ذاتِ یکت
وصف تیرا میں لکھوں امیر بولا لیک
ہم تن نشانِ خدائی کی اور تجھ سے پیدا
نہستے نیست بدات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم توحید عالی نسبی	کھ او ٹھے عرش پر سب جہنمیں ارباب ک شب معراج عروج تو گزشت از افلاک	جبکہ کی احمدؑ یوم نیے سپر افلاک مر جا جبذاغوش آمدی شاہ لولا
بہ مقامیکہ رسیدی زہیچ نبیؑ	ادات سترے ہر مضبوط بنا اسلام نخلستان مدینہ ز تو سر سبز بام	کیا کھون وصل علیؑ امیر سردارانام ریشک س یون شجر طور بھی کھتا ہر دوام
زان شہدہ شہرہ آفاق بشیرین طہی	بیشتر سب پہا پیدائرا دہرین نور ذات پاک تو درین ملک عرب کر طہور	ہر تیری ذات کامندان سبھی جاحضو ہر سزاوار تیری شان میں کھنا یہ ضرور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی	وصل س دل ہو مرا شاد بھی و مری سیدی انت جیسی و طیب قلبی	ایک مدت س ہے جبکہ مرض ہجیر نبیؑ اسلمؑ و روزبان ہر بھی شعر قدسی
آمدہ عمرہ قدسی پے دربان طہی	تو بی والی تو ہی مولو ہی میرا تو ہی نبی کرتے ہیں مد و زلیں راہدن اپنا کبھی	کیا کردن وصف تیرا شبہ والا نسبی جانہ رتبہ کو تیری ہین زکی اور غبی

مرحبا سید کی مدنی العربی

دل جان باد فدایت عجب خوشبختی

دل سے ہوں بندہ درگاہ مقدس

بس بھی شعر مبارک ہو وظیفہ میرا

صدقہ تیرے میر جان عزیز امولا

تو ہے ما و امیر اور کو بھی بلجا میرا

مرحبا سید کی مدنی العربی

دل جان باد فدایت عجب خوشبختی

قدہ کعبہ امت ہر تراباب سعید

وسطی میرے بھی شعر مبارک ہو مفید

دست تیری ہر جگہ بھی شفاعت کی سعید

در سیرے سیر مولیٰ ہوں اگر چین

مرحبا سید کی مدنی العربی

دل جان باد فدایت عجب خوشبختی

تو ہے مقبول الٰہی تو ہے محبوب خدا

کوئی بد سکتا نہیں وصف ترا اس کو

کیون نہ مقبول خدا ہو تیری ذات والا

جہہ کی کیا وصف ہو اسید عالم تیرا

مرحبا سید کی مدنی العربی

دل جان باد فدایت عجب خوشبختی

تیرے ہونے ہی ہوا پیدہ سامان و مہور

تو نہ ہوتا تو نہ تھا کچھ بھی زیادہ کا ظہور

دو جہاں نور مبارک ہی تیرے پُر نور
شانین تیرے پُر ہون کیون زمین شہِ غرور

مرحبا سید کئی مدنی العربی

دل و جا بادِ فدایت چہ عجب خوش بختی

تو خدا سر ہے جدا اور نہ خدا تجھ سے جدا
جلوہ گر ہے سبھی آثار میں جلوہ تیرا

گل میں ہی بو میں بھی گلشن میں کیا تر افتخار
تو خدائی کا ہے ختم سرا و ہون کیا کیا

مرحبا سید کئی مدنی العربی

دل و جا بادِ فدایت چہ عجب خوش بختی

روح عالم ہر شے دین تن بی سایہ تیرا
اس لئے جسم مبارک کو نہیں ہر سایا

تو ہی ہی نور خدا تری ذات یکتا
کتنے تجھ کو ہر ملک دیکھ کے یوں صل

مرحبا سید کئی مدنی العربی

دل و جا بادِ فدایت چہ عجب خوش بختی

جنس دیکھی تیری تصویر مبارک دم بھر
دل و جان ہوا شیدا تیرا با سوز و جگر

سوزش نار جہنم سے پکا وہ یکسر
حالت عشق میں پڑتا ہی بھی شعر اکثر

مرحبا سید کئی مدنی العربی

دل و جا بادِ فدایت چہ عجب خوش بختی

حق نے بننا ہی تجھ کو عیہ خطاب حمد پردہ میم اہاد تو رہا نام احد	میم کے پردہ میں پوشیدہ ہی عیہ تجد آگے ہی جائے ادب موقع ہر مقصد
	مرحباً سید مکی مدنی العربی دل جان با وفایت عجیب خوش طبعی
روز محشر تیری امت پہ کھلی یا شاہ ہم امت پہ کر دہر خدا شام و بگاہ	دلیمن باقی زہی کوئی طرح کی اب چاہ بکیسو کا بنین اس شعر سو کوئی نہاہ
	مرحباً سید مکی مدنی العربی دل جان با وفایت عجیب خوش طبعی
شب معراج بکایا جو خدا نے تم کو فرق کو طور کے اور عرش کا تہ بھو	تہا بھو مقصود کہ آپ اپنا بھی رتبہ دیکھو کیون نہ پہر پردہ وحدت کی غفلت ہو
	مرحباً سید مکی مدنی العربی دل جان با وفایت عجیب خوش طبعی
پیدا جسم کہ تمھیں خالق اکبر نو کیا حکم تو ریت کا انجیل کا منسوخ ہوا	دین پاک آپ کا سب دینونہ مانع ٹھرا ہر گھڑی کیون نہ پر ہون دل خلیفہ کا
	مرحباً سید مکی مدنی العربی

دل و جان با فدایت چرخ شلتقی		
عزمِ شهادت کی بھیاں پست یا شاہِ مدام	ہر دایمان پر میرا خاتمہ نیک انجام	
آپ کے درگاہ والا کا مین کھلاؤن غلام	شعرِ قدسی کا رکھوں دل کی طیفیہ دھام	
مرحباً سید گئی مدنی العربی		
دل و جان با فدایت چرخ شلتقی		
مثلت بر عنبرِ وطن		
جس دن سر ہے دل بیل کی سوئی محمدؐ	ہے پیشِ نظر تازنگہ کوئے محمدؐ	
ہے آنکھ کے پردہ میں نہانِ رسول محمدؐ		
گمشوئی میں کشفِ دل مقبولِ خداؐ	آئینہٴ ارشاد میں از بابِ صفا کے	
معنی جو خدا کی ہے وہ ہر سوئے محمدؐ		
سچو بھیر میری بات کو تم سب مقدم	ہر شانِ بشیر میں ہی خانِ نور مجسم	
عادۂ جو خدا کی ہے وہ ہر سوئے محمدؐ		
کیسے کا تصور جو ہے دن راتِ خدایا	مواج کی شب کا مجھ پر پل ہے سایا	
ویدید میں کھلتی ہے میرے سوئے محمدؐ		
بجہ کیلئے شہاد کھڑا ہوں بہترین	اقلیدہ کے طرف سر تو جھکاتا ہوں وطنین	

آنکھیں پرے جاتے ہیں میرے سر سے

خمسہ بر غزل وطن

الگ ہوں سب اور سب میں ملا ہوں

کھوں کیا آپ میں آپ کیا ہوں

نہ بندہ ہوں کسی کا نہ خدا ہوں

میں عبد و رب کے جھگڑے جدا ہوں

انہیں دو کا مگر میں مدعا ہوں

خودی کو اپنے خود بھولا ہوا ہوں

نہ تھا جب تک کہ میں عاشق کسی کا

ہوا عاشق تو دیکھا حسن اپنا

کھوں کیا میں عجب ہے حال میرا

میں اپنی شان کا خود آئینا ہوں

دوستی کے وہم میں اتناک چھپا ہوں

کھوں میں حال اپنا آپ سے کیا

ہوا عاشق تو دیکھا حسن اپنا

خدا ہی کو خودی میں اپنے پا یا

میں اپنی شان کا خود آئینہ ہوں

فرشتہ ہوں کھیں جن اور انسان

کھیں ظاہر کسی جا ہوں میں پنہاں

نمود بے نمودی سیمیری شان

کھیں ذرہ کھیں ہوں مہر تابان

کچھ صورت ہوں گا ہر آئینہ ہوں

کدورت ہی کسی سے کچھ نہ کیا

بہر اسے جوش و صحت سے سفیا

سدا محکومے الفت ہے پنیانہ	نہ مرنا یاد ہے مجھ کو نہ جینا
---------------------------	-------------------------------

نئی سیرت نئی صورت نماہون

کرون میں شاد ہو کر کسی پوجا	جیون کس نام کا ہر روز مالا
سبھی جا پر عیان ہے جلوہ سُکا	وطن صاحب کرون کس زخمین بجا

میرے صاحب کو ہر سو دیکھتا ہوں

رباعیات حمد و نعت

مقدور کھان ہو جو رقم خدا	خالق ہر وہ اور میں ہوں اسکا بندہ
ہر خچہ کہ ہوں شاد گنہگار ولے	بخشنے گا مجھے حشیر میں آفا میرا

رباعی

ہے نور خدا کا تجھ سے شاد پیدا	کلتے ہیں تجھے کہ ہر تو محبوب خدا
ہے شاد کی جھیرا و قلبی ہر دم	ہوں دل سے تیرے روضہ اقدس میں خدا

رباعی

عاشق ہوں دل جان رسول اللہ کا	شیدا ہوں دل جان رسول اللہ کا
امید شفاعت نہ رکھوں کیونکر شاد	بندہ ہوں دل جان رسول اللہ کا
خالق نے جو پیدا کیا خضر کی دہ	رباعی ان کے ہی سبب ہوئی کل مخلوقات

اے تشاد کچھ سراپا بیکان نامور
بندوین نظر آتے ہیں خالق کی صفات

رباعی

تا بندہ کھین جلوہ کعبہ دیکھا
زیستہ کھین رنگ کلیسا دیکھا
یہ چشم حقیقت کے بدلتا تشاد
ہر جا ہے یہ اس شوخ کا جلوہ دیکھا

رباعی

دل اقبال قلم نامور سے بجا ہے مرا
ایمان سے بس تمام ہو جا مرا
یہ حق و شب و روز دعا و تشاد
و م یاد محمد زینا بچھا ہے مرا

رباعی

سے تشاد یہ دنیا مقام غفلت
عقبت کے کہ کام ہو تیری عزت
جب سر پہ قضا آئی تو پتا و گے
رجا نیکی بس دل ہی کہ ولین مرست

رباعی

غفلت کے سدا ہر جہاں کام
عقبت کا کچھ بلے سر انجام کئے
جب یہ قضا پہنچی تو نہشت تشاد
منہ ڈانکے درو قہر میں آرام کئے

رباعی

بندہ نامہ میں نام و نیکو مرزا ملا
ابرار طوف رساں باد عاصی ہر بار

اے شاد نہ کیوں تم تسلیم کروں	ہے حال پہ وایم میری لطف غفار
------------------------------	------------------------------

رباعی

کیوں غش نہ کرین دیکھ کر تیری تصویر	پہولی ہے زرا لی ہے یہہ پیاری تصویر
اے شاد قسم حق کی بیان کو نہیں	ایسی تو کبھی ہم نے نہ دیکھی تصویر

ایضاً

جہ دم کہ فنا آپ کی ہستی ہوگی	پیدا صورت سر حق پرستی ہوگی
جب ساتھی کو ترسے ملیگی کوثر	سینون کو دلا جوشش مستی ہوگی

عیدِ آخری چہار شنبہ

آخری چہار شنبہ آیا ہے یہ	جوش دل پر خوشی کا چہایا ہے
گل گلے پوریان اُڑاؤ آج	حق نے پہہ دن تمہیں دکھایا ہے

عیدِ دیوالی

اس سال دیوالی بڑے ہوم سے آئی	مہتاب کی یہی چوٹ گئی منہ پہ ہوائی
ہم آج کی شب ہو سکے چرخہ کے مقابل	دیکھیں سکے چہرہ کی شیا تو سحرائی

قطعہ دیہولی

دنیا میں عجب رنگ سر آئی ہولی	ہر ایک کو رنگین بنائی ہولی
------------------------------	----------------------------

اقسام کے رنگ دیکھنے کا پرین	کی اپنے ملک پر بھی رسائی ہوگی
-----------------------------	-------------------------------

رباعی

نولت ہی بہت دھیرین غٹ کم ہے	تکلیف بہت سی ہو فراغت کم ہے
سو بار کیا تجربہ میں نے اے شاد	دنیا میں بہت رنج و رت کم ہے

حضور پر نور بندگانِ عالی متعالی مدظلہ العالی
قطعہ دعا سہ در سال تحفہ طاؤس میں صنوعی ہر گل متویہ وغیرہ پے نذر

باغبان ازل سے گلشن میں	شاہ ہے بلبل چین کی دعا
باغ شاہ و کن بے فضل کریم	رہے سر سبز اور پہلا پھولا

بیست

ساتی ہے دور جام بے فصل بہار ہی	سب کچھ ہے آپسی کا فقط انتظار ہی
--------------------------------	---------------------------------

وام ملکہ
خدمتِ حضرت خداوندِ نعمت و قدرت اعلیٰ حضرت حضور پر نور بندگانِ عالی
قصید ورنیت تسمیہ خوانی شانہ راہ بلند اقبال ہمایون فال

سہار کی ہونہ کیونکر نیام بسم اللہ	حیرت شاہ میں ہوا تمام بسم اللہ
ہے شانہ راہ و کن کو رب ہن	کلام پاک خدا سے کلام بسم اللہ

عجب ہی حسن ہے نظامِ بسمِ اللہ
 ہر ایک زبان پہ ہے ورد و مدامِ اللہ
 شروع کار نہ کیوں ہو مقامِ بسمِ اللہ
 ہو دین یا ورودِ دنیا بکامِ بسمِ اللہ
 مے طہور سے مہلو ہے جامِ بسمِ اللہ
 سر کتاب نہ کیوں ہو قیامِ بسمِ اللہ
 دعا پہ کیجئے اب اتمامِ بسمِ اللہ
 بہ فضلِ رتبہ فخرِ تمامِ بسمِ اللہ
 طفیلِ مرتبہ فیضِ عامِ بسمِ اللہ

پے مبارکیِ حسنِ تسمیہ خوانی
 خوشی ز بائین چہائی ہو استعدادِ کی
 ہو اجواس کے آغازِ درسِ تہذیب
 بحسنِ نیت سلطانِ حامیِ سلام
 ہو کیوں نہ نشہٴ عشقِ محمدیِ جبین
 طہورِ جشنِ مبارک ہو امرِ دیال
 مبارکی سے کچھ ہو شروعِ قشادِ سخن
 بر آئینِ شاہِ کوہِ یاربِ تعالیٰ
 فزون ہو دولتِ اقبالِ عمرِ شہزاد

قصید

گلشنِ دہر کی ہر آنکھ میں نیلایِ ہندی
 مردمِ دید کے آنکھوں میں سمائی ہندی
 باؤن میں انہی بھی شاد ہو لگا کی ہندی
 باغِ دنیا میں ہے کس کس کی آئی ہندی
 دے رہی ہر اثرِ رنگِ نمایِ ہندی

شاہ کے سالگرہ لیکے جوائی ہندی
 محفلِ عیش میں ہر رنگِ جولائی ہندی
 قدمِ اوٹھائیں خامہ کا خوشی کی ہندی
 آمد آمد کی صفا غفلتِ شادی کی ہو ہندی
 سرخرو ہو کس کس کو جو بڑے بیچے ہندی

شادی سالگرہ شاہ و کن کی شکر	خوب نقاش ازل نے ہر سائے مہندی
دیکھ کر شاہ کی سرسبزی اقبال بلند	گیون نہ قدم نہ پیر کر و ماحد سہ سائی مہندی
سار و خوبانِ جهان اسپہ فدائین دے	کیون نہ ہر گئی کی کر و دیکھی ضحای مہندی
الفت سالگرہ رکھتی ہر دلیمن محکم	گیون نہ غنچوں کی کرے عقدہ کشائی مہندی
اہلِ محفل کی تیلی نے لیا چوم او کو	بزم میں شاہ کو جب پہنچا ای مہندی
اسکی شوخی کی کہانیاں کوی توصیف کر دے	گیون نہ عاشق کی کرے ہوشبر مائی مہندی
سرخ روی ہر اسی اُسے و ایم حاصل	قدم شہ سے نہ ہوتا گئی جدائی مہندی
عمر بھر کیون نہ رہوں شہ کی دعا گوئین	خضر کے عمر کی دتی ہے دہائی مہندی

شاہ و اباورین ماحد و سالی سال حضور
شاد نے دلہ و عاویکے سائی مہندی

قصیدہ در تہنیت سالگرہ مبارک صاحب زاوی صاحبہ
حضرت ظل سبحانی مظلہ العالی

بلبل کو گل و گلزار مبارک ہو دے	شاہ کو جشن کا و بار مبارک ہو دے
فضل نیر و شہ سالگرہ کی شادی	حقے ہر سال میں ہر بار مبارک ہو دے
ہمتو کافرین رہ عشق کو سن آزاہد	تجھ کو سبجہ میں زمار مبارک ہو دے

سرو قمر کی گلستان کو مبارک ہو بیک	ہم کہ حسن قد و دلدار مبارک ہو
تختِ غاوس کی تخت کو نیتِ حال	رونقِ تاج گہر بار مبارک ہو
ہر مجھ کو عطا خلعتِ جنتِ قریب	چشمِ دشمنِ مینِ حسدِ خار مبارک ہو
بادِ دہِ ساغر و سماقی ہر ہالون بکو	شیخِ کعبہ دوستار مبارک ہو
مسکنِ خلد مبارک ہو تجھ کو غلط	ہم کو دلنیز دریا مبارک ہو

خلعتِ سالگرہ لعل و جواہر کا صلہ
شاد کو شاہِ سہر بار مبارک ہو

قصیدہ و رتہ نیت و لاوت میر عثمان علیخان بہادر شاہزادہ و
حضرت ظلِ سبحانی مدظلہ العالی

ہوا شاہ کے گہر جو شہزادِ جید	پر پچہرہ گرو ہوئے و لے شیدا
عجب طرح کا دیکھو نورِ نظر ہے	کہ ماورِ پردہ کا وہ تختِ جگر ہے
بہی شور و غل ہے زمین آسمانین	نہیں کوئی ادس کا ہر مانی جہانین
کبھی شمسِ ادس کے مقابل ہوگا	گرے ہر مہ چاروہ رخسے چننا
خوشی سے چچی ہوم ملک و کنین	چکنے لگے غنہ لبیبین چمنین
بے شادیا نے خوشی کے ہر ایکجا	ٹھین نغمہ نے گھین راگ مالا

امیرون نے گذرانی تدرین خوشی	بھی عرض کی دست بستہ بہو نے
مبارک تجھے شاہ و نشان مبارک	ہوش ہزاوہ تجھ کو بحق تبارک
سکندر نژاد اور وارا دولت	فلک تبرت اور حاتم مروت
وہ شاد کی ہے بھی دل سے دیم	الھی ہے شاہ و شہزادہ قایم

لکھا شاد نے شاد ہوا اور خوشتر
 ہے سال تولد ز یہ ہے نیک اختر

تاریخ ولادت میر فاروق علیخان شاہزادہ والا تبار حضرت
 بندگانِ عالی مدظلہ العالی

فصلِ بزدوم شاہ دکن کو فرزند	نیر امج چشم مہر شیر و نشان
شاد تاریخ کھی یون بحسابِ فصلی	جانجان نور مکان شیخ حرمِ سلطان

ہوا الرحیم

تاریخ مراجعت سوار سے بندگانِ عالی مدظلہ العالی
 از شہرِ ملکنہ

ہوا شہ کے آئینے گلشن وطن	خزانِ مین بہار آئی سو سے چمن
وہ شاد کی ہے قیامت ملک	خدا یا رہے شاہ ملک و کن

قطعہ تاریخ منصوب شدن در درگاہ حضرت شیخ فرید شکر گنج
علیہ الرحمۃ المعروفہ دروازہ ہشتی

ز سعی حضرت ہاشم حسینی	جو مقبول در خیر الورا ہے
مزار حضرت خاموش پرچب	نصب دروازہ جنت ہوا ہے
وہ باب جنت فیض شکر گنج	فضیلت جسکی ثابت بر ملا ہے
کھی یون شاد تو تاریخ تعمیر	در درگاہ ہزار خندہ ہے

قطعہ و غائب

در شان اعلیٰ حضرت خداوند نعمت قدر قدرت فلک شوکت
جہان نیاہ ظل سبحانہ مظللہ العالی

ہے و عابلیں شیدا کی شاد	شاخ گل پریمی ہر صبح و شام
گلشن و ہرین شاماتیرا	گل اقبال شگفتہ ہر مدام

تاریخ شکار کردن شیر حضرت سبحانی بندگان عالی متعالی
مظللہ العالی و دام ملکہ و دولۃ

تو پران راہ واقع ہر جو کچھ فاصلہ	انا گہان شیر بیان کا ہوا سجا پہ گذر
ظلم کی اوس کے ملی شاہ و کن کو خیر	کہ رعایا کے مویشی کا ہوا حال ابتر

صید کا اوس کیا غم شہ والائے
 ہر طرح صید کا سامان میا کر کے
 فضل از دستان بیوچر بوقت مغرب
 جبکہ شاہین فلک شرق کی جانب چمکا
 جانور سار شکاری سبھو معروف ٹکا
 رعب شاہین کا جد ہر دبدبہ دلچر پایا
 باز خوش سیر کی چالاکی دوم بار
 ہوئی چیتو کی اندھیری اوہرا تلوں کو جدا
 پڑی او کی نظر قہر جو آہو کی طرف
 ایک حملین ہزاروں کو کئے اسے شکار
 حلقہ کھٹے ہی جو سب چھو ہوتا ہی کیا
 شہ کی مرضی کی لائق جو ہو سار شکار
 لہوئے ہو جھین شکاری شہ لاجو سار
 ہوئے ہمراہ سواری کے امیر اور وزیر
 حکما اور مالیق تھے ہمراہ رکاب

اور سواری کا دیا حکم بعد شکر و
 رونق افروز ہوا شاہ رعایا پر
 رات پہرے کے سبب ام کے تابہر
 صید انجم پہ مسلط ہوا شاہ خاور
 سب کہاں لگے صیاد و یکا اپر جوہر
 کبک و دراج کے دم چلکے ہو خاکستر
 پر کبوتر کے ہوئے خوف سب یوزر
 وہ لگا گھورنے اٹھکر جو اوہرا دار
 چوڑے پہلاہرن ہوش ہو سب کیسر
 ایک ہی پنجہ میں صد لاکھ چاک جگر
 گورخ کے گھر درگور سبھی ہوش بگر
 پہر طلب پہر سواری پہ اہل اکبر
 خوف سے کانپ کر گروں گروں گرفتار
 گیا کہون وہ ترک فوج وہ ثنا افسر
 جمع اسجا پہ تھے ہر نوکے ارباب

دام اقبال

خدمت حضرت خداوند نعمت قدردار اعظمت حضور پر نور بندگ اعلیٰ
قطرہ تہنیت تقریب چوتھی جشن سالگرہ مبارک شاہزاد اویس اقبال دام

تاریخ

عمر و اقبال شہر ملک دکن	روز افزون ہو رہے تھے دل کی دعا
شہادہ کر عزم سن فصلی جشن	رسم چوتھی ہو مبارک شہادت
آیا بخت اور ہی موسم بہار کا	ساقی و جام دیا دہ و جلسہ ہزار کا
ہے شاد کی دعا کہ رہی حق تو نابد	اقبال عمر و جاہ میرے شہر ہزار کا

ایضاً

جشن گرہ سال نیکو فال ہے	یہ شاہ دکن صاحب اقبال ہے
گنتی مین ہر ایک دن ہو گا شاد	اور سالگرہ کا صد و تسی سال ہے

تاریخ انتقال پر ملال عبدالبنی شاہ صاحب

عالم فانی سے شہ عبدالبنی	خار غم و کیر بہین جب چل بسے
لکھنویوں شاد نے سال وفات	ہائے وہ مجذوب کامل اٹھ گئے
چہان سے ادٹھے شاہ عبدالبنی	جو کیا زمانہ میں تھے بے عدیل

ہوئی شاد جب فکر سال وفات	کہا میرا دلخیز خدا کے غلیل
--------------------------	----------------------------

تاریخ وفات کیشو پر شاد و محفل حساب	فرزند راجہ گرد ماری پر شاد
بہادر المتخلص باقی	

میرا وہ دوست جبکہ غفلت حساب تیار	وا دینا کہ راہی ملک عدم ہوا
تاریخ ارکشی شاد نو لکھی یہ فی البیۃ	باقی کا نور چشم صد افسوس مر گیا

تاریخ وفات میر عبد اللہ حسین شاعر	
-----------------------------------	--

مر گئے جب میر عبد اللہ حسین	شاعری کا اب فرا جا تا رہا
از سر افسوس تاریخ وفات	مین نے لکھی شاعر خوش گوئی

تاریخ وفات فدا حسین لکھنوی	
----------------------------	--

شاعر تھا فدا حسین نامی	افسوس وہ مر گیا قضا سے
تاریخ وفات مین نے لکھی یہ	مشہور سخن میرا۔ وہا سے

تاریخ وفات امام الدین صاحب	
----------------------------	--

ہر کی جتنی قسم نام اور ہر کوئی آرزو دل	منہ سے کہتا ہر کوئی وا دینا وہ چہرہ تارا
کیا را شاد اب لطف مذاقی دل لگی	وہ امام الدین نصرت زندہ دل مر گیا

تمت الكتاب

قطعه تاریخ از تیاج افکار گهر بار آبروی منشور و منطوقم غره جبهه
منطوق و مفهوم راجه راجایان چهار راجه راجه کشن پر شاه بهادر
دام اقباله پیشکار سرکار عالم مصنف این کتاب

در این زمان که پراکنده بود دیوانم	ز طبع گشت چو شیر افروزش مجبور
دل بگفت سنش شاد از سر انصاف	از اتهام فیردی بشد مگو مطبوع

قطعه تاریخ از زیب سند سخنوری خانوادہ ہنسیر پر و لرنی الجباب
راجہ رام کشن بہادر حقیقی عجم حضرت مصنف دام اقبال

گشت چو منظر نظر بان شاد	حاصل او را شدہ - بنجر چشم
از خوشی دل پے تاریخ طبع	عیش بگفتم سخن نور چشم

قطعه تاریخ از نتیجہ طبع بابت فکر آسمان پیوند جناب جہ میر رنگ پر شاد
بہادر بیجت

زیب افراستی جان گردید چون ابن بلغم شاد	عجہ و کہا عالم از خوشی گل گل شکفت
از پے تاریخ او بیجت ز رونو آفرین	طبع دیوان کشن پر شاد با گردید گفت

قطعه تاریخ از سرمایہ اعتبار شعر از مان جناب کائناتہ پر شاد و محراب
حضرت تخلص

چاپش آیدون کلام شاد و الا بخت	شاد دل از دیدنش گردید هر فرد شبر
مصرع تاریخ او قدرت رنم نبود خوش	طبع شد دیوان پاک پیشکار نامور
قطعه تاریخ از کلیم طور سخندان جناب نهاد مستخلص	
گشت چون بطبع دل دین شاد	گوئی سبقت از سخندانان ربود
مسرت بهر سال الطبع	گفت نامش گلشن فیض بود
قطعه تاریخ از خضر و ملک شیرین زبانی جناب میر العاص صاحب نشاط	
ریخ دیوان شاد از ریو طبع	نشاط الحال چون گردید لوزی
ز فطر جلوه باغ و بهار بش	بگنم سال طبعش باغ صوری
قطعه تاریخ از ناظم بے مثال شاعر با کمال جناب محمد پرشاد مهتم مدرسه	
علاقه پیشکاری	
کلامی بشد چاپ از فضل حق	که بوده است مطلوب آگاه دل
سنت خامه عشرت خوش رستم	رستم کرد مرغوب آگاه دل
قطعه تاریخ از طبع فرد جناب لچهن پرشاد بهار	
گشت دیوان شاد چون بطبع	خاطر دوستان جو گل شکفت
یک تصنیف در اجماع طبع شد	مصرع سال او بهار بگفت

التقریظ نسخہ باغ شاد و چکید قلم بلاغت رقم شک فرو کسی
و طوسی روکش انوری و خاقانی مولوی حاجی محمد مظفر الدین صاحب
معتمد مظلہ صدر مدوگا رصدرٹپہ خانہ سرکار عالی

زبان حمد گویائی جب اسی خالق بے مہتا کی عطا ہے۔ تو ہمارا دعویٰ
ادس کی شنا گوی مین عین خطا ہے۔ اگر ادس کی جانب سے مضامین
دلچسپ القانہ ہوتے۔ تو ہم اس کو ہر تر کو سلک نظم مین کیونکر پر و فر
ہم کو اس موقع پر یہ شعر پڑھنا حسب حال اور اپنے نقص ہرگز نہ قابل
عین کمال ہر شعر

آلہی تیری ثنائیں تجھی کو ایق ہر	نہ قابل ایسکے کبھی دعویٰ خلائیق ہر
---------------------------------	------------------------------------

درو و نامہ در و در و و اس صاحب مقام محمود کو زیبا ہے۔
کہ شان ادس کی و ما ینطق عن اللہ اے ہے۔

درو و جس پہ خدا کے کی کم پڑتا ہو در و و خلق کی پر واپس اس کی کیا ہو
مگر ہمیں ہر پہ لازم پڑ پڑن در و و علم کہ وہ در و و مبارک ہمارا آدم کا کام
اللہم صل علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ خریداران گوہر سب
سخنوری۔ آشنایان بحر تفکرات شاعری۔ کو فروہ کہ اندون سرفیض

ابدی کشادہ۔ اور گنجینہ فیوضِ سرمدی آمادہ افادہ ہے۔ یہ خیال
 ہرگز نہ لائیں کہ شعر و سخن کا حصہ شاعرانِ سلف کے ہی نصیب تھا۔
 یہ گمان ہرگز نہ کریں کہ الفاٹے مضامین نواہینِ سخنورانِ کہن یہ
 فضلِ حبیب تھا بہتین بہتین وہ فیضانِ نمانہا ہی تاقیامت ساری۔
 اور ادبِ ہین ارواحِ مقدسہ کا فیض ابھی تک جاری ہے۔ دلیلِ معر
 شاعرِ بران است بزمِ دشمنانہ با مہر و نشانِ ست پاشو گویا
 ہر زمانے میں عطاے ربِ جلیل ہے۔ جس پر یہ دیوانِ شایا
 مسدوقِ دلیل ہے۔ و حقیقت یہ دیوانِ عشقیہ نہیں آنشکدہ غزل ہے
 اور فی زمانہ بے نظرو بے عدیل ہے۔ دیوانِ کیا دیوانِ خانہ ندرت
 نمونہ ہے۔ ہر ہر نکتہ اس کا قابلِ صفات ہر گونہ ہے۔ عروسانِ الفاظ
 محبت کی ادا دکھاتے ہیں۔ پروگیاں مضامینِ نیرنگی باے افلاک
 دل سے بہلاتے ہیں۔ ہر مصرعہ باغِ موزونیت کا سرو آزاد۔
 ہر فقرہ گلزارِ حسن کا شمشاد ہے۔ ہر شعر شعور و فاشعاری میں ممتاز
 ہر بیت میں خانہِ محبوبیت کے انداز۔ ہر غزل غیرتِ چشمِ غزالان
 چین و چکل ہر قصیدہ حسرتِ افزائے صلاحیتِ طولِ امل ہر دہان

حسد کا کافیہ اس کو دیکھ کر تنگ۔ ان مخدرات فصاحت گفتار کو
 مشابہت سبحان و ایل سے تنگ ہے۔ ہر مطلع حسن مطلع آفتاب
 ہر منتخب دیوان فصاحت کا انتخاب۔ ہر مقطع کا جلوہ سخن شناسوں کے
 دل میں جاگیر۔ ہر مستزاد زبان و راز ان مطاعن کے لئے نگلی شمشیر
 مضامین تیز سیف زبانی کا اثر دکھاتے ہیں۔ یہودہ گو اس کی نجات
 سے انحرین آپ کٹ کر دم چراتے ہیں۔ پچیدگی معنی زلف معشوق کو
 دائم نقشین میں قید کرتے ہیں سلاست مضامین طائر روح شاعران
 قدسی کو صید کرتے ہیں۔ رباعیات میں چار عناصر کے ڈھنگ بہر
 جس سے دو چار ہونے کی چارہ گری میں پر یون کے پرے ہیں۔
 عارض اشعار قاعدہ عروض کا سرنامہ۔ رنگینی گفتار عر و سان فصاحت
 لئے پر زیب جامہ ہے۔ ہر خمسہ غیرت پنجہ مر جان ہر سدس ششدر کا
 شش جہت کا سامان۔ خامہ مدح کے پر دو چار قدم بڑھتی ہے
 ایک قلم توٹ جاتے ہیں۔ ہوا اس خمسہ ظاہری و باطنی کے پنجہ حیرت
 پہنکر چپکے چوٹ جاتے ہیں۔ ہفت آسمان میں ان مسدسات کی
 پنج وقتہ دہوم ہے۔ ہر مثنوی کے شوق مشاہدہ میں حوران نور انشا

بہشت بہشت میں جرم ہے۔ ترجیع بند کی بندش سے قافیہ حاسدین نیک
 وسعت معنی کے حسن آواز و پیر و نینوں کا جنگ ہے۔ یہ دیوان نہیں
 آتش کا پرکالہ ہے۔ جسکی حسرت سے روسیہ داغ لالہ ہے۔ ہر مضمون
 گرم گلزار ابراہیم کا خلیل۔ ہر معنی بلیغ سرمایہ فصاحت کی دلیل ہے۔
 شاعران کہن کی شاعری تازہ کرنے کے لئے یہ کلام مانع ہے۔
 سخنوران سلف کی قد یاد دلائی کے لئے یہ کلامستہ جدید محب و رنج ہے۔
 اس کا سودا جس کے سر میں بیگ لیا۔ میر کی طرح وہ جادو بیانی کی
 حسرت میں مر گیا۔ یہ کلام ہر چند زندانہ نہیں پر سوز و درد سے عام علم
 شراب کرتا ہے۔ عاشقانہ لطف و کہا کر محبت کا دل کباب کرتا ہے
 اس کی فیاضی فیض شاعری کی رغبت دلاتی ہے۔ جسزب تیزی
 نعرہ حیدری بہر کر حاسد دن کو الحفیظ الامان کا درستی ہے
 یہ کلام پر از شاذ و بیوجہ سب را جایان راجہ راجہ کش پر شاد بہادری
 آبروئے ہر شاگرد و فخر ہر استاد ہے یہ ہمارا راج جناب اہم
 زہد ریا و پیشکار مر حوم کے غر زند و لبند ہیں اور ہمارا راجہ
 چند و عل متخلص شادان کے جگر گوشہ ارجمند ہیں۔ جو ہر قدر دانے

و قدرت شناسی خاص ان کے مانند ان امارت کا طریقہ ہے
گوہر سخاوت و شجاعت ان کے دو دمان وزارت کا ثبوت
ہے۔ معنی ان کی جتنی تعریف لکھو قلیل ہے۔ پہر کیا حاجت
تقریر طویل ہے۔ صرف چند بیانات پر ہی ختم بیان کیجئے۔ اس کے بعد
قطعہ مایہ نسیج دیوان لکھنؤ اشہب قلم کو روک دیجئے۔

منظم

دی مروت امیر نیک نہاد	راجہ راجگان کش پرشاد
آن کہ در شمع قطعش شادست	دل نیکوش از عزت آباوست
ور دکن بہست ابھرا بن ابھر	صاحب محل و صاحب تدبیر
افتخار سے از د امارت را	ز د فارسے بدل وزارت را
بازل و عادل و سخی و کریم	عاقل و شاعر و ذکی و فہیم
قطرہ پیش ہمتش و ریا	ہنج جوہ و فضل و علم و سخا
مہر برج سائے علم و ہنر	در محیط وجود تازہ گہر
معدن لطف مخزن الطاف	مصدر حلم و صاحب انصاف
خادم بادشاہ ملک و کن	بندہ غیر خواہ شاہ زمین

فردی شاه چون تبار قدیم خدا تش پیشکاری شاهست تدافزائے هر نجیب و شیرین وصف او در بیان نمی گنج نظاره رانیت غایت صفت مست عالی والا مقام سخن در جهان تا که هست شادی غم خاطر شاد شاد و ایم باد	خاص دل بند پیشکار قدیم زان فردن تر بکار آگاهست دراوما من غریب و ضعیف علمش اندر زبان نمی گنج مست عاجز لب از حدیث برو عاظم کن کلام سخن رنج و شادی است تا بدینهم سینه دشمنانش پر غم باد
---	---

قطعه تاریخ ناری

چون ز طبع کلام فرحت بخش اے معلی بمن سببش خاطر شاد شد نشاط انرا گفت دل گلشن ثارت ۱۳۰۹	
--	--

قطعه تاریخ بزبان اردو

خوشوقع خوشفماش خوش اسلوب خوش تاریخ طبع او سکو معنی نے بون کبی حبیدم کلام راجہ ملک کن جیپا دیوان شاد صاحب عالی سخن جیپا ۱۳۰۹	
---	--

ریختہ کھلک غنیرین سلک ثانی جریر و فرزدوق ثالث
 لبید و محقق نقاب و فینہ خاقانی و انوری صراف خزینہ
 یعرب مجتہدی حسان الہند ملک الشعر اساسان ششم
 ابوالقاسم مولانا فضل رب صاحب عجبتی شاعر خاص حضور
 نظام سدا اللہ ملکہ

بجان اللہ شاہد سخن جن کا نظارہ فریب جمال شفیگان حسن بینی کے
 لئے برق طور ہے۔ اور شمعشہ حسن ازل آ اور دشعلہ نور۔ جس کی
 ہر ادا میں خرام لیلیٰ ضمیر۔ جس کا خرام اوستا و فتنہ عجمیہ وہ
 محل شین رعنائی ہے کہ اگر لیلیٰ و بکتی تو مجنون ہو جاتی۔ اور
 شیرین مقنون۔ جس کا دلگداز ذوق غلو تیان معنی سے لئے نوتیع
 بتو مندی۔ اور روان افزا شوق انجمنان سخن کے لئے فشنور
 ارجمندی۔ حق تو یہ ہے کہ اگر سخن کا قدم نہ ہو تا ظہور حدوث
 و قدم نہ ہو تا۔ سخن کی کیا بات ہے۔ جسکی بات بات بناب سہت
 یہ وہ ساتی سیکدہ معانی ہے۔ کہ ملاقت و مذاقت جس کے دو پہیہ ہیں
 اور معانی و پسند جس کے نوائے۔ ایسا سخن جو مجاہد کیا ست و دیوانگی ہو۔

اور خرمندہ زندگی و دنیاگی کہیں آصف کاویا ہوتا ہو کہیں
 شیرعلت کا غیر رہتا ہو کہیں توکل کا پایا بلند ہو کہیں رضا و سکیم
 سخن از چمن ہو کہیں لالہ رکھنی شبیہات کی فکر ہو کہیں یاسین و نعل کا
 نوکر ہو کہیں چراغ بزم آسباب جلنا ہو کہیں دور بادۂ ناب چلتا ہو
 کہیں باتوس اشتیاق بچتا ہو کہیں رعنا لہ گر جتا ہو کہیں سوز
 و ساز مار و نیاز کی انجمن ہو کہیں زلف یاسی غالیہ ساعی کا سخن ہو
 کہیں دو و آہ پیلا ہو کہیں ذکر محبوب دلیلی ہو کہیں برق نالہ
 کز گنا ہو کہیں طار روح پھرکتا ہو وہ ہمارے مہاراج درۂ
 النج اکلیل ابلیت نیر سپر حلاوت مخمور یگانہ امیر فرزانہ
 عالم جناب راہہ کشن پر شاد بہادر دام اقبالہ کا دیوان ہے
 حق تو یوں ہے کہ جس قدر دیوان موجود ہیں اور آئندہ مدون
 مرتب ہوں گے ان سب دیوانوں کی یہ جان ہے وہ
 آفتاب سپہر کمال یہ وہی آفتاب کا فروغ بے مثال
 وہ جس چشمہ اوج ہے یہ وہی چشمہ کی موج وہ سہیل فخر
 علا یہ وہی سہیل کی فروغ پاش ضیا وہ بزم سماں کی صو

یہ شمع معانی کی نو وہ لچہ جود۔ یہ اسی وجود باجود کی نمود۔ وہ
 نور قیام امارت کا فوج۔ یہ محفلیمان درایت کی روح۔ وہ سلسلہ
 بلاغت۔ یہ تھکے فصاحت۔ بلاغت اوسکی پیشکار فصاحت اوسکی شہ
 بردار۔ وہ ماثلاً اللہ آفتاب ظہور۔ یہ چشم بدور۔ اسی آفتاب کا
 نور۔ حق تو یہ ہے کہ فکر مصنف رضوان ہے۔ اور یہ تصنیف
 لطیف ریاض ارم۔ سطور قصور ہیں۔ اور مضامین عور۔ بین السطوح
 نہر لبین۔ اور نقاط در عدن۔ یا یون کھئے کہ غن شیرین ہے۔
 اور مصنف فریاد۔ تیشہ اوسکا اندیشہ۔ اور مضامین جوئے شیرین
 کہ بکام دلہا شیرین باوید یہ کہنے کہ سخن بحقیقت ایک طلسم حیاں مذا
 اور مصنف کی فکر روشن لوح طلسم۔ اور تیغ قلم طلسم کشا ہے
 مرحلہ مائے طلسم شبیہات ہیں۔ اور عجائبات استعارات مضامین
 رنگارنگ اوس طلسم کی فوج۔ غزوت الفاظ وریا اور معانی خوش
 اوس دریا طلسم کی موج۔ خدا کرے کہ مصنف کی دولت و اقبال کو
 متقاعد دیکھوں اور اقبال دولت کو مصداق پاؤں۔ دیوان کا
 نظارہ باعث حیرت ہو۔ اور اقبال کی مصداقت موجب مسرت

پہر تازہ وہ بے اندازہ والسلام والا کرامت غشی مستہام

عربی

یا رب یک احوال و یک اجول و یک استغرو و یک استظہار عظم شانک
 و انفع بکامک و اعز قلوبک و اسکن کلانک با سنان
 احمدک و با سنان اشکر فیک یا رب و جہی عن کرائب الارض نواب
 اسماء فی کل کبر و کل مسا و صل علی سیدنا رسول الثقلین نبی
 و جیک یشفع الایم و صفیک و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و احبابہ اما بعد
 فیقول عبد الضعیف اضعف الخلیقہ بل لاشی فی الحقیقہ ابوالقاسم
 محمد انما الشہیر بہ فضل رب غشی المتخلص حنفی المذہب الی رایست
 دیوانا عجیباً و کما غریبا عروس مجتہد با انواع الخیال مرآة محبلاہ
 تنکس فیہ الاشباح من البلاغۃ و الفصاحتہ و الدرایۃ و اللطافتہ
 متانۃ معانیہ کما احرۃ الوثقۃ لطلحاتہ مبانیہ کثیرۃ الخلد و ملک الایسی
 حاوینہ علی کنایات مستطرفہ و استعارات مستطرفہ و محاسن لطیفہ
 و نوادر لطیفہ مشتمای علی فواید نفید و قمر اید سدید و فعیاحتہا غایتہ
 و بلاغتمانہ یتہ شاملۃ علی عبارات حسنہ عذوبہ غیر مرۃ تنفع المبتلی

بنفسه والافلاطون لاسيما السوداء والمهره

فحقى كل نطق منه روض من المنى وفى كل طر منه حقد من الدرر
 يروى بها كل غليل ويشقى بها كل عليل آيت او هو من تعذبت بحر الواسع
 وخبر الفاضلات عقل وافتراد بها بهر نفس ناطق الاله نص آيات
 الخشيه والجلالته كامل البشاره عالم الاشاره سده السنيه طيار الكلام
 والشعر اذ بنا به العبد كيف الادب والغربا فرسه باق العبابات
 حين جولانه جوده جيد فى طمس المسافته وميدانه ليث ايم الفصاحه
 اللسانيه غيث بسايقن البلاغه البليانيه حضرت به عرصه مراعى
 البيان حضرت به وجوه مدعى للعانى والبيان الذى هو مستان
 بين الايمان بنزله الفراسه والطلاقة والذات والرشاقت لعلو
 جانه وسمو ايمه ومنصبه اشهر به مجاراج راجه كش پرشاد به اور
 المتخلص به شاد حرسه الله الے يوم التنا وكجرت البنى والاحجاد
 وبذا اخر المرام والحمد لله على التمام واصلى على النبى افضل الانبياء
 الكرام وعلى آله وازواجه وذرياته الے يوم القيام -

فارسی

دادار - ورون را دل را ذوق و ذوق را آرزو آرزو را دوری
 داده - وراغ را زلف و دل را دلخ و او را دارائی و آه را اندر دوری داده -
 آفرخ که از دل در و دواغ در و دوه و آرم دل را از ورون زد و دوه
 و دوه آه را روی ارادت و رزقاری دل در و آرائی آورد - و او را
 ورون دواغ زده آند و ده دل را از و دل را از ورون را از
 ورون و دونه و او را از و ورون و او را داد - و ورون آداب
 از ادبی را آواره و ورون آدم آزاری در دل آواره و ورون دواغ
 زاده ره آورد داده - آدم آند و ره را از و ورون و ورون و ورون
 آورد - و ورون دواغ زده و ورون و ورون آند و ده - و ورون دل آرائی
 او را که و ورون که دواغ از دل زد و ورون و ورون و ورون و ورون
 را از آدم ارادت روان در و آورده و ورون - آرزوئی دل که
 دواغ و ورم را از زد - آدم زاده آند و ده را دل داد و ورون بران و ورون
 که و ورم از و آرد - و ورون و ورون و ورون و ورون که و ورم را
 ارزش و ورون را از و ورون داده - او از و را از و ورون و ورون
 از آواره و ورون را از و ورون و ورون را از و ورون و ورون

اوزان

راز دل دیر ز نور آید
 و باغ دل اندر دم درون دارد
 ز باغ را روزی آوردن باغ
 روح او را که از نش آورده
 دل آید و دج ساز آید
 از ذوق در رم که آید
 در و را باغ دل به ساز آورد
 آرزوی در رم روان دارد
 اندر آل ب داده ام دل ساید
 در و را از ده ز باغ درون
 آرزوی که در درون داری
 از و رن آرزوی دین آورد
 دل ز باغ دور و آری
 از باغ ده ز باغ در رم

در و را باغ روی زرد آید
 آغ از در و ز که دین دارد
 ذوق آورد و روزی دل باغ
 در و را دل ز و ز شش آورد
 ذوق آواره دم آید
 دل ز و ده ام اندر
 آرزوی ده و ساز آورد
 آرزو در دل روان دارد
 در و ز و آگاه زاده ام دل با
 از و رن دور در اادت دین
 دین که آن آرزوی دین داری
 روح او را که دین آورد
 آرزو آه روی زرد داری
 آرزوی در رم روان در رم

وام دو دراروش دل آزاری	از ازل روزی درون زاری
آه از درد و دوا از دوران	دارم آن دل که ز اواز دوران
دل که در در راه آه خود داری	آه از آن آرزو که دلخ آذی

آرام دل تبار که در و داغ را زوده دروش ادب دان را
 فوق آزادی از راه ادب دور آورده - روی دل در او را قی
 را ز ناده آذاده آوردن که دوزخ دوش را از ذوق درون
 داغ دارم به ادراک روش در و داغ آن از زخمی دوزخ
 دارد - ده ده ای وارث درج دوری و درم دژم ار که
 روح ادراک در خوره خوره آن اوزان را زور آورده
 دور در را دار و دل را از ادراک را دوا دوا آری از دوا دری و
 دارائی را زرب و دود و دام درم به آوازه آوران ادراک
 دروی آوان زنا و روی دوا دی که آوازه دل و آوازه
 روان داور را دی - رشتن در دین را در و س آب آورده
 دور راه روی دوا زان آویسی ز لایق روزی ده دوا در
 داوران را دوا دراک آورده و دور درون را در و دوا در

دراز ب و د و ذره ذره و را وراق آورده و دادش داده
 ادراک را در دل و راز را در خون آزرده آوردن که اوراکم
 راز را از خون دل در راه زندان دادن ای دار
 دوران آن داور آزاده روان را در دور داری دار ادا
 دوره ازاده و دلخ و دروازل زو و زو و زو و دار و
 آوازه دارا دراک دار و من و او اے داور را و دای
 دور - درش را درم دار دار اے دور یک

تاریخ

دیوان مہاراج کہ از مشک فصاحت فکرش بہ بین ماند کہ از جملہ ریختش این کوہ ترابندہ ز صہبہا معانی معنی است بالفاظ کہ قہرست بہ بین آن ماہ فروزندہ و این حور خرامان آرا بد و صد کبیرہ دل مشتیر مانند آن در عدن دارد و این گوہر کانی	در طبلہ نہان کردہ دو صد نافہ تانہ با فرہ خوشیدہ سیل است نمودار یگ ساغر گردندہ بود از می طار کلکش نہ بیان است کہ بہر آزار آن مہر و خشنودہ و این کبک برق این را بد و صد گوہر جانند خردار ان نخل عسل باشہ و این نخل شردار
--	--

آن نور شهبان بود این نار و ستاره	آن باد بهار آمد این بارگهر بار
آن صولت کردار و این طوت ترم	آن شوخ فسوگر بود لعبت سنجار
این نظم نیست که از تیغ فصاحت	تسخیر کند ملک هند گفت ر
وان ملک نخر شد چون حافظ میرزا	بخشد بلب قند فشان بت عیار
عاشی بین کرد خیال بن تیاریج	تا تف رنک گفت که چشمه گفنا

وله

در رگیزدوری در می دُری	هر خار و خسی که بود فستم
تایخ نوائے این نوا ئین	سر چشمه فن شعر گفتم

چکیده قلم لایخت رقم نا شیر شیل و شاعر بی بدل مشک بخشی
طوسی مولوی محمد عبدالجبار خان آصفی نظامی سر رشته دار
محکمہ امتداد علی حضرت بندگان عالی خلد اللہ ملکہ و سلطنت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لعل الحمد کہ گلچین اندیشه از سرور بوائے سپر چمن گریبان آسود و
بهار تازه رنگین خیالی به رخ نگاه شوق در گلزار جاوید رنگینی کشود
اللہ اللہ این گلزار است یا بیکده سرچوش امانت کہ صبح گلشن رنگ

موج صبا بدماغ رسانی نامل طوفان ز گنبد، سحرم شقایقش مانند مهر
 پیاله های باد و ارغوانی بشکست لشکر خار جلوزیر - هانا امروز
 روز حمله آزمای مبداء آسمان معانیت - و انداز طرف دریاکشای
 کیفیت روحانی که حرفیانی که از خمیازه پیرانی خار عمری بوسه لب
 ساغر شکستند و از اودام دروسا نگین زمانه در خیال عشرت برج
 طبیعت بستند بصلوات شادانوش این باد و مر و افکن رنگ رخ بافتند
 و از اندیشه سیل خرامی نشه اش لبان سواران آب از بیگری
 سپر انداختند و انستند که ساقی دریا و شگاه را با خوش مشربان خوشتر
 التفاتیست که اگر هنگامه صد محشر غبار تفرقه انگیز و بردست فیض
 چشم دوخته اند - و اگر شور هر اقیامت نمک فتنه یزدان آتش
 هر گرمی خیالش بکباب رسانی ذوق رخ بر افروخته اند - یعنی
 هر خوش نشه شوکت دماغ کیفیت رسیده دولت طغیان مشور -
 ظهور ظهور اوجی خیال مهر کمال شوکت شان حشمت نشان
 و سیر شوق شیدا ذوق نظیری نظیر عطار و دبیر طبعی سخن نصیرین
 مریخ تشین چار باش عظمت طراز و باد و امات گوهر اکلیل

دانش نص خاتم نبیش آفتاب اوج اقبال - سپهر رفت کمال
 اختر برج تفاخر عاینجاب مہاراج کشن پرشاد بہادر کہ درین
 خوار انگیز چہل شہ اقبال و کمال ہندو بہ لاداشتہ و حیران
 بزم سخن را بہ جامہ پیامنی افادت و افادت خشک لب بہ نگزشتہ
 نمائش برہان تجلی نفس انسانی و علم فضائش دلیل شرف اہل
 بنوائے مدی خوانیش سرستی عراقیان قیامت آثار و بھدا
 نور و عجبش از دست افشانی ترکان فتنہ محشر آشکار از ملاحظت
 گفتارش ہندیان کان ملاحظت بزم جگر انپاشتند و از
 سرگرمی بیانش عجیبان شعلہ آشکدہ در تینہ سوختہ کاشتند
 ہر حرفش اخگر است سوز انگیز و ہر کلامش شعلہ ایست تجلی خیز
 آتش طبع آتش چندان سرگرمی نداشت کہ بہ مجرور و زکا پسین
 اثر عود ہندیش دیدی و شعلہ فکر شعرا دم سردے زمانہ آن قدر
 نگذاشت کہ از دہخیز نبیش و شگاہ سنبل و ریحان چیدے
 از خلق آبدارے گوہر الفاظش دل بحر اسیر گرداب پریشانی و از
 رشک رسائی زلف مضامینش طبع سودا ایتیس جنون جولانی

و سحرید بهستی زمانه قلم قضاوت قضا بر صفحہ نام ناخ از میشت رفتی
 انشا و یوانش صنگدہ است کہ در سر خلیج بحر سودای جسم
 فروشی نمی چید و در دل مومن غیر مواسے عشق تبار خیال شمع
 نمی کجید یا عود سہد است کہ آینه شمع آتش بین گلہائے پارسی
 و شگاہ و وبال انگبت خوشی ہر گوشہ چہرہ با رنگین غمہ لبیل است
 با جوش بہار افسون ہمرنگی خود میدہ با پر یزد ریت آہ بیشینہ لفظ
 نازک افسون خوانی ماروت فن زمانہ محلدہ آراستہ یا خیال غزل
 کہ بہوائے حلقہ کند صیاد و حشیان مضامین جولان شوخی بر خاستہ
 یا آتشکدہ سر گرمی خیال سہد شہریت کہ در جنت آتشکدہ غیم
 و شگاہ خوش چیدہ است و سر گرمی خیال دیگر گرم نقصان را با تشر
 پرستی مضمون گرم خود کشیدہ باند مشکوٹ است کہ بروایح عرب
 عجم و سہد مترنج گردیدہ بہر دماغ پردہ ناری نازک خیالان بوئے
 کیفیت تازہ میدہ ہما شادہ است شگل کہ بچشم نیم باز دوایر
 ساغر کیفیت جنون دوری پیودہ و از آب روئے کشیدہ حروف
 چہرہ شوخی برق عرض نمودہ نقطہ ہائے افشانش شکست روتق پر

بجوم آورده و حروف چشمه دارش بآب رسائی گشتی بلال طافانی
 برپا کرده - به مقامی که صدای در و بلند است شور قیامت
 پنبه سوز اسرافیل است و بجائے که پیام وصل عرش کند است
 بیک فتح نویدش جبرئیل - سرخی غنوان گواه خوزیری تیغ بگاہ
 مجربان - و شکن نامه شادان شکست عهد خوبان - متانت
 عبارات آثما ثابت قدمی عشاق - و سیرشم اختلاف طے الفاظ
 و معانی نشان خونگر می ارباب وفاق - شوخی کلمات نشتر غمزہ خبا
 نک - و صفائی مضامین سادگی حسن پری چهرگان بیباک

حریفانیکه ازستی بچو شدند می منزه غریب مسالی ازین می طرفه نیزنگ آشکار است می کہند دے تازه ریدہ است ازین می گرگند یک جوعہ مخمور ورین می زاتہن از ذوق مستی چہ ہستی ہستی جاویدمانی	مے راجہ کش پر شاد نوشند فروغ دید جام مسالی کہ از رنگش نفس موج بہار است بجام جم فلک ز گمش ندید است انا الحق از لبش جوشد چو منصور بود کیفیت آغا ہستی نشانند کمال عند و شانی
--	---

همی نیم جهان ساقی پست است
 بهمان از سخن شد شاد ساقی
 بیا اعراس پرست بزم گفتار
 تعالی اندانین دیوان گلیکن
 ز ترکیبش غماص مختلط شد
 ز تسبیحش چو بلبل لب به بند
 کله در جنب لفظش پار هنگ
 چنان باشد فرغش در مبط
 فصاحت موج بحر گفتگویش
 ز تبلیغش خروآئینه پرواز
 از طبعش موج بحب شنوی زد
 قصاید نیست معراج کمال است
 غزل خیل غزالان را کند است
 چو از مرگان ترکان جست آماج
 پے سبیل خرام نازستان

بندوش هر کسے ساغودست است
 معانیش بود صبهائے باقی
 ستان جام از صراحی مهر بردار
 به نظمش دیده شد و امان گلچین
 ز ترنمیش طبع مزین
 بروئے باغ امکان گل نمزد
 ز رنگینی معنی لعل سیرنگ
 نماید پیش لفظ او کو اکب
 بلاغت جوش اعراق غلویش
 بیان در سر بر خوبانید آواز
 که مضمون جوش طوفان نوی
 رسول این شرف اوج خیال است
 رم شوقی معنی پای پند است
 دل خارا نمانده رخنه محتج
 بنیدید هر جز دل وحشت پرستان

بهر جا قاست خوبان کشیده است	قیامت هم بد نباش صید است
چو از نوش لب جانان سخن را	سیحار نفس در سینه بشاند
چو شمع افروخت از دست دعا	زده آتش بجان پار سائی
چو ترک چشم خوبان تیغ گیرد	اجل مست آید و از ذوق یسرد
اگر چهر است ز بهر مرگ جو شده	زبان از حرف تلخی میفرود شد
اگر وصل است از بهستی بر دست	نقش سر حبه آب حیات است
عجب کیفیت ناز و نیاز است	نفس گوشتش محو گردد از دست
چو این مشو از طغرای تمام	مطر ز شد بحسن جلوه تام
نشاط از فکر سالش سینه پر دشت	ز اشرفیات بشاد آئینه پر دشت

ریخت خامه زمین زمان و ابویوسف و ویران منبع معقول
و سنقول مطلع فروغ اصول فقیه عظیم العبدل اویس جبریل
از بس نبیل خباب مولوی محمد حبیب صاحب فرنگی محلی وکیل
درجه اول و مصنف قانون شهادت و قانون حلف
و دیگر کتب عربیه سلمه ربه .

الحمد للذی وجب وجوده فی الایمان و اتنع تصویره کل حین

في الآن تصديقه مستلزم لفلاح الدارين محققا في بقضايا الثقلين قيا
 نتج من مقدمات عرفانه وليس من اصغروا أكبر الا انه تحت حكمه
 واحسانه والصلوة والسلام على رسولنا الذي القطع به تسلسل
 النبوة ودارت به دورة دايرة الهداية الى يوم المشرق فيفانه
 سلم العروج الى مدارج الكمال وتقرب حضرة رحمن الغفور ملك
 مملكة اسلا نانا ملك رقاب احكامناكم من اخلاق رويته وشيم
 زديته به صارت قابلية للتهذيب وكلم من رصاص وجديده عادت
 صالحه للتهذيب من اطاعة فكان صدره في صدر جنة الفردوس
 واهتدت به قبائل غير متناهية كالخزرج والادوس وعلى آله واصحابه
 الذين بهم استنارت بهم دور عرفان البدا الفياض وكان لهم اتباع
 او امير بينهم وبيننا دلوا به في الغرض فاللهم صل وسلم على
 سيدنا وبنينا الهاشمي القرشي ابد الآباده وعلى اتباعه وانصاره
 واعلمه الاحباب الى يوم التكاثر وبعد فهذا عجب الديوان
 واغرب البيان فصيح سليم لم ينجس خالي عن الزلات والسقطات
 عاري عن التعيد والمغالطات سمعت عن محاسن هذا المنظوم وطعها

وشناسد ما من افواه لا ذکیم و مدحها و هو من نتایج الافکار امیر
 الاکظم و رئیس الاکرم مخلص به تشیر لالدوله و الاقبال مبین
 الامثال بالسطوت و اجلال کشف و قایق البدایع و عریف
 حقایقها صراف خزینه الصنائع و مفرج مضایقها الوارسیما
 و لبسته علی زرانتہ رائه و آثار محته فکره لایحتمل من و فور
 ذکانتہ مخلق مخلق الله عز و جل بانواع بر و حسان جامع بین
 الصفات الجمال و الجلال و الشجاعت و الفیضان زینة الجباس
 و المحاف زبدة الاقران و الامثال جناب راجه کشن پرشاد و بهادر
 پیشکار ادام الله قبالة و بلغ الله الی ایتمائہ و اجلاله بالفره و اعظمه
 نافذ القضاة و القدر و خالق الیل و النحر و الحرمه افضل الانبیاء
 سید البشر و آلہ و اصحابہ کالنجوم و الدرر و ادمت الصفا و الکدر۔

ریخته خامه اعجاز منگامه شاعر طہوری طہور تطیری تطیری
 جناب منشی محمد عبدالقدوس صاحب التخلص بہ قدسی
 شاگرد و برادر کبیرین ملک الشعراء ساسان ششم الباقاسم
 مولانا فضل بن جبار عرشی مدظلہ

بنام خداوند آمرشکر

سپاس یگانہ مانا نازوان را کہ لپست و بلند آفرید و مادان و خود
 مہر و شان را علل شکر خند داد و نو نہالان را شاخ برومند نہ
 آغازش را آغاز - نہ انجامش را انجام - بے ہمہ دباہمہ و ہمہ
 رخشد و باہمہ ماند و بے ہمہ باشد و روزی و روزی داد و روز
 و ناز را چہرہ فروزی - خدا یا ندانم چنی و بکہ شائی - کہ و کجائی - کرد
 کرد و تست نہ فرشتگان شناختند نہ پرستگان - از سر فرازان
 سر فرازی - و از ہمہ فرازی سیکنی ہر چہ سخا ہی - یکہ را کجول
 گدائی بخشی - و یکہ را اکلیل شاهی چہ گویم و کجا جویم حیرانم
 سیدانی ہر چہ نمیدانم - اگر گوشک پہراست و گرفتیل
 ہموہر برافراختہ و برافروختہ تست اگر پرستش کردہ
 برابری است و اگر آوز کردہ ز روضتی ساختہ و سوختہ تو ہمین برادر
 آموزگارم مولانا عشی مظلہ العالی چنانکہ در شمنوی لیلہ ام
 مجنون مے فرمایند -

فتیل فرور یک صحرا

اے ہر تو بر بساط عجب ا

از حکم تو گل چراغ برکت
 نه نیمه آسمان کشیدی
 گسترده تست خوان دوران
 اے بسمله بدایت کار
 تا بود و نمود بود از تست
 در راه تو نطق پاشکسته
 هر ذره بهر تست بیضا
 از مهر تو سنگ کان زرشده
 مهر کرمست چونور پاشده
 گل گوهر شب چراغ گردو
 از بیل بدجله پاکه جوش است
 از سوز تو سنگ را به گوهر
 داراے درونی و برونی
 کنهت بقا نوشت نه توان
 دریا به سبب چگونه گنبد

هم لاله زمل ایام برکت
 بے چوبه در لبان کشیدی
 هم سرکش و هم سلیمان
 اے تحکمه نهایت کار
 بیدائی هر وجود از تست
 هر گام مسلم عصا شکسته
 هر قطره به فیض تست دریا
 قطره بنوال تو گهر شده
 صد برق بفرق طور پاشده
 آتش به خلیل باغ گردو
 شور تو مسلم خروش است
 صد فعل آتش است مضمهر
 دانا برونی و درونی
 این ره بقدم نوشت نه توان
 صحرا بکد و چگونگی گنبد

رایت شرف آدم زادگان فرار لنگر عیش افراخته و بناطقت
 از انبانان بے نیازم ساختہ تا گہر ہائے سپاست تبار سخن
 سفتہ آید و ماگفتہ تاگفتہ۔ درون بہ فروغ پاتسی مہر سخن خاورستان
 و اندیشہ بفرادانی نشاء معنی خستمان۔ ہر جا کہ گل ہے بالہ
 بلبل مے نالہ۔ سر و سر میکش۔ قمری ز مرز مہائے نمیکش۔
 من کہ بناطقتہ نادورہ راے آب خضر در دہن دارم و چشمہ
 بساغر سخن۔ چون سخن بخیدہ در روان پالائے از نہان خانہ
 ضعیفتری بخرام طاؤس و رفتار کبک دری بخشیم آید ستم است
 اگر زبان سخن سرائی بجلقہ خامشی نشیند و زبان ستایش نکشاید۔
 دیوان امیر نامور مہاراج روشن گہر کہ نجت و اختر پیشکارش
 و اقبال و دولت غاشیہ بروارش باد بہ کالبد چاپ در آید
 و قدسی سخن سر کہ مشک پذیر قلش ختن ختن طبلہ ہائے شک
 مے پاشد خاموش باشد سلم غنیرین رقم راہدہ کہ جان نخبہ تپہ حم
 در کالبد گفتار سپید مد و پاکیزہ بار بدش در راز شگافی و نہان
 دریا پی بر فراز حصار زمر دین نہ طارم مے رسد۔ بر سائے

در بابش و فردریش اندیشه سر آمد روزگار۔ و از حلقه گفتار گشت
 ستوده مستود و یادگار راست و از اجهت ناز گیتی آشوب بپاس داشته
 بکام و دگیش رساند بے آمیزش پندار بر دانشش پند و مان
 روزگار تازہ ویش را در ماکش و پیشین فرزانگان پاشانی
 روزگار اگرش بنگرد۔ ہما نابراین فرزانہ پیکر بند آفرینہا گسترانہ
 نے۔ نے پندار را چہرہ دوستی بکار رسید۔ گزشت از پیشینان۔
 فرازینان ہم اگر چنین نجستہ گفتارش بشنوند بفر از پایہ بودن
 در بابش فرد و بان از دور و فی انکیز بگردند کلکش برینختہ۔ بدیع
 ارتزنگ مافی نیزنگ برینختہ۔ کہ بعدا گانگی روش و تازگی بر اسرودہ
 شگرفی معنی گستری و پاکیزگی نہاد این نگار بستہ بہ پیشین
 بر سر و دمانستی ندارد و خامہ شگفتی نگارش و پر بکریستان سخن برد
 فیرب تندیسی برینختہ گفتار نگار بستہ کہ دیدن بر نگارش بر چہرہ
 شاد۔ خواست دانش خوانستان اول بنا شکیبی سید ہد قدسی
 سینہ نو کہ گفتارش بیابان رسیدہ سیراخی بے خواستہ لبش
 مے چکد و الایزدان این نگارین نور و راورد از روزگار کہ بکران

نرسد ہمایونی بار و آن فرزانه یگان امیر روشن روان را
بدستداد اقبال ازل آور و کام بخش کامروائی روزگار وار و تاج

چون بہ فرمان راجہ باذل معنی تائبانک در الفناط یا بالغاط معنی روشن دید چون روے شاید معنی کاروان فصاحتش دارد چون راہ سہیل تصنیفش برہاد و ز جوش سور و سرور ملک قدسی نشست تا بخشش	طبع گردید نظم پاک جناب نیر بہت در حجاب سحاب شاید بہت بر کشیدہ نقاب گفت دل ان ہذہ لعجاب صد شتر طلبہ تا عنبر ناب ز آسمان خیال چون تہاب تاج خود آفتاب عالم تاب سخن نشاد گوہر ناباب
--	--

۱۳۰۱
۱۳۰۰

ریختہ خامہ عنبرین شامہ مخمور یگانہ و یگانہ زمانہ جناب
مولوی میر حشمت علی صاحب حیدر آبادی میر منشی محکمہ
ناظم صاحب پٹہ خانجات ممالک محروسہ سرکاری عالی
شاگرد جناب حیدر حسین خان صاحب مرحوم جناب علی صاحب اہم

تحریف لکھنؤ میں کیا خدا کی اور نعت رسول کبریٰ کی

ہزار ہا شک ہے اوس خلاق عالم کا جس نے کن سے کائنات کا
جلوہ دکھایا۔ اور کتنا بڑا احسان ہے اوس بادشاہ مہم کا جس نے
ہم کو امتی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
بیاپا ہو ہمارے دلوں کو روشنی چراغ ہدایت اور پیر دی صاحبہ
کرام و ائمہ اطہار سے منور کیا۔ ہمارے جسم کو بادشاہ اولی الامر
اہل اسلام کی اتباع کا فرمان دیا۔ وہ بادشاہ فریدون فرخورد پرورد
وارا شوکت چہر شیعہ شمس جو خاندان آصفی کا چراغ روشن ہے
اوس کا خطاب و نام مبارک نظام الملک آصفیہ نواب
محبوب علیخان بہادر والی دکن ہے۔ خدا اللہ ملکہ و سلطنتہ

سیر محبوب علیخان گوہر کان دکن
ہے عروج آسمان جاہ دیوان دکن
شیر سے چشم رہتی ہیں نواں دکن
کاخ کسرا سے ہے بر طاق الودان دکن
کان زر رکھتا ہے پہلو میں بیابان دکن

خفط میں تیری پہو یارب پہلادکن
منیع جو دوشخا ہے بادشاہ نامدار
کیا لکھنؤ اوصاف انصاف عاتق
چشم معمار فلک کو کیوں نہ جرفی را
ہر شجر پہو لا پہلا ہے اشرفی کی پہو

کم ہین بین حور و علما کجینان دکن	کیا تعجب مجھ و سہو کا خلد کا زاہد کنہو
رونق و سرسبزی گلہا خندان دکن	ہو عاشقت کی یارب شکر تازہ رسا

اللہ اللہ کیا شہر اور کیا شہر یار ہے۔ کہ جس کے دربار میں ہمیشہ
 علم و فضل کا گلشن پر بہا رہے۔ ہر گہری علماء و روزگار او شعرا
 نامدار حاضر رہتے ہیں۔ ادا دے ادا دے نے شخص یہاں کے اپنے کو
 فصحاء یلین کھتے ہیں۔ گرم بازاری شعر و سخن بدرجہ نایت مشہور ہے
 جس کی شہرت نزدیک و دور ہے۔ اگرچہ کہ طبقہ اولے میں
 حضرت نواب معفرت آباد آصف جاہ بہادر المتخلص شاکر۔
 و راجہ راجایان مہاراج چند و لعل شادان و شیخ حفیظ صاحب حفیظ
 و اخوانہ نصیر صاحب دہلوی کا دکن کے شاعر و نین شہرہ عام تھا۔
 اور طبقت ثانی میں جناب حیدر حسین صاحب حیدر اور جناب
 شمس الدین صاحب فیض گنج و غیرہ کا نام تھا۔ مگر الحمد للہ
 فی الحال طبقہ ثالثہ میں بھی قدر وانی سے ہمارے نکل اللہ کے
 عروس سخن جلوہ دکھلا رہی ہے اور ہر طرف سے صدائے
 شعر و سخن کان میں آرہی ہے حیدر آباد و غیرت ہندوستان

بن گیا ہے یہاں کی فصاحت زبانی پر وہی کا گمان ہو گیا ہے
 میرے سخن کی اگر صداقت منظور ہے۔ اس گلہ نہ باغ شاد کی
 سیر کیجئے۔ اور چشم انصاف سے ہر شعر کو ملاحظہ فرما کر داد
 سخن دیجئے کہ ہمارے ہمارا ج تو اس بلخ جوانی و گل مراوند گانی
 معدن وجود و سخا محضین علم و حیا خلاصہ خاندان ذی کمال چراغ
 دودمان راجہ راجایان ہمارا ج چند و نسل پیشکار خسرو ملک
 حیدر آباد امیر ابن امیر راجہ جشن پر شاد بہا و رشاد نے کس
 روش سر گل مضمون کو بلخ سخن میں جلوہ گر فرمایا۔ کہ جسکی
 سرسبزی و تازگی سے ناظرین نے غم لطف اٹھایا۔ اگر اوس کی
 شادابی پر بہار کو صبا و ناسخ ملاحظہ کرتے دہن قطارہ گو گوہر
 لطافت سے بہرتے۔ اور خواجہ حیدر علی آتش اس گزار
 خلیس کے وصف میں گرم زبان رہتے۔ سوز و میر اس کے
 سودا ئی بن کر سوز و دل کا صدمہ دل پر بہتے۔ اس کلام کی
 تعریف میں زبان لال ہے اور اس کی وصف میں نقص اپنا
 ظاہر کرنا عین کمال ہے لہذا اوس کے وصف میں توصیف سے

گذر تا ہون اور ایک قطعہ تاریخ لکھ کر ختم کلام کرتا ہوں۔

ہو اجب طبع یہ کلمہ شاد	بجز عسہ باشند بلاغت
کمی حشمت زیور تاریخ اوکی	چہا دیوان شاد اہل فہرت

قطعہ تاریخ از کشن لعل جویںبہ داماد جناب اجہ گرداری پر شاد و بہادر
باقی تخلص

دیوان شاد طبع بشد خوش ویرین خان	باقی ہمیشہ باد در آفاق نام شاد
از صدق دل بخت کشن لعل سال او	ملہم رغبت پذیر کلام شاد

قطعہ تاریخ از جناب محمد عبد الوارث خان صاحب جاگیر دار
وارث۔ صدر ناظم دفتر منہائی چہرہ جا بائیکاہ نواب
شمس الامیر اکبر خورشید جاہ بہا مذ طلہ العا

چہپ گیا دیوان کشن پر شاد کا	اب مہیا ہو گیا سامان شاد
رنج کو وارث جگہ ملتی نہیں	بہر گیا ہے عیش سے سامان شاد
جس کی تہ تاریخ میں بھی جو عیش	شاد ہون میں دیکھ کے پلو شاد
۳۹۵	$\begin{array}{r} ۱۱۱ \\ ۹۹۹ \\ \hline ۱۳۰۹ \end{array}$

ایضاً

بدل آمد نشاط رفت مال		طبع دیوان شاد شد وارث
نور چشم سخن نوشتیم سال ۱۳۱۳		من چو دیدم کلام آن روشن
قطعه تاریخ از محمد سراج الدین صاحب شکور فرزند خرد محمد شکور صاحب مرحوم شاگرد جناب حشمت جاسید آبادی		
این کلام خوشتر از فرمان شاد شدر شد طبع دل دیوان شاد ۱۳۱۳		اندرین آفتاب شد طبع طبع گفت سال انطباع او شکور
قطعه تاریخ از تنبیه کمر شاعر بے بدل جناب محمد امیر حمزه صاحب امیر مددگار میرنشی محکمہ نظم جاسید خانجانی		
ہنن ممکن کہ ایسا دیوان ہو بار در شاد کا گلستان ہو ۱۳۰۴ ۱۳۰۴		کیجے سیر باغ شاد کی خوب بنگیا صورت بہار سے سال ۲
قطعه تاریخ از مولوی محمد عبداللہ صاحب داروغہ اینہ خانہ پیشکار سرکار عالی		
از سیر باغ حشمتش مانند گل شکستم دیوان شاد گشتہ مہربان طبع گفت ۱۳۱۳		چون این عروس زیبا پوشیدہ ریوچم تاریخ انطباعش او عبدازمیر

قطعه تایخ از جناب محسن علم صاحب منشی حکیم صدر تعلقه دارکی

علاقه پیشکاری

شد طبع چو دیوان چهار راجه بهادر	گویم اگرش انوری دهر نیرید
از بهر سنش خامه من احسن اعلا	اشعار شکر ریز بنید طبع رستم زد

قطعه تایخ از جناب منشی اسحاق بیگ صاحب مدد کار جناب
حکیم الحکما مولانا شمس الدین خان بهادر

بفضل خداوند ایزد تعالی	چو شد طبع دیوان آقا نعمت
ز فرط خوشی ساقیا عرض کردم	سن الطباعش گلستان حشمت

قطعه تایخ از جناب محمد حسین صاحب شاد و رقم خوشنویس
علاقه پیشکار سرکار عالی

از عنایات کریم کار ساز به نیاز	بنی طبع شد چون کلام راجه عالیجناب
ای حسین از بهر سال و سر و شرف گفت	خوش بگو گر دیده ایدل چالائی

قطعه تایخ از جناب ام ادمار صاحب آزاد علاق و دار پیشکاری

چاپ چون گردید زیبا باغ شاد	چشم را از دیدنش شاد فرماز
عرض کرد آزاد و خوشدل سالاد	طبع شد دیوان شاد و سر فراز

قطعه تاریخ از بیل شهنشاه سنجانی مولوی محمد عبدالمنان صاحب
صیغه دار عدالت محکمه ناظمه صاحبان

راجہ عالی گہرا جہ کشن پر شاد شاد	داد حکم طبع این دیوان حضرت اقباس
ای محمد مصرعہ تاریخ طبعش عرض کن	شاد ایجان شد کلام شاد مطبوع اناس

قطعه تاریخ از یک تار عرصہ سنخوری مولوی محمد عبدالمنان صاحب
عرفت حاج الدین صاحب قاضی زاده تعلیقہ تاتاری ضلع اربنہ

طبع شد دیوان شاد از فضل و ادوار کریم	زین نوید حضرت افزا گشت خوش اہل
گفت فاروقی بسال البلاء عشق البیدہ	نسخہ زیبا شد مطبوعہ اہل زمین

قطعه تاریخ از طوطی مسکرتان معنی پروری جناب میرزا بعلی صاحب
زور صیغہ دار مجاریہ خزانہ عامہ سرکار

اطہر نامی بین ایک شاعر میراج باب	ہے محبت پر مجھ اور کج جو کامل اعتقاد
یک بیک اگر انہوں نے یوں کہا اہرار	چاہتا ہوں شاعری کی میں مقرر تجھ کو
ذی کمال و پیشکام رحید را یاد کن	تاج فرق شاعری و زیب تخت کی قباد
آج وہ چپو تو بین دیوان اینا یاد گار	تو بھی لکھتے تقریظ اچھی مار ہر دنیا میں
بہتر کچھ کہی نہیں تقریظ تھی مہلت جو کلم	ہے فقط موزون طبیعت میں نہیں ہون

طبع کی زیور سوجب آراستہ پیرا ہے	ہو گیا روشن کلام راجہ عالی نژاد
زور نے لکھی ایک تارخ مطبوعہ چنان	چپ گیا اب واہ دیوان کشن پر شاد
نخوش فکری جناب سینل پر شاد صاحب خرم ملید جناب فیض صاحب موم	
عجب میر سخن راجہ کشن پر شاد ہیں کیا	بفضل قادر وار بن خوش گفتار وہ وہ وہ
کچی خرم نے یہ تیاری دیوان کی تاریخ	ہو ادیوان مادر شاد و کتیار وہ وہ وہ
و لہ	
جب چپا دیوان راجہ کشن پر شاد و کا	ہو گئے انجم تار اور چپ کیا آسمان
خوب خرم نے کچی خوش ہو کر تاریخ طبع	کیا چپا دیوان شاد میر شعرا چنان
از طبغرا و جناب محمد حاج الدین صاحب منبصار	
شد چو مطبوع زمان از فضل حق	خوش کلام شاد والا مرتبت
از پے تاریخ ادب و خوشی	تاج گفتم بونہاں معرفت
از طبغرا و جناب سید اعظم اللہ حسینی صاحب اطہر مدوکار محافظہ و قمر	
خزانہ عامرہ و خلف الصدوق شاعر از کتبیاں مولانا افسر صاحب موم حیدر بابا	
جدا راجہ کشن پر شاد نے	جب کہ چپوایا کلام طبع زاد
اطہر مداح نے لکھا یہ سال	واہ فرخ چپ گیا دیوان شاد

تقریظ

نخست قلم مشکین رقم نامبرینشال شاعر اعجاز خیال لطیفی
 نظر فرزانه روشنگر فخر پیشینان جناب مولو
 محمد رفیع الدین صاحب فریدی ہستم کتا بنجانہ پیشکاری
 وقاصی زادہ و محتب زادہ تعلقہ پاتہری صانع پرہیزی
 سلمہ ربہ برادر زادہ و لمبند رشید سخور خاقانی دوران
 روکش ظہوری و طغرا جناب مولوی حاجی محمد مظفر الدین صاحب
 صدر مددگار پتہ خانہ سرکار عالی

بنام یزدان

یارب ساغر مردان کن کدام مبلکہ بگذر دوش آبدہ کہ زمین سخن
 یکزہ چشم ترک میفروش است۔ و انجمنان قلم و طہور نشاہی
 یکقلم بادہ نوش یکے را پائے شکب و توان از مستی میلقہ
 و یکے را دست از تندی صبا چون غصوم نقش میلرز و اینانہ
 گرم رفتاری طاوس ملک فتنہ خرام در خیابان معنی آفرینی و بد
 نگاری بستایش شاید است کہ نظر فرب حسن از آل آوردش

مندره فروغ قدسی جالیت که دیده حسن پرست معنی را
 از دیدن و کلچین نگاه را از گل نظاره چیدن باز داشته نگاه
 جاد و پناهش که فسون بابلان بگرشتم چشم نیم بازش طرف
 نمی شود پلنگ بر بر بست که در نیشان خفته و بخون گرمی جلالت
 صدره درس عتاب بشیر گردون گفته ز نا طوره بدین فروزش
 حسن زاهد فریب و شادی بدین فرقه فروغ از جمله ضحیه و نهانخانه
 خاطر که بدر نیامده کلک لا ابا بی پوسه رفیعائے وقت آفرین
 بنور بتامیش حسن خود سوزش بخش در نیامده که صدره
 برق ایمین بهر پیخوله نه آن مائه بخت که تا صورت میدن
 اسرافیل از کلبه بهیشتی و قالب هوش آید و باوه پرنور
 هستی و رانده ام نشان بجوش ندانی که آن شاهزاده پست
 بدین رعنائے کیست و آن برق ایمین بدین فروزش پیوست
 بدانکه آن مرقعه دانش و اثر رنگ خود آموزی اشارت است
 بدیوان جناب شاد که در زبان ریخت رخ افروخته و برق
 حیرتش خرمن فکر سخنان معنی بر بند سوخته و خداوانی برق عبادت است

ان پر یزاد ان معنی کہ در نقاب الفاظ برویمانی معانی بر سرودش
 کشید و بدین زیبائی زیبای انجن فرزند - دودید بصیرت دوز -
 اگر تیغ خسرو و جام جسم را در قلم و آشکار پرستان چشم
 سرندی - باشی این گنج باد آورد را بدیده دل بنگر که از زمین تا
 آسمان آشکار بنگری و طوبی را بر زمین و خود را بر طوبی سوار
 بنگری - وارم را چون مشتاقان جمال یار در کشاده یابی و آب کوثر
 بساغر فتاده - عرشیان را بدان فره ازل آورد که محشوی
 به بیح و اراے زمین و آسمان نه مرصع پرواز بینی و سید الانبیاء
 خاتم المرسلین را بر صفه قاب قوسین فرامند انس با شفیقه خوشتر
 در راز و نیاز آن مایه فکر و فکر پوئے که درین کشور سخن منجر آمد
 و بر سر کوثر گنج و شادمان نظر میکشاید بے آمیزه گمان میدانند
 که این گفتار بگفتار او نمی ماند - این نامه آسمانی است که برین فرخ
 گهر و خوشور سخن از فر از عرش معلی فرو داده که صدره بر نهاده
 باکش از بلند نا نشان سپهر مقرر نس در و داده تا زمره روزگار
 خود در سائے نجات رسائی جهانیان و فیه خاک با نشان و کن ملائک

کہ این چنین سخن بلند تر از کاخ حصار اخضر و این مایه روشن گهر
 سخنور گرامی نژاد و چهار اجداد مورثا رک امارت را افسر و عروس
 دولت را زیور شمع و چراغ شبستان داور ی نو بہار چنستان
 سروری بہر روزگار ما باشد و چنین قدسی نہاد و رین عہد جا
 عہد از آسمان رفت فرو آید اگر لوائے بلند آوازی افرشتن
 خواہم و سریر سخنوریش پایہ فراز فرق طوبی نہم و آب خضر
 بظلمات جویم و دہشت معلّم اول ارسطوی الہی و زبان سخن
 سراے روکش ظہوری و طغرا مولانا معلّم مدظلہ دام گیرم
 و اسرافیل صد ہزار سال از صور رسیدن باز البتہ و رفیعائے
 فریدی اندرین نور و روزگار از فروز رنگ و فروزش نظم
 و پینائے خیال و توانائے فکر و کرانباے استقلال و پاکیزگی گویم
 و دوشیزگی سخن و ساز گاری اختر و پردہ کشای قلم و مادر زای
 اندیشہ علوی خرام آن یگانہ فرزانہ سبک نگارش کشد و از
 نہانخانہ ضمیر با تامل و از انامل نجاسہ و از خامہ بنامہ سپار از
 دریا قطرہ و از خرم دانہ نبرد داشته باشد نہالی نشان دن

و گستاخی نامیدن و از فطره آبه دریا سبجوش آوردن
 آموزگارانه فطرت را گوش تاب دادن است و اساس شوخ
 چشمی و زمین سخن نهادن - یارب این دیوان را بدیوانگده
 تمجید و ابابت کده انجمن آرایان معنی پیرنیرافرا - و این
 نگارین نور دنامه نگار را بوالا سئ مشور رحمت و توفیق کرم
 پاشی برسد پیشکاری جلوه فرما کن ع این دعا ازین و از خلق خدا این

قطعه تارخ

آسمان است این گنجینه ای آما	مست مهر و ماه و پر دین تاب افلاک
بد فروغ آفتاب نظم پاکش در زبان	همچو مهر گنبد گردنده باشد در کسوف
از فروغش طهارم و دار را ماندن	و از شمعش طبعه عطار را ماندن
از رفیع کفریدی سال طبعش شد عیان	چاپ شد دیوان شاد و از لطیف و از

وله

آن همه راجع امیرالامرا
راحت جان حرمین شهنشاه
میر

طبع فرمود چو دیوان شگرف
گفت هاتف به فریدی سالش

مقت